ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جولائی 2022ء جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 07

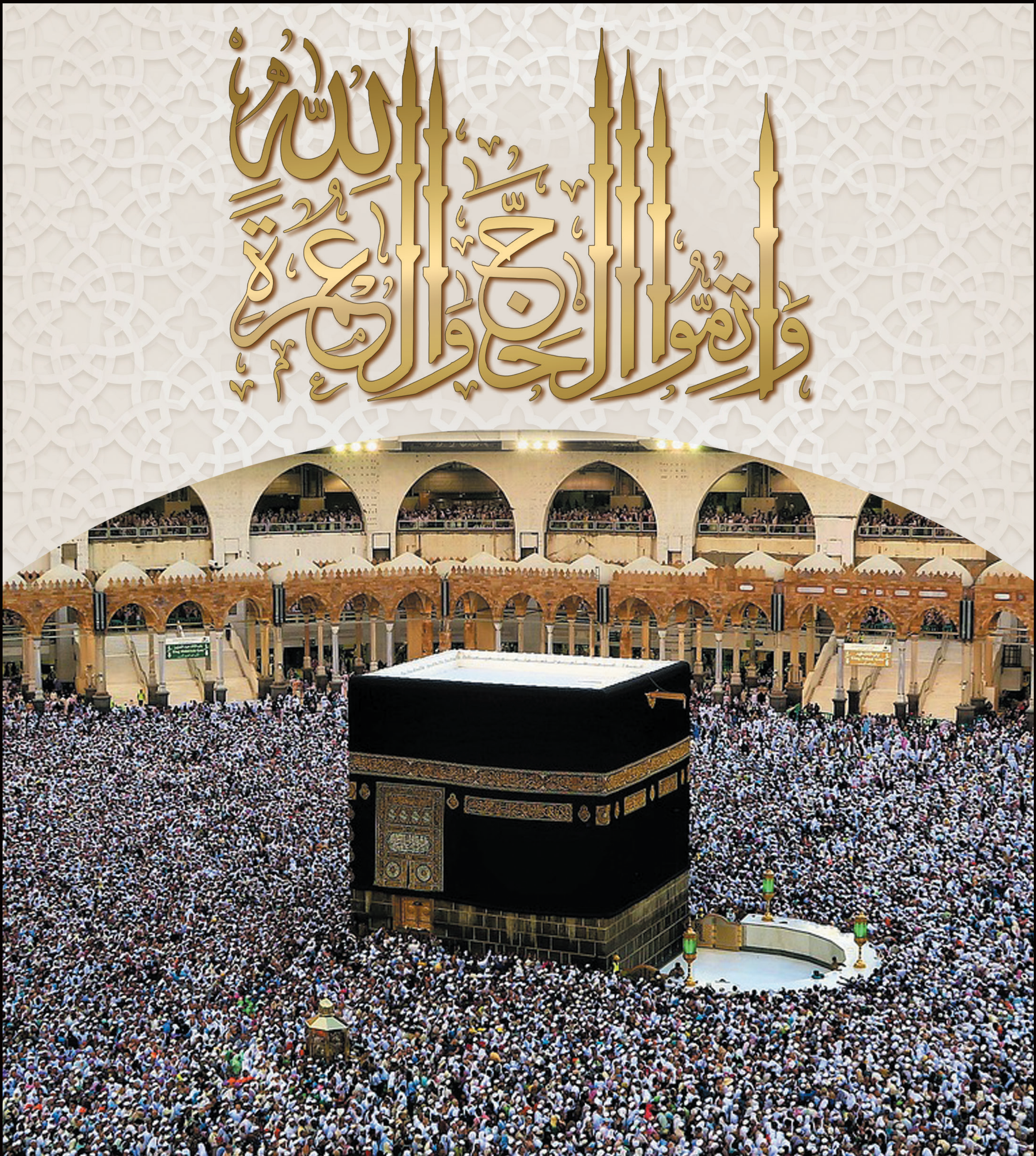

29 جون 2022ء کو ناصر باغ میں دیئے گئے ایک استقبالیہ کے موقع پر اراکینِ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی 2022ء تا 2025ء

دائیں سے بائیں کھڑے ہوئے: مکرم حبیب احمد عمر صاحب، سیکرٹری رشتہ ناطہ Nord، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم مبشر احمد طاہر صاحب، سیکرٹری رشتہ ناطہ Süd، مکرم چودھری افتخار احمد صاحب، امین۔ مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ، سیکرٹری تربیت۔ مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، سیکرٹری امورِ عامہ۔ مکرم چودھری ناصر احمد صاحب، نیشنل آڈیٹر۔ مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب، سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم احسان الحق صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری مال، مکرم سعید احمد گیسلر صاحب، نائب امیر۔ مکرم راشد احمد خان صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سَو مساجد فنڈ۔ مکرم حافظ مظفر عمران صاحب، سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد سکیم۔ مکرم حسنات احمد صاحب واقفِ زندگی، نائب امیر، مکرم طارق محمود صاحب، سیکرٹری مال۔ مکرم وسیم احمد غفار صاحب، سیکرٹری تعلیم۔ مکرم داؤد احمد مجوکہ صاحب، سیکرٹری امورِ خارجیہ۔ مکرم عدیل عباسی صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری امورِ عامہ برائے اسائیلم سیکرز۔

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم محمود احمد خان صاحب، سابق سیکرٹری وقفِ نو۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر۔ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، سابق جنرل سیکرٹری۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت۔ مکرم صداقت احمد صاحب، مبلغ انچارج۔ مکرم فرزان احمد خان صاحب، سابق سیکرٹری جائیداد۔ مکرم لقمان احمد مجوکہ صاحب، سابق سیکرٹری اشاعت۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب انچارج شعبہ تصنیف و اشاعت۔

بیٹھے ہوئے: مکرم بہزاد احمد صاحب، سیکرٹری رشتہ ناطہ مٹے۔ مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب، سیکرٹری سمعی بصری۔ مکرم حماد احمد صاحب، سیکرٹری جائیداد۔ مکرم حماد ہیرٹر صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین۔ مکرم عمران ذکاء صاحب، نائب امیر و محاسب۔ مکرم عطاء الحلیم احمد صاحب، سیکرٹری صنعت و تجارت۔ مکرم جری اللہ خاں صاحب، جنرل سیکرٹری و انچارج شعبہ Personal۔ مکرم سعادت احمد صاحب، سیکرٹری وقفِ نو۔ (مکرم حمید اللہ ظفر صاحب، سیکرٹری تحریک جدید، مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب، سیکرٹری وصایا، مکرم ملک سکندر حیات صاحب، سیکرٹری وقفِ جدید، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب، سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی۔ مکرم ماجد احمد صاحب، انٹرنل آڈیٹر اور مکرم احمد کمال صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دینی اجتماعات

دنیا میں ہم ہر طرف دیکھتے ہیں کہ سماجی، معاشرتی اور سیاسی تنظیمیں اپنے اپنے انداز میں کسی نہ کسی موقع پر جمع ہوتی اور اکٹھے ہونے کے مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کہیں جلسے ہو رہے ہوتے ہیں تو کہیں جلوس نکالے جا رہے ہوتے ہیں۔ کہیں احتجاج ہو رہا ہوتا ہے تو کہیں اپنی طاقت کا مظاہرہ! یہ مناظر انسانوں کے علاوہ جانوروں اور پرندوں میں بھی دیکھنے کو ملتے ہیں گویا اکٹھے ہو کر اپنا کاروبار زندگی چلانا فطرت کی آواز ہے۔ اسلام دین فطرت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اسی لئے مسلمانوں کو بھی مختلف مواقع پر بار بار اکٹھے ہونے کا لائحہ عمل دیا گیا ہے۔ چنانچہ روزانہ پانچ وقت قریبی مسجد میں اکٹھے ہونا، ہفتہ میں ایک بار شہر کی جامع مسجد میں اکٹھے ہونا، سال میں دو بار عید کے لئے اس سے بھی بڑی جگہ پر تمام مرد و خواتین کو جمع ہونے کا حکم دینا، پھر حج کا اجتماع ہے جسے دنیا کا سب سے بڑا سالانہ دینی اجتماع کہا جا سکتا ہے، یہ سب دراصل اسی فطرت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ہے۔

لیکن ان اجتماعات میں جب مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے تو قرآنی حکم کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ پر عمل ہو رہا ہوتا ہے یعنی نیک لوگوں کی پاک صحبت سے فیضیاب ہونے کا موقع ہوتا ہے۔ پھر دور دراز سے آئے ہوئے لوگ جہاں ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ رہے ہوتے ہیں وہاں انتظامیہ کی طرف سے بھی انہیں بہت کچھ سکھایا جا رہا ہوتا ہے۔ پھر وہ قرآنی ارشاد وَمَا کَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِیَنۡفِرُوۡا کَآفَّۃً......(سورہ توبہ:122) یعنی مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لَوٹیں تا کہ شاید وہ (ہلاکت سے) بچ جائیں، پر عمل کرتے ہوئے یہ لوگ دینی علوم اور اعلیٰ روایات سیکھ کر واپس جاتے ہیں تو اپنے اُن ساتھیوں کو سکھاتے ہیں جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے نہیں آ سکے تھے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ہم ساری دنیائے احمدیت میں ہر جگہ ایک جیسا نظام اور ایک جیسی روایات اور ایک جیسا کردار دیکھتے ہیں۔

یوں تو ان اجتماعات کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے لیکن جولائی اور اگست کے مہینے خاص طور پر مختلف سطحوں پر احباب جماعت کے اجتماعات کے ایام ہیں گویا یہ جلسوں کا موسم ہے۔ سب سے پہلے تو امسال اس ماہ حج اور عیدالاضحیٰ کا مقدس موقع ہے اور پھر جرمنی میں لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصاراللہ کے اجتماع ہیں۔ اگست کے آغاز میں جماعت احمدیہ کا مرکزی جلسہ سالانہ 'یوکے' ہے تو اس کے دو ہفتے بعد جلسہ سالانہ جرمنی ہے۔ یہ سب مواقع دَراصل ہماری تربیت، ہماری عبادتوں، قربانیوں اور نیکیوں کے معیار بڑھانے اور ان کی عادت ڈالنے کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے پیارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس علیہ السلام ہمیں ہمیشہ نصیحت فرماتے ہیں:

''صرف اجتماع کے یہ تین دن ہی آپ میں عارضی تبدیلی کا باعث نہ بنیں بلکہ ایک مستقل تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تقویٰ کے معیار بڑھائیں، عبادتوں کے معیار بڑھائیں، مغرب کی بیہودہ کشش آپ کو اپنی طرف راغب کرنے والی نہ بن جائے۔ اپنے ان بھائیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں جو اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے ہر کوشش کر رہے ہیں، اپنی وفاؤں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی دے رہے ہیں''۔ (خطبہ جمعہ 24 ستمبر 2010ء)

اللہ کرے کہ ہم ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن لوگوں میں شامل ہونے والے ہوں جن کے بارہ میں حدیث میں ہے کہ ذکر الٰہی کی مجالس میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دینے کا اعلان فرما رکھا ہے خواہ راہ چلتا کوئی شخص کسی ایسی مجلس کو دیکھ کر یونہی ان کے پاس جا بیٹھا ہو۔ اللہ کرے کہ ہم ذکر الٰہی کی ایسی مجالس لگائے بیٹھے ہوں اور سفر زندگی کے بہت سے بھولے بھٹکے مسافر بھی ہمارے پاس آ کر بیٹھے جا رہے ہوں، آمین۔

ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ

ذوالحجہ 1443 ہجری قمری | جولائی 2022ء | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 07 | وفا 1401 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جلّ جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05 تبرکات: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ
06 نظم: گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
07 تین مقدّس وجودوں کی عظیم قربانی
09 حج بیت اللہ خدائے واحد کا عظیم الشان نشان
15 حج اتحاد بین المسلمین کا ذریعہ
18 تعارف کتب: خطبہ الہامیہ
19 عیدالاضحیٰ کا دینی تصوّر
23 حضرت ہاجرہ کے متعلق بعض اہم حقائق
29 پہنچے جہاں پہنچنے کی مدّت سے چاہ تھی
32 غزل: وہ سادہ خُو تھا زمانے کے خم سمجھتا کیا
33 دارالقضاء جرمنی و ہالینڈ کا مشترکہ ریفریشر کورس 2022ء
34 نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی 2022-2025ء
35 فہرست مربیان کرام جرمنی
37 دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
38 حالاتِ حاضرہ: سابق چانسلر شروڈر اور صدر شٹائن مائیر کی دوستی
39 ماہ جولائی تاریخ کے آئینہ میں
41 ملکی و عالمی خبریں
43 بیت السبوح میں کارکنان جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ عشائیہ
45 یادِ رفتگاں: باغ و بہار خاندان کی سرسبز شاخ
46 جماعتی سرگرمیاں: مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا بیالیسواں سالانہ اجتماع
48 بلانے والا ہے سب سے پیارا (اعلانات وفات)

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے مندرجہ ذیل ویب سائٹ پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں
https://www.alislam.org/akhbar-e-ahmadiyya/

مجلس ادارت

سرپرست
محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ
محمد الیاس منیر

مدیران
فیروز ادیب اکمل، مدبّر احمد خان

معاونین
سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ
عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ
مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق
احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی
سعید اللہ خان

مینیجر
سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین
محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد

پتہ
شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722
PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

15

04

07

09

خُطبَةً اِلْهَامِيَّة

وإني علمتها إلهامًا من ربي وكانت آية

وإنها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين
البهيروي في سنة ١٣١٩ من الهجرة المقدسة

18

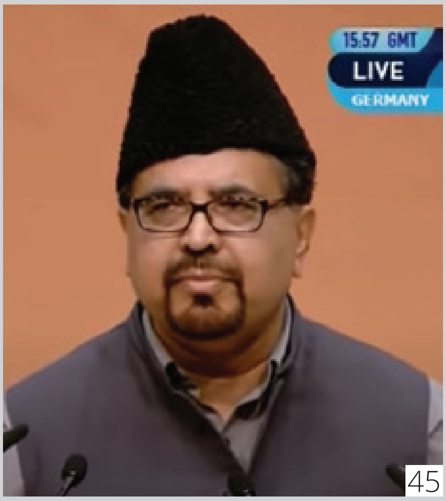

45

46

41

28

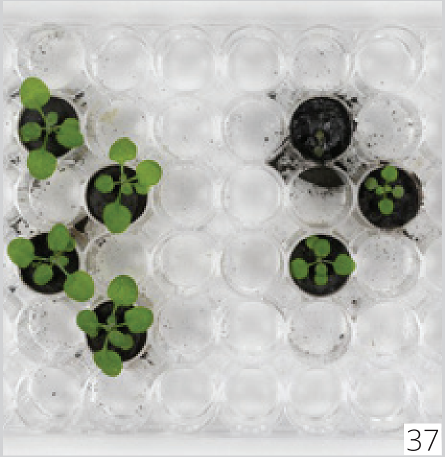
37

قال اللہ جل جلالہ

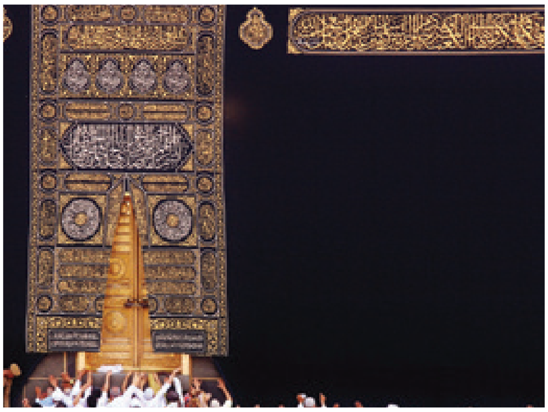

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

(آل عمران:98)

اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ وہ (اس کے) گھر کا حج کریں (یعنی) جو بھی اس (گھر) تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:
مَنْ أَتَى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

(صحیح مسلم کتاب الحج)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو آدمی بیت اللہ آئے اور پھر نہ تو وہ بے ہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی گناہ کے کام کرے تو وہ اس حال میں واپس لوٹے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے، سمجھنا چاہیے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبّت میں کھویا جاوے اور تعشق باللہ اور محبّتِ الٰہی ایسی پیدا ہو جاوے کہ اس کے مقابلہ میں نہ اسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان ومال کی پروا ہو، نہ عزیز واقارب سے جدائی کا فکر ہو جیسے عاشق اور محبّ اپنے محبوب پر جان قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اسی طرح یہ بھی کرنے سے دریغ نہ کرے اس کا نمونہ حج میں رکھا ہے جیسے عاشق اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے یہ ایک باریک نکتہ ہے جیسا بیت اللہ ہے ایک اس سے بھی اوپر ہے جب تک اس کا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ اس کے طواف کرنے والوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیے جو یہاں دیکھتے ہو کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں اسی طرح اس کا طواف کرنے والوں کو چاہیے کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے اور عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ گویا مرضات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہیں‘‘۔ (الحکم 17 جنوری 1907ء صفحہ 9)

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’اسلام نے محبّت کی حالت کے اظہار کے لیے حج رکھا ہے۔خوف کے جس قدر ارکان ہیں وہ نماز کے ارکان سے بخوبی واضح ہیں کہ کس قدر تذلّل اور اقرارِعبودیت اس میں موجود ہے اور حج میں محبّت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدّت محبّت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا... غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبّت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے، سر منڈوایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبّت کا بوسہ رہ گیا، وہ بھی ہے۔ جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے‘‘۔

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902ء صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’حج کے برکات میں سے ایک یہ تعلیم ہے جو کہ اس کے ارکان سے حاصل ہوتی ہے کہ انسان سادگی اختیار کرے اور تکلفات کو چھوڑ دے۔اس کے ارکان کبر و بڑائی کے بڑے دشمن ہیں۔سستی اور نفس پروری کا استیصال ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر ایک بات یہ ہے کہ ہزاروں ہزار سال سے ایک معاہدہ چلا آتا ہے۔وہ یہ کہ جنابِ الٰہی کے حضور حاضر ہو کر تحمید کرتا ہے اور بہت سی دعائیں مانگتا ہے‘‘۔

(خطبات نور صفحہ 152،خطبہ عیدالفطر فرمودہ مورخہ 21 دسمبر 1903ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’حج مسلمانوں میں ایک مرکزیت کی روح پیدا کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہے دنیا کے تمام صاحب استطاعت مسلمان ایک خاص وقت میں مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اس طرح ہر سال عالمِ اسلام کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع مل جاتا ہے اور اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور کرنے کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔مگر حج کے علاوہ ایک عمرہ کی عبادت بھی ہے جس میں کسی وقت کی شرط نہیں وہ انفرادی عبادت ہے۔مختلف وقتوں میں جب بھی کسی کو توفیق حاصل ہوتی ہے وہ مکہ میں جاتا اور اس فریضہ کو ادا کرتا ہے۔اس حکم سے اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مرکز کے قیام کے لئے مسلمانوں کو اجتماعی اور انفرادی دونوں قسم کی قربانیاں کرنی چاہئیں‘‘۔

(انوارالعلوم جلد 20 صفحہ 462-461)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’اصل اور بڑا موقعہ تو حج ہے جس میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا اکٹھا ہو کر اس وحدت اقوام کا ایک نقشہ پیش کرنے کے لئے بلایا گیا ہے تا انسان کی توجہ اس طرف پھرے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ جس طرح انسان کی پیدائش کی ابتداء میں انسان (گو ایک چھوٹی سی قوم کی شکل میں لیکن) بھائی بھائی کی طرح رہنے والے تھے اسی طرح اب پھر ساری دنیا میں بسنے والے اربوں انسان ایک خاندان کی طرح رہنے لگیں اور یہ خاندان کے خونی رشتوں سے زیادہ محبّت اور پیار کے رشتے سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب دنیا میں پیدا نہیں کر سکتا‘‘۔(خطباتِ ناصر جلد دوم جمعہ فرمودہ 28؍نومبر 1969ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

’’اب حج کے دنوں میں تمام دنیا سے صدائیں بلند ہوں گی تو محبّت کے سودے کریں۔ حج بھی محبّت ہی کا سودا ہے۔اوّل سے آخر تک محبّت کی کہانی ہے جو اس حج میں دہرائی جائے گی۔سر منڈا کر ایک بے سلے کپڑے میں لپٹے ہوئے، دیوانہ وار ننگے پاؤں لوگ طواف کریں گے بیت اللہ کا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی آوازیں بلند کرتے ہوئے لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ لَكَ الْحَمد... کی آوازیں بلند ہوں گی یہ محبّت کے سودے ہیں۔سارا نقشہ ہی محبّت کا ہے۔تو دین کا انجام محبّت ہے دین کا آغاز محبّت ہے۔بچہ پیدا ہوتا ہے تو سر منڈا دیا جاتا ہے، پیدا ہوتا ہے تو ایک کپڑے میں لپیٹ دیا جاتا ہے۔جب اس کو دوبارہ روحانی ولادت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ سر منڈا کر ایک کپڑے میں لپٹا ہوا خدا کے حضور حاضر ہو کر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك کی آواز میں بلند کرتا ہے‘‘۔

(خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 320)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’اللہ تعالیٰ نے حج کی عبادت کی طرف توجہ دلا کر مسلمانوں کو یہ کہا کہ اپنی تمام تر توجہات ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رکھو کہ اس کے بغیر حج کا مقصد پورا نہیں ہوتا، وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ مجمع کی وجہ سے، ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے بعض برائیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔باوجود اس کے کہ حج کے ماحول کی وجہ سے ہر حج کرنے والے سے یہی توقع رکھی جاتی ہے کہ اس کو اس پاکیزہ ماحول کی وجہ سے کسی اور بات کا خیال نہیں آ سکتا سوائے ذکرِ الٰہی کے، تسبیح کے اور تحمید کے۔لیکن اللہ تعالیٰ جو انسانی فطرت کو جانتا ہے اس نے تین برائیوں کی طرف بھی اس موقع پر توجہ دلا دی کہ تم نے ان چیزوں سے بچ کر رہنا ہے‘‘۔(الفضل انٹرنیشنل 23 ستمبر 2016ء صفحہ 6)

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے

واہ رے باغِ محبّت موت جس کی رہ گذر
وصلِ یار اس کا ثمر پر ارد گرد اس کے ہیں خار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفی وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وُہ ناتمام
اِس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

تیرے مُنہ کی بھوک نے دِل کو کیا زیر و زبر
اے مرے فردوسِ اعلیٰ اب گرا مجھ پر ثمار

باغ میں تیری محبّت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار

تیرے بِن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جُہد و عمل کا انحصار

جس کو تیری دُھن لگی آخر وُہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وُہ پا گیا آخر قرار

دیکھتا ہوں اپنے دِل کو عرشِ ربّ العالمیں
قرب اتنا بڑھ گیا جس سے ہے اُترا مجھ میں یار

(انتخاب از دُرِّثمین 'مُناجات اور تبلیغِ حق')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

تین مقدّس وجودوں کی عظیم قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ میں سے چند اقتباسات

''آج عیدالاضحیٰ ہے۔ وہ عید جو قربانی کی عید کہلاتی ہے۔ تمام مسلمان دنیا میں اسے بڑے شوق سے آج منا رہے ہیں اور وقت کے فرق کے ساتھ بعض جگہ کل بھی منائیں گے۔ اس قربانی کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے یا اس واقعے کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے جو چار ہزار سال سے بھی زائد عرصہ پہلے ہوا تھا مسلمان ابتدائے اسلام سے اس قربانی کی عید کو مناتے چلے آ رہے ہیں اور اِتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ایک مومن کے دل میں اس قربانی کی اہمیت اور اس کی یاد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی نہ ہوتی ہے''۔

''اور صرف یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی نہیں ہے بلکہ جیسا کہ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے دلی خوشی کے ساتھ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی قربانی کے لیے تیار ہوئے اور اس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے اور ان کو بھی دوسروں سے ان کی یہ قربانی کا معیار ممتاز کر گیا۔ وہ کیوں اس قربانی کے لیے تیار ہوئے؟ اس لیے کہ انہیں خدا تعالیٰ سے محبّت کا خاص ادراک حاصل ہوا تھا۔ ان کے اندر اس ادراک کی وجہ سے یہ جذبہ پیدا ہوا کہ یہ قربانی ہماری ترقی کا موجب ہے، باپ میں بھی اور بیٹے میں بھی۔ پس ہم جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے واقعات سن کر جذباتی ہوتے ہیں اور ہماری آنکھوں میں نمی آتی ہے تو اس لیے کہ ہمارے ذہن میں اس واقعے کا تصور ایک جذباتی کیفیت پیدا کر دیتا ہے لیکن شاید ہم میں سے اکثریت کے دل اس معیار اور اس کیفیت کو نہ پا سکیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں اس وقت تھا۔ اس وقت ان کو خیال تھا تو صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے لیے چن کر مجھ سے ایک قربانی مانگی ہے اور اس کے عوض مجھے کیا مل رہا ہے۔ مجھے میرے خدا کا، میرے محبوب کا قرب عطا ہو رہا ہے۔ یہ سوچ تھی کہ خدا تعالیٰ میرے قریب ہو رہا ہے اور پھر یہ صرف سوچ ہی نہیں تھی بلکہ ہر مسلمان جانتا ہے، ہر قرآن پڑھنے والا جانتا ہے، ہر درود پڑھنے والا جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کو یاد رکھا اور قیامت تک کے لیے امر کر دیا''۔

''آپ علیہ السلام کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے ایک امتیازی نشان بنا دیا اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے درد اور غم کے جذبات پر اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو غالب کر لیا کہ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کے لیے مجھے چنا ہے۔ میرا احسان نہیں کہ میں اپنے بیٹے کی قربانی دے رہا ہوں یا میرے بیٹے کا کوئی احسان نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ

کی خاطر قربانی کے لیے تیار ہے بلکہ یہ کہ مجھے اور میرے بیٹے کو اس قربانی کے لیے چنا۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا احسان''۔

''اس قرب کا مقام بخشنے کے بعد پھر قربانیوں کا دور ختم نہیں ہوا کہ ایک قربانی کر دی، مقام بخش دیا، اب قربانیوں کا دَور ختم ہو گیا بلکہ پھر اس کے بعد مزید نئی قربانیوں کا دور شروع ہوتا ہے تاکہ اس قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزید نظارے یہ دونوں دیکھیں بلکہ صرف یہ دونوں نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کو بھی اس میں شامل کر لیا کہ وہ بھی نظارہ دیکھیں تاکہ مردوں کے لیے مثال قائم ہو جائے کہ تمہاری نیکیوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا اثر تمہاری بیویوں پر بھی ظاہر ہو، اگر حقیقی نیک ہو تو صرف اپنے تک محدود نہ ہو بلکہ بیویوں پر بھی اثر ظاہر ہونا چاہیے''۔

''عورت کو اس قربانی میں شامل کر کے عورتوں کے لیے بھی مثال قائم کر دی کہ نیک عورت اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتی ہے، اس کے آگے جھکتی ہے، اس کا قرب حاصل کرتی ہے تو اسے بھی خدا تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ چھری پھیرنے سے بھی بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے پورے خاندان، میاں بیوی اور بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ چھری پھیرنا تو ایک وقتی قربانی تھی، ایک وقت میں ہی جذبات کی قربانی تھی لیکن ان تینوں سے جس قربانی کا مطالبہ کیا گیا وہ تھی تنہائی کی، جدائی کی اور خوف کی حالت کی مستقل قربانی۔ پس ان تین قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا تو ان تینوں نے اسے بھی قبول کر لیا۔ اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ایسی جگہ پہنچے جہاں میل ہا میل تک کوئی آبادی نہیں تھی بلکہ بے آب و گیاہ جگہ تھی۔ نہ پانی تھا، نہ کسی خوراک کا انتظام تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیوی اور بیٹے کو صرف ایک مشکیزہ پانی اور کھجوروں کی ایک تھیلی کے ساتھ اس جگہ چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پتہ تھا کہ یہ مشکیزہ جب ختم ہو جائے گا اور یہ کھجوروں کی تھیلی جب ختم ہو جائے گی تو نہ پانی میسر ہو گا، نہ کھانے کو کچھ میسر ہو گا۔ پھر پتہ نہیں کس طرح میرے بیٹے اور میری بیوی کا گزارا ہو لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اس قربانی کا، اس لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ قربانی کر رہے تھے''۔

''حضرت ہاجرہ میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صحبت نے یہ انقلاب پیدا کر دیا تھا کہ توکل علی اللہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی خواہش کا ان کا بھی معیار انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ انہوں نے بے خوف ہو کر کہہ دیا کہ اگر خدا کا حکم ہے تو پھر مجھے کوئی پروا نہیں۔ یقیناً جب حضرت ہاجرہ کے یہ الفاظ عرش کے خدا نے سنے ہوں گے کہ اگر خدا کا حکم ہے تو پھر وہ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا تو خدا تعالیٰ نے بھی کہا ہو گا کہ بے شک میں تجھے اور تیرے بیٹے کو کبھی ضائع نہیں کروں گا۔ اور بعد کے حالات بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ویسا ہی کیا جیسا اس سے امید رکھی گئی تھی بلکہ نہ صرف یہ کہ انہیں ضائع ہونے سے بچایا بلکہ ان کے ذریعے سے ایک ایسی زبردست قوم بنائی جس میں حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ جیسا عظیم المرتبت نبی مبعوث فرمایا جو تمام دنیا کے لیے مبعوث ہوا۔ آپ ہی تمام دنیا کے روحانی بادشاہ ہیں۔ خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی آپ کے وسیلے سے ہی اب ممکن ہے''۔

''حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا کو چھوڑا تھا اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا حضرت اسماعیلؑ کی نسل کے قدموں میں لا کے ڈال دی۔ آنحضرت ﷺ کے ذریعے سے آج لاکھوں کروڑوں لوگ حج و عمرہ کرتے ہیں تو حضرت ہاجرہ کی اس قربانی کی یاد بھی تازہ کرتے ہیں۔ پس حضرت ہاجرہ کی اس قربانی کو قیامت تک کے لیے ایک مقام دے دیا، ایک اعزاز بخش دیا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے دنیا سے تعلق توڑا تھا اور آج دنیا مجبور ہے کہ خدا تعالیٰ کو حاصل کرنے کے لیے ہی ان سے تعلق جوڑے۔ پس ان کی یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہیں تھی۔ ان کا اللہ تعالیٰ پر یہ مان کہ جو کام خدا تعالیٰ کے لیے کیا جائے خدا تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا۔ کوئی معمولی مان نہیں تھا اور پھر جیسا کہ میں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے قیامت تک اس مان کو پورا کرنے اور نوازنے کے سامان کر دیے''۔

''پس آج کا دن ہمیں اس خاندان کے اللہ تعالیٰ پر توکّل اور اس پر قربانی کرنے کے معیار کی یاد دلانے کے لیے ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ کیا صرف اس قربانی کے واقعہ کو اور اس خاندان کے توکل کو اور اس قربانی کو یاد کر لینا اور ذکر کر لینا ہی کافی ہے۔ نہیں!! بلکہ اس یاد کا ذکر تازہ کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفا اور قربانی کو ہمیں اسوہ بنانا ہو گا۔ حضرت ہاجرہ کی قربانی کو ہمیں معیار بنانا ہو گا۔ ہر عورت دیکھے کہ ہم نے اس معیار کو حاصل کرنے کے لیے کیا کرنا ہے۔ لجنہ جب عہد دہراتی ہے کہ ہم اولاد کو قربان کرنے کے لیے تیار ہیں تو میرے علم میں یہ بھی آیا ہے کہ بعض عورتیں کہتی ہیں ہم اس وقت خاموش ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم تیار نہیں ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ پر توکّل ہو، اس کی رضا کا حصول مقصد ہو، اس کے قرب کو حاصل کرنے کی خواہش ہر خواہش سے بالا ہو تو یہ سوچ آ ہی نہیں سکتی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے، ایک ایسا عہد ہے جو خالصۃً اللہ تعالیٰ پر توکّل کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اگر یہ عہد کیا ہے تو اسے ہر احمدی مرد، احمدی عورت، احمدی جوان اور احمدی بچے کو نبھانا ہو گا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا بلکہ نوازتا ہے۔ ہمارے مرد جب اپنے نمونے ابراہیمی معیار پر لائیں گے تو وہ روحانی معیار عورتوں اور بچوں میں بھی سرایت کر جائیں گے''۔

(خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 31 جولائی 2020ء۔ الفضل انٹرنیشنل 27 نومبر 2020ء صفحہ 12)

حجِ بیت اللہ

خدائے واحد کا عظیم الشان نشان

حج کے احکامات کی تفسیر لطیف از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

وَ اَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّ عَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔ لِّیَشۡہَدُوۡا مَنَافِعَ لَہُمۡ وَ یَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰہِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَہُمۡ مِّنۡۢ بَہِیۡمَۃِ الۡاَنۡعَامِ ۚ فَکُلُوۡا مِنۡہَا وَ اَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ۔ ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا تَفَثَہُمۡ وَلۡیُوۡفُوۡا نُذُوۡرَہُمۡ وَ لۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ۔ (سورۃ الحج: 28 تا 30)

ترجمہ: اور تمام لوگوں میں اعلان کردے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں۔ پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دُبلی ہوگئی ہو (ایسی سواریاں) دُور دُور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔ تاکہ وہ (یعنی آنے والے) اُن منافع کو دیکھیں جو اُن کے لیے (مقرر کئے گئے) ہیں۔ اور کچھ مقرر دنوں میں اللہ تعالیٰ کو اُن نعمتوں کی وجہ سے یاد کریں جو ہم نے ان کو دی ہیں (یعنی) بڑے جانوروں کی قسم سے (جیسے گائے اونٹ وغیرہ) پس چاہیئے کہ وہ اُن کے گوشت کھائیں اور تکلیف میں پڑے ہوئے نادار کو کھلائیں۔ پھر اپنی میل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور پُرانے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کا طواف کریں۔

سورۃ الحج کی ان آیات کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے ابراہیمؑ کو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ یہ حکم صرف تیرے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لیے ہے کہ لوگ دُور دُور سے سفر کی وجہ سے دُبلی ہونے والی سواریوں پر چڑھ کر جو رستوں میں بھی کثرتِ سفر کی وجہ سے گڑھے ڈال دیں گی اور تیز دوڑنے والی ہوں گی تیرے پاس آئیں تاکہ دنیوی نفع بھی اُن کو پہنچے اور مقررہ دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی وہ خوب کریں اور اس طرح ساری دنیا میں ایک دین قائم ہو جائے۔ اور چاہیے کہ تم میں سے مالدار لوگ قربانیوں کے گوشت میں سے خود بھی کھائیں اور باقی غریبوں کو بھی کھلائیں۔ اور جب قربانیاں کر چکیں تو نہائیں۔ اور اپنی میل دُور کریں۔ یعنی جسمانی لحاظ سے بھی اپنی صفائی کریں اور روحانی لحاظ سے بھی اپنے دلوں کے گند دُور کریں۔ اور انہوں نے خداتعالیٰ سے جو عہد باندھے تھے اُن کو پورا کریں اور اس پُرانے عبادت خانہ کا طواف کریں۔

طواف کی حقیقت

اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ایک بے جان چیز کو خداتعالیٰ کا مرتبہ دیا گیا ہے بلکہ طواف کرنا ایک پُرانی رسم تھی جو قربانی دینے کی علامت تھی۔ لوگ بیماروں کے گرد طواف کرتے تھے جس کے معنے یہ ہوتے تھے کہ ہم قربان ہوجائیں اور یہ بچ جائیں۔ اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ ایسے لوگ دنیا میں پیدا ہوتے رہیں جو اس گھر کی عظمت اور خداتعالیٰ کی عبادت کو قائم رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کرتے رہیں۔ ورنہ طوافِ ظاہری تو اپنی ذات میں کوئی بڑی بات نہیں۔

حجِ بیت اللہ۔ خدائے واحد کا عظیم الشان نشان

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حجِ بیت اللہ کا ذکر فرمایا ہے جو ایک اہم اسلامی عبادت ہے اور جس کے مطابق ہر سال لاکھوں آدمی جن میں سے کوئی کسی قوم کا ہوتا ہے اور کوئی کسی ملک کا ایک دوسرے کے رسم و رواج ایک دوسرے کی زبان اور ایک دوسرے کی عادات وغیرہ سے ناواقف ہوتے ہوئے مکّہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں اور اپنے عمل سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متّحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلافِ زبان۔ اختلافِ عقائد۔ اختلافِ رنگ و نسل۔ اختلافِ خیالات اور اختلافِ آب وہوا کے ہم اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبّیک کہہ کر ایک جگہ پر جمع ہونے کے لیے تیار ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنے عمل سے

ظاہری حج کے علاوہ یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں اور جب تک مسلمانوں میں یہ رُوح قائم رہے گی کسی دشمن کی یہ طاقت نہیں ہوگی کہ وہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرے یا مسلمانوں کی یکجہتی کو توڑ سکے۔ کیونکہ جب تک خانہ کعبہ رہے گا مسلمانوں کی یکجہتی بھی قائم رہے گی۔ اُن کی آنکھوں کے سامنے نہ صرف یہ نظارہ ہوتا ہے کہ دنیا کے کن کن کونوں میں خداتعالیٰ نے اسلام کو پھیلا دیا بلکہ وہ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ ایک بے آب وگیاہ جنگل سے بلند ہونے والی وہ آواز جس کو غیر تو الگ رہے اپنے بھی نہیں سُنتے تھے اور آواز دینے والے کو ہرقسم کے مظالم کا تختۂ مشق بناتے تھے۔ آج دنیا کے کونوں، کونوں تک پہنچ کر لاکھوں انسانوں کے اجتماع کا باعث بن رہی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان نشان کو دیکھتے اور اپنے ایمانوں میں ایک تازگی اور لطافت محسوس کرتے ہیں کہ کہاں محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے جنہوں نے ایک ایسی آواز بلند کی جو گونجی اور گونجتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ دُور دراز ملکوں میں پہنچی اور لاکھوں لوگوں کو یہاں کھینچ لائی۔ اور وہ مکّہ جہاں رہنے والوں کی اذیتوں اور تکلیفوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جنھیں اِس سرزمین میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کی اجازت تک نہیں تھی آج اُسی مکّہ مکّرمہ میں ہر ایک کی زبان پر اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ جاری ہے اور وہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ کہتے جا رہے ہیں۔ گویا اس وقت خداتعالیٰ اُن کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اُس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ ہم حاضر ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ تیرا کوئی شریک نہیں صرف تُو ہی اس امر کا مستحق ہے کہ بندوں کو آواز دے۔ اور اے خدا تیرے بلانے پر ہم تیرے حضور حاضر ہیں۔ پس مکّہ مکّرمہ وہ مقام ہے جہاں ہر سال لاکھوں مسلمان صرف اس لئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ خداتعالیٰ کی عبادت کریں۔ اور دنیا کے سامنے اس بات کی شہادت پیش کریں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے۔ اور آپ کے خادم آج بھی آپ کی آواز کو بلند کرنے کے لیے دنیا میں موجود ہیں۔

حج کا دنیا کو پیغام

گویا حج دنیا کو یہ پیغام پہنچاتا ہے کہ اسلام کی رگوں میں اب بھی زندگی کا خون دوڑ رہا ہے۔ اب بھی محمد رسول اللہ ﷺ سے عشق رکھنے والے لوگ اسلام کے مرکز مکّہ مکّرمہ میں جمع ہیں اور انہوں نے اپنے اس تعلق کا اعلان کیا ہے جو انہیں اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے ہے۔ انہوں نے اس بات کی شہادت دی ہے کہ چاہے کمزور ہی سہی لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیوا اب بھی دنیا میں موجود ہیں اور اب بھی مسلمانوں کی قومی زندگی کی رَگ پھڑک رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جس طرح نماز اور روزہ اور زکوٰۃ کو ضروری قرار دیا ہے اسی طرح اُس نے حج کو بھی ایک ضروری فریضہ قرار دیا ہے۔ بے شک حج کی اصل غرض روحانی طور پر یہ ہے کہ انسان ہرقسم کے تعلقات کو توڑ کر دل سے خدا کا ہو جائے۔ مگر اس غرض کو پورا کرنے کے لیے خداتعالیٰ نے ایک ظاہری حج بھی رکھ دیا اور صاحب استطاعت لوگوں پر یہ فرض قرار دے دیا کہ وہ گھر بار چھوڑ کر مکّہ مکّرمہ میں جائیں۔ اور اس طرح اپنے وطن اور عزیز واقرباء کی قربانی کا سبق سیکھیں۔ کیونکہ اسلام جسم اور رُوح دونوں کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے جس طرح دنیا میں ہر ایک انسان کا ایک مادی جسم ہوتا ہے اور اس جسم میں رُوح ہوتی ہے۔ اسی طرح مذہب اور روحانیت کے بھی جسم ہوتے ہیں جن کو قائم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اسلام نے نماز کی ادائیگی کے لیے بعض خاص حرکات مقرر کی ہوئی ہیں۔ اب اصل غرض تو نماز کی یہ ہے کہ انسان کے دل میں خداتعالیٰ کی محبّت پیدا ہو۔ اس کی صفات کو وہ اپنے ذہن میں لائے اور اُن کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی کوشش کرے۔ ان باتوں کا بظاہر ہاتھ باندھنے یا سیدھا کھڑا ہونے یا زمین پر جھک جانے سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا مگر چونکہ کوئی رُوح جسم کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اس لئے خداتعالیٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا وہاں بعض خاص قسم کی حرکات کا بھی حکم دیدیا۔ جن مذاہب نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور انہوں نے اپنے پیرووٴں کے لیے عبادت کرتے وقت جسم کی حرکات کو ضروری قرار نہیں دیا وہ رفتہ رفتہ عبادت سے ہی غافل ہوگئے ہیں۔ اور اگر اُن میں کوئی نماز ہوتی بھی ہے تو ایک تمسخر سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح گو حقیقی حج یہی ہے کہ انسان ہرقسم کے تعلقات کو منقطع کر کے خدا کا ہو جائے، چنانچہ اسی لئے خواب میں اگر کوئی شخص اپنے متعلق دیکھے کہ اُس نے حج کیا ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہے کہ انسان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد خداتعالیٰ کی عبادت اور اُس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ جیسے وہ فرماتا ہے کہ

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

کہ میں نے بنی نوع انسان کو صرف اپنا مقرب بنانے کے لیے پیدا کیا ہے۔ پس حج اس بات کی علامت ہے کہ جس غرض کے لیے انسان کو پیدا کیا گیا تھا وہ اُس نے پوری کرلی۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لو کہ حج کیا ہے؟ خداتعالیٰ کی رؤیت اور اس کا دیدار۔ مگر اس کے لئے خداتعالیٰ نے ایک ظاہری جسم بھی رکھ دیا تا کہ جسم کے ذریعہ رُوح کی بھی حفاظت ہوتی رہے۔

سچی قربانی اور سچے اخلاص کا واقعہ

پھر حج اُس سچے اخلاص کے واقعہ کو بھی تازہ کرتا ہے جس کا نمونہ آج سے چار ہزار سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دکھایا اور جس کے نتائج آج تک دنیا کو نظر آرہے ہیں۔ اُور کی سرزمین میں آج سے چار ہزار سال پہلے ایک مشرک گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا (دیکھو پیدائش باب 11 آیت 28) اُس نے ایسے لوگوں میں تربیت پائی جن کا رات دن مشغلہ خدا کا شریک بنانا۔ اور بُتوں کی پرستش کرنا تھا۔ مگر وہ بچہ ایک نورانی دل لے کر پیدا ہوا تھا۔ اور وہ بچپن سے ہی بُتوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ جب دنیا کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور اُس کے طوفانِ ضلالت کو دیکھ کر خداتعالیٰ نے چاہا کہ بنی نوع انسان میں سے کسی کو اپنا بنائے۔ تو اُس کی جوہر شناس نگاہ نے کسدیوں کی بستی میں سے ابراہیم کو چنا (پیدائش باب 11 آیت 31) اور اُسے اپنے فضل سے ممسوح کیا۔ اور اُسے کہا کہ اے ابراہیم جا اور اپنے بیٹے

کو قربان کرتا کہ لوگوں سے الگ میری خاص حفاظت اور نگرانی میں ایک پنیری لگائی جائے۔ نیکی اور تقویٰ کی پنیری۔ ایک چشمہ پھوٹا جائے۔ پاکیزگی اور طہارت کا چشمہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا بہت اچھا۔ مَیں تیار ہوں چنانچہ انہوں نے اپنے اس بیٹے کو جو بڑھاپے میں نصیب ہوا تھا۔ اس وادیٔ غیر ذی زرع میں لاکر چھوڑ دیا۔ جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ اُس میں کھانے اور پینے کا کوئی سامان نہیں تھا۔ ایسی پُرخطر اور بھیانک وادی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صرف اس لئے اپنے بیٹے اور اُس کی والدہ کو چھوڑا تا کہ خدا کا ذکر بلند ہو اور اُس کی کھوئی ہوئی عظمت دنیا میں پھر قائم ہو صرف ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور اُس ماں اور بچے کو دیئے گئے جن کے متعلق یہ الٰہی فیصلہ تھا کہ اب انہوں نے اسی جنگل میں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی بسر کرنی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی کھجور کتنے دن کام دے سکتی ہے۔ پھر سوائے ریت کے ذرّوں اور آفتاب کی چمک کے اور کوئی چیز میری بیوی اور بچے کے لیے نہیں ہوگی۔ یہ سوچتے ہی اُن پر رِقّت طاری ہوگئی۔ اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ حضرت ہاجرہؓ ان کی آنکھوں کی نمی اور ہونٹوں کی پھڑپھڑاہٹ سے سمجھ گئیں کہ بات کچھ زیادہ ہے۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے چلیں اور کہنے لگیں ابراہیمؑ! تم ہمیں کہاں چھوڑ چلے ہو۔ یہاں تو پینے کے لیے پانی تک نہیں اور کھانے کے لیے کوئی غذا نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دینا چاہا مگر رِقّت کی وجہ سے آواز نہ نکل سکی۔ تب حضرت ہاجرہؓ نے کہا کہ کیا آپ خدا کے حکم سے ایسا کر رہے ہیں یا اپنی مرضی سے۔ اس پر انہوں نے آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا دیئے جس کے معنے یہ تھے کہ میں خدا کے حکم کے ماتحت ایسا کر رہا ہوں۔ اس جواب کو سُن کر یقین اور ایمان سے پُر ہاجرہؓ جو اپنی جوانی کی عمر میں تھی اور جس کا ایک ہی بیٹا تھا جو اُس وقت موت کی نذر ہو رہا تھا فوراً رُک گئی اور کہنے لگی اگر یہ بات ہے تو پھر خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آخر پانی ختم ہوا۔ غذا ختم ہوئی اور باوجود اس کے کہ اس علاقہ میں کوئی چیز نظر نہ آتی تھی حضرت ہاجرہؓ اپنے بچے کی تکلیف کو دیکھ کر جو پیاس سے تڑپ رہا تھا ایک ٹیلے پر چڑھ گئیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آئے اور اس سے پانی مانگ لیں یا شاید کوئی آبادی دکھائی دے۔ انہوں نے جس حد تک انسانی نظر کام کرسکتی تھی دیکھا مگر انہیں کہیں پانی کا نشان نظر نہ آیا۔ تب وہ اسی گھبراہٹ میں اُتریں اور دوڑتی ہوئی دوسرے ٹیلے پر چڑھ گئیں۔ وہاں سے بھی دیکھا مگر پانی کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ اسی کرب و اضطراب کی حالت میں حضرت ہاجرہؓ سات دفعہ دوڑیں۔ اور آخر اُن کا دل بیٹھنے لگا کہ اب کیا ہوگا۔ اس پر معاً خدا تعالیٰ کا الہام نازل ہوا کہ اے ہاجرہؓ! خدا نے تیرے بچے کے لیے سامان پیدا کر دیا ہے۔ جا اور اپنے بچے کو دیکھ۔ حضرت ہاجرہؓ واپس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ جہاں بچہ پیاس سے تڑپ رہا تھا وہاں پانی کا ایک چشمہ اُبل رہا ہے۔ یہی وہ چشمہ ہے جس کو چاہ زمزم کہتے ہیں۔ زمزم درحقیقت اُس گیت کو کہتے ہیں جو خوشی میں گایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضرت ہاجرہؓ نے اُس چشمہ کا نام خود زمزم رکھا تھا کیونکہ اس چشمہ کے ذریعہ سے اپنے بچہ کی نجات کی خوشی میں اُن کے لیے شکریہ میں گانے کا موقعہ پیدا ہوا تھا۔ پانی کا تو اللہ تعالیٰ نے اس طرح انتظام کر دیا اب غذا کی فکر تھی۔ اتفاقاً ایک قافلہ راستہ بھول گیا اور وہ اُسی جگہ آپہنچا جہاں حضرت ہاجرہؓ بیٹھی تھیں۔ قافلہ والوں کو پانی کی سخت ضرورت تھی انہوں نے جب وہاں چشمہ دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ سے کہا کہ ہم آپ کی رعایا بن کر یہاں رہیں گے۔ آپ ہمیں اس جگہ بسنے کی اجازت دے دیں۔ حضرت ہاجرہؓ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ وہاں حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کی رعایا بن کر رہنے لگے۔ اور پیشتر اس کے کہ اسمٰعیلؑ جوان ہوتا خدا نے اُسے بادشاہ بنا دیا۔ (بخاری کتاب بدءالخلق)

صفا و مروہ پر سعی کی وجہ

آج تک حج کے ایّام میں حضرت ہاجرہؓ کے اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ہی صفا اور مروہ پر ہر حاجی کو سات دفعہ دوڑنا پڑتا ہے۔ یہ دوڑنا حضرت ہاجرہؓ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ایک اقرار ہوتا ہے۔ یہ دوڑنا اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر ہمیں بھی خدا کے لیے کسی وقت اپنے عزیزوں کو چھوڑنا پڑا تو ہم انہیں چھوڑنے میں کوئی دریغ نہیں کریں گے۔ پس حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے اور مناسکِ حج کو پوری طرح بجالاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لیے زندہ رکھے جاتے ہیں۔

مرکزیت کی روح

پھر حج سے مسلمانوں کے اندر مرکزیت کی روح بھی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور و فکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور اُن کو اخذ کرنے کا انہیں موقع ملتا ہے اور باہمی اخوت اور محبّت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے۔ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کرسکتی ہو اُن کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔

آجکل کے امراء کے لیے سب سے بڑی نیکی

میں سمجھتا ہوں آجکل کے امراء کے لیے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ کبھی حج کے لیے نہیں جاتے اور جو لوگ حج پر جاتے ہیں اُن میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ مَیں جب حج کے لیے گیا تو ایک حاجی میرے پاس آیا اور اُس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ حضرت نانا جان صاحبؓ مرحوم میرے ساتھ تھے انہوں نے اُسے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تھا تو تم حج کے لیے آئے کیوں؟ وہ کہنے لگا۔ میرے پاس بہت روپے تھے مگر سب خرچ ہو گئے۔ حضرت نانا جان مرحوم نے پوچھا کہ کتنے روپے تھے وہ کہنے لگا جب میں بمبئی پہنچا تھا تو میرے پاس پینتیس (35) روپے تھے اور مَیں نے ضروری سمجھا کہ حج کر آؤں۔ تو وہ پینتیس (35) روپوں کو ہی بہت سمجھتا تھا مگر مسلمانوں میں

ایسے لوگ بھی ہیں جو 35ہزار بلکہ 35-35لاکھ روپے رکھتے ہیں اور پھر بھی وہ حج کے لیے نہیں جاتے لیکن غرباء میں بہت حاجی نظر آتے ہیں۔ ایک شخص ساری عمر تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرتا رہتا ہے اور جب چند سو روپیہ اس کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ تمام عمر کا اندوختہ لے کر حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اُسی روپیہ پر اُس کے بیوی بچوں کی آئندہ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ وہ اگر اس روپے سے اچھے بیل خرید لے یا کچھ ایکڑ زمین لے لے تو اس کے بیوی بچوں کے لیے سہولت پیدا ہو سکتی ہے لیکن وہ اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا اور روپیہ اٹھاتا اور حج کے لیے چل پڑتا ہے۔ تو امراء کے لیے سب سے بڑی نیکی حج ہے۔ کیونکہ وہ حج میں سب سے زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ملازم ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پنشن لے کر حج کو جائیں گے لیکن یہ خیال نہیں کرتے کہ پنشن پانے کے بعد زندگی بھی پائیں گے یا نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پنشن لینے کے بعد ایسے بیمار پڑتے ہیں کہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ حج کو جاسکیں۔ پنشن تو گورنمنٹ دیتی ہی اُسی وقت ہے جب اچھی طرح نچوڑ لیتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ پھر بعض لوگ کاروبار کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگلے سال جائیں گے پھر اُس سے اگلے سال کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ حالانکہ دُنیا کے کام تو ختم ہوتے ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو جلدی حج کر لینا چاہیے۔

حج کا سفر

مَیں جب تعلیم کے لیے مصر گیا تو ارادہ تھا کہ حج بھی کرتا آؤں گا۔ مگر یہ پختہ ارادہ نہ تھا کہ اُسی سال حج کروں گا۔ یہ بھی خیال آتا تھا کہ واپسی پر حج کروں گا۔ جب مَیں بمبئی پہنچا تو وہاں نانا جان صاحبؓ مرحوم بھی آملے۔ وہ براہ راست حج کو جا رہے تھے۔ اس پر میرا بھی ارادہ پختہ ہو گیا کہ اسی سال ان کے ساتھ حج کر لوں۔ جب پورٹ سعید پہنچے تو مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر حج کی نیت ہے تو کل ہی جہاز میں سوار ہو جاؤ کیونکہ یہ آخری جہاز ہے گو حج میں ابھی دس پندرہ روز کا وقفہ تھا مگر فاصلہ بھی وہاں سے قریب ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ ابھی اور کئی جہاز حاجیوں کے مصر سے جدہ جائیں گے۔ میرے ساتھ عبدالحئی صاحب عرب بھی تھے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ اگلے جہاز پر چلے جائیں گے۔ مگر مجھے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا کہ اگر نیّت ہے تو اسی جہاز سے جاؤ ورنہ جہازوں میں روک پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے مَیں نے چلنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ وہاں جو ایک دو اصحاب واقف ہوئے تھے وہ بھی کہنے لگے کہ ابھی تو کئی جہاز جائیں گے۔ قاہرہ اور اسکندریہ وغیرہ دیکھتے جائیں۔ اتنی دُور آکر ان کو دیکھے بغیر چلے جانا مناسب نہیں مگر مَیں نے کہا کہ مجھے چونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ کل نہ جانے سے حج رہ جانے کا خطرہ ہے اس لئے مَیں تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ اُس جہاز ران کمپنی سے گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا تھا اس جھگڑے نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ وہ جہاز آخری ثابت ہوا اور کمپنی والے اس سال حاجیوں کے لیے کوئی اور جہاز نہ لے گئے۔

غرض کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اُسے پورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو۔ وہ حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی کوشش کریں مگر حج میں بھی جب تک تقویٰ اور خشیۃ اللہ کو مدّنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

حاجی کے لیبل کے لئے حج کرنا

مَیں جب حج کرنے کے لیے گیا تو سورت کے علاقہ کے ایک نوجوان تاجر کو مَیں نے دیکھا کہ جب وہ منیٰ کی طرف جا رہا تھا تو بجائے ذکرِ الٰہی کرنے کے اردو کے نہایت ہی گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا اتفاق کی بات ہے کہ جب مَیں واپس آیا تو جس جہاز میں مَیں سفر کر رہا تھا اُسی جہاز میں وہ بھی واپس آرہا تھا ایک دن مَیں نے موقعہ پاکر اُس سے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ حج کے لیے کیوں آئے تھے۔ مَیں نے تو دیکھا ہے کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے بھی ذکرِ الٰہی نہیں کر رہے تھے۔ اُس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں حاجی کی دکان سے لوگ سودا زیادہ خریدا کرتے ہیں جہاں ہماری دکان ہے اُس کے بالمقابل ایک اور شخص کی دکان بھی ہے۔ وہ حج کر کے گیا اور اُس نے اپنی دکان پر حاجی کا بورڈ لگا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے گاہک بھی اُدھر جانے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر میرے باپ نے مجھے کہا کہ تُو بھی حج کر آتا کہ واپس آکر تُو بھی حاجی کا بورڈ اپنی دکان پر لگا سکے۔ اب بتاؤ کہ کیا اُس کا حج اس کے لیے ثواب کا موجب ہوا ہو گا۔ ثواب کا تو کیا سوال ہے اُس کا حج اُس کے لیے یقیناً گناہ کا موجب ہوا ہو گا۔ پس انسان کو اپنے تمام کاموں میں ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا کام کرنے میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدّنظر رکھے۔ ورنہ وہی نیکی اس کے لیے ہلاکت اور عذاب کا باعث بن جائے گی۔ بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا لوگوں میں اعزاز بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اُسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی مٹا کر آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سُنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا۔ کسی ریل کے اسٹیشن پر کوئی اندھی بڑھیا گاڑی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے پاس کوئی کپڑا بھی نہ تھا سوائے ایک چادر کے جو اُس نے پاس رکھی ہوئی تھی۔ تا کہ جب گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تیز ہوا کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو اوڑھ لے۔ اُس نے وہ چادر پاس رکھی ہوئی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ اُسے ٹٹول لیتی تھی۔ ایک شخص اس کے پاس سے گذرا اور اُس نے سوچا کہ یہ تو اندھی ہے اور پھر اندھیرا بھی ہو چکا ہے۔ اس لئے اگر مَیں یہ چادر اُٹھا لوں تو نہ اس کو پتہ لگے گا اور نہ پاس کے لوگوں کو پتہ لگے گا۔ اس پر اُس نے چپکے سے وہ چادر کھسکا لی۔ بڑھیا چونکہ بار بار اُسے ٹٹولتی تھی اُسے پتہ لگ گیا کہ کسی نے چادر اُٹھا لی ہے۔ اُس نے جھٹ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اے بھائی حاجی میری چدّر دے دو۔ مَیں اندھی غریب ہوں اور میرے پاس اور کوئی کپڑا نہیں۔ وہ شخص فوراً واپس مڑا اور اُس

نے چادر تو آہستہ سے اُس کے ہاتھ میں پکڑا دی مگر کہنے لگا۔ مائی یہ تو بتاؤ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ مَیں حاجی ہوں۔ وہ بڑھیا کہنے لگی بیٹا! ایسے کام سوائے حاجیوں کے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ میں اندھی کمزور اور غریب ہوں، سردی کا موسم ہے اور میں بالکل اکیلی ہوں۔ ایسی حالت میں میرا ایک ہی کپڑا اچُرانے کی کوئی عادی چور بھی جراءت نہیں کرسکتا۔ یہ ایسا کام ہے جسے حاجی ہی کرسکتا ہے۔

غرض حج کا اُسی صورت میں فائدہ ہوسکتا ہے جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھے اور اخلاص اور محبّت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اگر وہ اخلاص کے ساتھ حج کے لیے جاتا ہے تو وہ ایمانوں کے ڈھیر لے کر واپس آتا ہے اور اگر وہ اخلاص کے بغیر جاتا ہے تو وہ اپنے پہلے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

بیت اللہ کی تعمیر

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو اَلْبَیْتُ الْعَتِیْق قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ نہیں بنایا بلکہ وہ پہلے سے بنا ہوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل کر صرف پہلے نشانوں پر اس کی دوبارہ تعمیر کی تھی۔ چنانچہ حضرت حاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو چھوڑتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور جو دُعا کی اُس میں بھی یہ الفاظ آتے ہیں کہ

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ۔

(ابراہیم 18 رکوع 6)

کہ اے میرے رب میں اپنی اولاد کو تیرے مقدس گھر کے قریب اس وادی میں چھوڑ چلا ہوں جہاں نہ کھانے کے لیے کوئی دانہ ہے اور نہ پینے کے لیے کوئی چشمہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے تعمیر ہو چکا تھا۔ اسی مضمون کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی اشارہ فرمایا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(آل عمران رکوع 10)

یعنی سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے روحانی فائدہ اور ان کی ایمانی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا وہ وہی ہے جو مکّہ میں ہے۔ اس میں ہر قسم کی برکتیں جمع کر دی گئی ہیں اور تمام دنیا کے لوگوں کے لیے اس میں فضل اور رحمت کے سامان اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ اس آیت میں وُضِعَ لِلنَّاسِ کے الفاظ اس پیشگوئی کے بھی حامل تھے کہ اس گھر کے ذریعہ وہ لوگ جو متفرق ہو چکے ہوں گے پھر اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ یعنی عالمگیر مذہب کا اس کے ساتھ تعلق ہوگا۔ اور ساری دنیا کو جمع کرنے کا یہ گھر ایک ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اقوامِ عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور اسی طرح کعبہ تمام متفرق لوگوں کو اکٹھا کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ یسعیاہ نبی نے بھی اس کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''رب الافواج فرماتا ہے مَیں نے اس کو صداقت میں برپا کیا ہے اور مَیں اُس کی تمام راہوں کو ہموار کروں گا۔ وہ میرا شہر بنائے گا۔ اور میرے اسیروں کو بغیر قیمت اور عوض لئے آزاد کر دے گا۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ مصر کی دولت اور کوش کی نجات اور سبا کے قد آور لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیرے ہوں گے۔ وہ تیری پیروی کریں گے وہ بیڑیاں پہنے ہوئے اپنا ملک چھوڑ کر آئیں گے اور تیرے حضور سجدہ کریں گے وہ تیری منّت کریں گے اور کہیں گے۔ یقیناً خدا تجھ میں ہے اور کوئی دوسرا نہیں اور اُس کے سوا کوئی خدا نہیں''۔ (یسعیاہ باب 45 آیت 14-13)

اس پیشگوئی میں پہلی بات تو یہ بتائی گئی تھی کہ ایک خدا کا شہر بنایا جائے گا چنانچہ ساری دنیا میں صرف بلد اللہ الحرام ہی ایک ایسا شہر ہے جو خدا کا شہر کہلاتا ہے۔ پھر بتایا گیا تھا کہ اس کو بنانے والا یعنی اس کی عظمت کو قائم کرنے والا میرے اسیروں کو بلا اُجرت لئے چھڑائے گا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ ﷺ نے مکّہ کو فتح کرکے بلا کسی تاوان لینے کے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کی آواز بلند کرکے قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ اسی طرح آپ روحانی قیدیوں سے بھی یہی کہتے رہے کہ لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا (انعام 10) یعنی مَیں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا۔ پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس وہی مصر کی دولت اور کوش کا منافع اور سبا کے قد آور لوگ آئے۔

گزشتہ انبیاء میں سے صرف حضرت مسیحؑ کے متعلق عیسائی دعویٰ کرتے ہیں کہ شاید وہ اس پیشگوئی کے مصداق ہوں۔ لیکن ان میں ایک بات بھی اِن باتوں میں سے نہیں پائی جاتی۔ بے شک مصر پر رومیوں کا ایک عرصہ تک قبضہ رہا لیکن کوش کا منافع اُن کو نہیں ملا۔ گو مسیحی مؤرخوں نے زور دے کر ایتھوپیا کو کوش ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر تازہ تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ کوش جس کا یسعیاہ میں ذکر آتا ہے وہ علاقہ ہے جو ایلام اور میڈیا کے درمیان میں واقع ہے۔ ایلام کا علاقہ خلیج فارس کے کنارے کا دجلہ تک کا علاقہ ہے۔ اور میڈیا کیسپین لیک کے جنوب کا علاقہ ہے۔ اس علاقہ کا منافع عیسائیوں کو کبھی نہیں ملا یعنی یہاں کے لوگوں نے مسیحیت کو قبول نہیں کیا۔ اسی طرح سبا کے قد آور آدمی بھی مسیحی مقامات پر سجدہ کرنے کے لیے نہیں گئے۔ اور اگر جائیں بھی تو وہ تثلیث کی تائید کرنے والے نہیں ہوں گے حالانکہ یسعیاہ بتاتا ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق ایک خدا کی پرستش کے لئے اس شہر میں جمع ہوں گے اور وہاں یہ آوازیں دیتے ہوئے آئیں گے کہ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ لیکن اسلام کو یہ سب باتیں حاصل ہیں۔ کعبہ کو خدا کا گھر ماننے والے مصر میں بھی ہیں، یمن میں بھی ہیں جس میں سبا واقع ہے اور کوش میں بھی ہیں اور یہاں سے ہزاروں لوگ ہر سال اس شہر کو جاتے ہیں جو خدا کا گھر کہلاتا ہے۔ اور وہاں جاکر اس گھر میں جو خدا کا گھر کہلاتا ہے یہ کہتے ہوئے داخل ہوتے ہیں کہ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ یعنی مَیں حاضر ہوں۔ مَیں حاضر ہوں۔ اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ مَیں حاضر ہوں۔ پس اس پیشگوئی میں بھی مکّہ مکرمہ کی طرف رجوعِ خلائق کا اشارہ پایا جاتا تھا۔ جو محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ پوری ہوئی۔ اور اسی تعلق کے قیام کے لیے نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

بہرحال بیت اللہ ایک نہایت ہی پُرانا مقام ہے اور تاریخ بھی اس کے قدیم ہونے کی شہادت دیتی ہے۔

چنانچہ سر ولیم میور ''لائف آف محمدؐ'' میں لکھتے ہیں کہ مکّہ کے مذہب کے بڑے اصولوں کو ایک نہایت ہی قدیم زمانے کی طرف منسوب کرنا پڑتا ہے گو ہیروڈوٹس مشہور یونانی جغرافیہ نویس نے نام لے کر کعبہ کا ذکر نہیں کیا مگر وہ عربوں کے بڑے دیوتاؤں میں سے ایک دیوتا اِلاالات کا ذکر کرتا ہے (یعنی خداؤں کا خدا) اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مکّہ میں ایک ایسی ہستی کی پرستش کی جاتی تھی جسے بڑے بڑے بتوں کا بھی خدا مانا جاتا تھا۔(C.11/102)

پھر لکھا ہے کہ مورخ ڈایوڈورس سکولس جو مسیحی سنہ سے پچاس سال پہلے گذرا ہے وہ بھی لکھتا ہے کہ عرب کا وہ حصّہ جو بحیرۂ احمر کے کنارے پر ہے اُس میں ایک معبد ہے جس کی عرب بڑی عزت کرتے ہیں۔

(دیباچہ لائف آف محمدؐ C.11/103)

پھر لکھتا ہے کہ قدیم تاریخوں سے پتہ نہیں چلتا کہ یہ بنا کب ہے۔یعنی یہ اتنا پُرانا ہے کہ اس کے وجود کا تو ذکر آتا ہے مگر اس کی بناء کا پتہ نہیں چلتا۔ یہ بالکل اَلْبَیْتُ الْعَتِیْق کا ہی مفہوم ہے جو دوسرے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔

پھر لکھتا ہے کہ بعض تاریخوں سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ نے اسے دوبارہ بنایا تھا۔اور کچھ عرصہ تک اُن کے پاس رہا اور تورات سے پتہ چلتا ہے کہ عمالقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تباہ ہوئے تھے (خروج باب 17 آیت 8 تا 16 وگنتی باب 24 آیت 20) گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے بھی بہت پہلے عمالقہ اس پر قابض رہ چکے تھے اور وہ بھی اس کے بانی نہ تھے بلکہ یہ گھر اُن سے بھی پہلے کا بنا ہوا تھا اور انہوں نے اُس کے تقدس پر ایمان لاتے ہوئے اسے دوبارہ تعمیر کیا تھا۔پس تاریخی شواہد کی رُو سے بھی بیت اللہ کا بیت عتیق ہونا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔

اس موقعہ پر حضرت محی الدین صاحبؒ ابن عربی کے ایک کشف کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب فتوحاتِ مکیہ کی جلد 3 میں بیان فرمایا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کشفی حالت میں دیکھا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں اور میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں مگر وہ کچھ اجنبی قسم کے لوگ ہیں جن کو مَیں پہچانتا نہیں۔پھر انہوں نے دو شعر پڑھے جن میں سے ایک تو مجھے بھول گیا مگر دوسرا یاد رہا۔وہ شعر جو مجھے یاد رہا وہ یہ تھا کہ

لَقَدْ طُفْنَا کَمَا طُفْتُمْ سِنِیْنَا
بِھٰذَا الْبَیْتِ طُرًّا اَجْمَعِیْنَا

یعنی ہم بھی اس مقدس گھر کا سالہاسال اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج تم اس کا طواف کر رہے ہو۔وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا پھر اُن میں سے ایک شخص نے مجھے اپنا نام بتایا مگر وہ نام بھی ایسا تھا جو میرے لئے بالکل غیر معروف تھا۔اس کے بعد وہ شخص مجھ سے کہنے لگا کہ مَیں تمہارے باپ دادوں میں سے ہوں۔مَیں نے پوچھا کہ آپ کو وفات پائے کتنا عرصہ گذر چکا ہے اُس نے کہا کہ چالیس ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذر رہا ہے۔مَیں نے کہا زمانۂ آدم پر تو اتنا عرصہ نہیں گذرا۔اُس نے کہا کہ تم کس آدم کا ذکر کرتے ہو کیا اُس آدم کا جو تمہارے قریب ترین زمانہ میں ہوا ہے۔یا کسی اور آدم کا۔وہ کہتے ہیں اس پر معاً مجھے آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث یاد آ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ آدم پیدا کئے ہیں۔اور مَیں نے سمجھا کہ میرے یہ جدِّاکبر بھی انہیں میں سے کسی ایک آدم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے۔(فتوحات مکیہ جلد 3 باب 390 صفحہ 549)

حضرت محی الدین صاحبؒ ابن عربی کا یہ کشف بھی بتا رہا ہے کہ بیت اللہ نہایت قدیم زمانہ سے دنیا کا مرکز اور لوگوں کی ہدایت کا ایک ذریعہ بنا رہا ہے اور اسی طرح یہ دنیا بھی لاکھوں سال سے چلی آ رہی ہے۔چنانچہ آج سے ہزارہا سال قبل بھی لوگ اس مقدّس گھر کا اسی طرح طواف کرتے رہے ہیں جس طرح آج ہم بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔یہی حقیقت قرآنِ کریم نے بیان فرمائی ہے کہ یہ البیت العتیق ہے جو زمانۂ قدیم سے خداتعالیٰ کے انوار وبرکات کا تجلّی گاہ رہا ہے اور قیامت تک دنیا کو ایک مرکز پر متحد رکھنے کا ذریعہ بنا رہے گا''۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 29تا39)

اے شمع رُخ اپنا مجھے پروانہ بنا دے

اے حُسن کے جادو مجھے دیوانہ بنا دے
اے شمع رُخ اپنا مجھے پروانہ بنا دے

ہروقت مئے عشق یہاں سے رہے بٹتی
ویرانۂ دل کو مرے میخانہ بنا دے

مجھ کو تری مخمور نِگاہوں کی قسم ہے
اِک بار اِدھر دیکھ کے مستانہ بنا دے

کر دے مجھے اَسرارِ محبّت سے شناسا
دیوانہ بنا کر مجھے فرزانہ بنا دے

اُس الفتِ ناقص کی تمنا نہیں مجھ کو
جو دل کو مرے گوھر یکتا نہ بنادے

لیں جائزۂ عشق مرے عشق سے عاشق
دل کو مرے عُشّاق کا پیمانہ بنا دے

جو ختم نہ ہوایسا دکھاجلوۂ تاباں
جو مر نہ سکے مجھ کو وہ پروانہ بنا دے

دل میں مرے کوئی نہ بسے تیرے سوا اور
گر تُو نہیں بستا اسے ویرانہ بنا دے

ابلیس کا سر پاؤں سے تو اپنے مسل دے
ایسا نہ ہو پھر کعبہ کو بت خانہ بنا دے

(کلامِ محمود،صفحہ 248۔اخبار الفضل 30 دسمبر 1944ء)

حج
اتحاد بین المسلمین کا ذریعہ

(مکرم شمشاد احمد قمر صاحب۔ مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی)

وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَہۡدِی الظّٰلِمِیۡنَ ○ وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰھٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰھٖمَ وَاِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَالۡعٰکِفِیۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ○ (البقرہ:126-125)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ عبادت اور نیکی کیا ہے؟ ہر وہ کام جو صفاتِ الٰہیہ کے خلاف نہ ہو اور جس سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا اظہار ہوتا ہو عبادت اور نیکی کہلائے گا۔ یعنی انسان اپنے انفرادی اور اجتماعی اعمال میں اللہ کی تصویر بن جائے۔ محبّت، نفرت، جزاء یا سزا، ہر صورت میں سنّت اللہ کو پیشِ نظر رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت اس کا واحد ہونا بھی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کو بھی وحدت کی لڑی میں پرو کر ایک ایسا معاشرہ بنانا چاہتا ہے جہاں ہر آدمی آپس میں بغاوت اور گناہ کے کاموں سے پرہیز کرتے ہوئے نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرنے والا ہو۔ یعنی وہ خود بھی نیک کام کرے اور دوسروں سے بھی اچھے اور مفید کاموں میں بھرپور تعاون کرنے والا ہو۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں متعدد مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ کائنات پر غور کرو یا خود اپنے نفسوں پہ ہی غور کرو تو تم پر اتّفاق واتّحاد اور وحدت کی اہمیت وضرورت واضح ہو جائے گی۔ انسان اپنے آپ پر ہی غور کرے تو اس کے جسم کے اندر کھانے، پینے، سانس لینے، دیکھنے، سننے، سوچنے کے لئے مختلف نظام کام کر رہے ہیں۔ جب یہ سب سسٹم اپنا اپنا کام کماحقّہ مکمل کرتے اور پھر دوسرے اعضاء سے تعاون بھی کرتے ہیں تو ان کی وحدت کو ایک صحت مند جسم کہا جاتا ہے۔ کوئی بھی سسٹم کام میں سستی کرے یا کام بند کردے تو پورے جسم کی وحدت خطرے میں پڑ جائے گی اور جسم بیمار ہو کر موت کا شکار ہو جائے گا۔ اسی طرح کائنات میں بھی ایک انتہائی باریک دَر باریک سسٹم کام کر رہا ہے۔ سورج، چاند، ستارے، زمین غرض ہر سیّارہ اپنی اپنی جگہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام کے مطابق حرکت کرتے ہوئے دوسرے سیّاروں کے ساتھ مکمل تعاون کرتے ہوئے سورج کے گرد گھومتا ہے۔ اور یہ سب سیّارے مل کر ایک وحدت میں پروئے ہوئے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں سال سے اپنے کام میں مصروف وحدت اور اتحاد کا سبق دے رہے ہیں۔ اگر ان کے سسٹم میں ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو کائنات تباہ و برباد ہو جائے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی دنیا میں بھی انسان کو دنیاو آخرت میں کامیابی کے لئے نیکی اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اتحاد اور اتفاق سے وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کی تلقین فرمائی ہے۔ اس کے لئے ظاہری عبادتوں پر بھی غور کریں تو ان میں بھی اکٹھا ہو کر ایک دوسرے سے تعلقات کو وسیع کرنے اور ایک دوسرے کی جائز ضروریات میں تعاون کرنے پر ہی زور نظر آتا ہے۔ کلمہ طیّبہ ہمیں وحدت کا سبق دیتا ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج بھی دراصل ہمیں دوسرے انسانوں سے ملنے جلنے، ایک دوسرے کے مسائل سے آگاہ رہنے اور ان کے حل کے لئے آپس میں تعاون کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔ اگر انسان میں انفرادی اور اجتماعی طور پر آپس میں تعاون کی یہ روح نہ ہو تو اس کی عبادت ضائع، اس کی نماز ہلاکت۔ روزہ فضول، زکوٰۃ بے کار اور حج قابلِ قبول نہیں رہتا۔ پس اسلام میں تمام ظاہری عبادتیں دراصل انسان کے اپنے فائدے کے لئے ہیں۔ اور انسان یا اقوام اس طرح دوسروں کی ضرورتوں کو دیانتداری سے پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کا حامی ومددگار بن جاتا ہے اور ان کی ضرورتوں کو خود پورا فرماتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ اپنے محلے، شہر، ملک یا معاشرے میں رہتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کی ضروریات کے مطابق تعاون کی ضرورت کو واضح کرتے ہیں۔ لیکن حج ایک ایسا فریضہ ہے جو انسان کو اپنے گردوپیش، اپنی قوم، ملک، رنگ اورنسل سے بھی بالاتر ہو کر اپنی نظر کو وسیع کرنے اور عالمی سطح پر میل جول پیدا کرنے، دوسرے انسانوں اور قوموں کے مسائل جاننے اور ان کے حل میں عالمی سطح پر تعاون کرنے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ازل سے یہی ارادہ تھا کہ ساری دنیا بلاتفریق ملک ورنگ ونسل اکٹھی ہو کر آپس میں ملے اور تعاون کرے۔ اس طرح وحدت کی ایسی روح پیدا ہو جائے کہ جیسے ایک جسم میں مختلف نظام الگ الگ کام کرتے ہیں لیکن آپس میں تعاون کرکے ایک جسم بنتے ہیں۔ اور ہر سیّارے کا اپنا کام اور نظام ہے۔ تمام سیّارے اپنے اپنے مدار میں چلتے ہوئے بھی آپس میں ایک نظام میں شامل ہو کر ایک کائنات بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی ہر ملک، ہر قوم، ہر رنگ اور نسل کے لوگ اپنی اپنی جگہ اپنے حالات کے مطابق اپنے مسائل کا حل نکالیں۔ لیکن پھر پوری دنیا کے لوگ مل کر آپس میں تعاون کی ایک ایسی فضا قائم کریں کہ عالمی سطح پر وحدت کا ایک عظیم نظارہ دکھائی دے۔ اس وحدت کے اندر نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون ہو۔ سب مل کر عالمی سطح پر انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے کام کریں۔ اور انسانیّت کے خلاف جرائم کی روک تھام کریں۔ اس طرح دنیا میں ظاہری طور پر بھی خداتعالیٰ کی وحدانیّت کا اعلان ہو رہا ہو اور روحانی طور پر بھی۔ اسلامی عبادتوں میں سے حج ایک ایسی عبادت ہے جو اس نظام کا عملی نظارہ پیش کرتی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی خانہ کعبہ کی بنیاد رکھے جانا اور پھر حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ذریعہ اس گھر کی بنیادوں کو بلند کیا جانا خداتعالیٰ کے اس ازلی ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔

درج بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ اسی نظام کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ''لِلنَّاسِ اِمَامًا'' تمام لوگوں کے لئے امام قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''درحقیقت اس میں آئندہ کے متعلق ایک وعدہ کیا گیا تھا۔ ورنہ اس زمانے میں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ صرف چند ہی لوگ تھے چنانچہ دیکھ لو آج دنیا کے کثیر حصہ میں وہ امام اور مقتدیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ اور بڑے ادب اور احترام کے ساتھ ان کا نام لیا جاتا ہے۔ یہی معنی اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کے ہیں۔ یعنی ہم تجھے ایک ایسا وجود بنائیں گے کہ لوگ تیرے اقوال وافعال کی اقتداء کریں گے۔ چنانچہ حج جو اسلامی عبادات میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے، انہوں نے ہی قائم کیا اور آج تک دنیا حج کے ذریعے ان کو یاد کرتی ہے۔ اسی طرح ہر قربانی کے موقع پر وہ یاد کئے جاتے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 156، 157)

اس آیت میں خانہ کعبہ کو ''البیت'' کہا گیا ہے۔ نیز اسے تمام لوگوں کے لئے ''مثابہ'' قرار دیا گیا ہے۔ ''البیت'' کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''گھر کی چوتھی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ رشتہ داروں کے جمع ہونے کی جگہ ہوتی ہے۔ یہ خصوصیت بھی خانہ کعبہ میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے مسلمان وہاں ہر سال حج کے لئے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر اپنے ایمان تازہ کرتے ہیں۔ اور پھر اس لحاظ سے بھی خانہ کعبہ سب لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے کہ وہ جگہ جہاں انسان اپنے تمام رشتہ داروں سے مل سکے گا صرف جنّت ہے۔ اور جنّت کا ظلّ مسجد ہوتی ہے جس میں پانچوں وقت تمام مسلمان جمع ہو کر خداتعالیٰ کے سامنے سَربسجود ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے بھی باخبر رہتے ہیں''۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 165)

پھر لفظ ''مثابہ'' کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مثابة کے معنی تفرقہ کے بعد اکٹھے ہونے کی جگہ کے ہیں۔ اس میں بتایا کہ بیت اللہ کا قیام اس لئے عمل میں آیا ہے کہ ساری دنیا کو ایک مرکز پر جمع کر دیا جائے اور وہ لوگ جو متفرق ہو چکے ہیں، اس گھر کے ذریعہ پھر اکٹھے کر دیئے جائیں۔ یعنی ایک عالمگیر مذہب کا اس کے ساتھ تعلق ہے اور ساری دنیا کو یہ گھر جمع کرنے کا ذریعہ ہو گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مختلف انبیاء نے اپنے اپنے زمانہ میں اتحاد پیدا کیا ہے۔ مگر جہاں وہ ایک ایک قوم کے درمیان اتحاد پیدا کرتے وہاں وہ دنیا میں اختلاف بھی پیدا کرتے تھے۔ جیسے بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیچھے چلیں۔ حضرت کرشن کے تبعین کے لئے ضروری تھا کہ ان کے پیچھے چلیں۔ ایرانیوں کے لئے ضروری تھا کہ زرتشتؑ کے پیچھے چلیں۔ اس طرح انہوں نے ایک طرف اپنی اپنی قوم میں اتحاد پیدا کیا تو دوسری طرف مختلف ممالک کے درمیان اختلاف بھی پیدا کر دیا۔ یہ صرف خانہ کعبہ ہی ہے

جسے یہ خصوصیّت حاصل ہے کہ تمام قوموں کو ایک مرکز پر جمع کرنے والا ہے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔ اور پھر آپ نے یہ بھی دعویٰ فرمایا کہ تمام متفرق قوموں اور جماعتوں کو میرے ذریعے دینِ واحد پر اکٹھا کر دیا جائے گا۔ دیکھو کس عجیب رنگ میں اور کس شان و شوکت سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ آخر مختلف اقوامِ عالم کے ایک جگہ جمع کر دینے کی خبر سوائے خدا کے اور کون دے سکتا تھا اور آئندہ جو کچھ مقدّر ہے وہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے ذریعے سب قوموں کو اکٹھا کر دے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ اشرار چوہڑوں اور چماروں کی طرح رہ جائیں گے''۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 164، 165)

پھر مَثَابَةً لِّلنَّاسِ کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''میرے نزدیک اس پیشگوئی کے کامل طور پر پورا ہونے کا زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی ہے۔ کیونکہ بنو اسحاق اور بنو اسمٰعیل دونوں کی شاخیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں آ کے مل گئی ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تیرہ سو سال کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے اور یورپ، امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا، ہندوستان اور دیگر ممالک کے باشندے یعنی چینی، جاپانی، سماٹری، ایرانی، عیسائی، ہندو، مغل پٹھان، راجپوت غرضیکہ ہر مذہب و ملّت کے لوگ احمدیت کو قبول کر رہے ہیں اور پیشگوئی سچّی ثابت ہو رہی ہے کہ بیت اللہ کو ہم نے متفرق لوگوں کو ایک جگہ پر جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ہے''۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 166)

خانہ کعبہ اور امامتِ نبوّت خلافت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ

''پھر اس حکم میں اللہ تعالیٰ نے اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور یہ ہدایت دی ہے کہ تمہارا بھی ایک امام ہونا چاہئے تا کہ اس طرح سنّتِ ابراہیمی تم میں زندہ رہے۔ درحقیقت ان دونوں آیات میں دو اماموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلے فرمایا کہ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔ اے ابراہیم! مَیں تجھے امام بنانے والا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ اے خدا! میری ذرّیت کو بھی اس مقام سے سرفراز فرما۔ ... فرمایا تیری اولاد میں سے تو ظالم بھی ہونے والے ہیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان ظالموں کے سپرد یہ کام کیا جائے۔ ہاں ہم تمہاری اولاد کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ سنّتِ ابراہیمی کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ جو لوگ ایسا کریں گے ہم ان میں سے امام بناتے جائیں گے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ انعامات سے حصہ لیتے چلے جائیں گے۔ پس اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے دو اماموں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک امامت نبوّت کا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست ملتی ہے۔ اور دوسری امامت خلافت کا جس میں بندوں کا بھی دخل ہوتا ہے۔ اور جس کی طرف وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى میں اشارہ کیا گیا ہے اور بنی نوع انسان کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جب امامت نبوت نہ ہو تو ان کا فرض ہے کہ وہ امامت خلافت کو اپنے اندر قائم رکھیں''۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 169)

چنانچہ خانہ کعبہ دنیا میں پہلا گھر تھا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کی وحدت کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا اگر اکٹھی ہو سکتی ہے تو صرف اور صرف اس گھر کو مرکز بنا کر ہی ہو سکتی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (آل عمران: 97) کہ سب سے پہلا گھر جو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں بنایا۔ یہ آدم کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ (خواہ کوئی آدم ہو) پس وُضِعَ لِلنَّاسِ میں پیشگوئی یہ تھی کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ساری دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے بنایا ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو اس جگہ جمع کیا جائے گا۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے حج کی خاص تاریخیں مقرر کر دی گئیں۔ تا کہ ان تاریخوں میں وہاں ساری دنیا کے لوگ جمع ہو سکیں۔ گویا دوسرے لفظوں میں تمام دنیا کو اکٹھا کرنے اور جہان بھر کے اتقیاء اور صلحاء کو جمع کرنے اور عالمِ اسلامی میں عالمگیر اخوّت اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مائدہ روحانی پر لوگوں کو ایک عظیم الشّان دعوت دی ہے کہ تا کہ قومی اور ملکی منافرت درمیان سے اٹھ جائے اور باہمی تعلقات وسیع ہو جائیں۔ اور ایک دوسرے کی محبّت ترقی کرے اور یہ خیال کہ ہم فلاں قوم سے ہیں اور ہمارا غیر فلاں قوم سے ہے، مٹ جائے۔ میرے نزدیک منیٰ میں لوگوں کے تین دن اسی لئے فارغ رکھے گئے ہیں کہ وہاں لوگ ذکرِ الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گزارنے کے علاوہ آپس میں ایک دوسرے سے ملیں اور حالات معلوم کریں۔ قادیان اور ربوہ میں بھی لوگ مختلف اوقات میں آتے رہتے ہیں۔ مگر وہ تعلقات نہیں بڑھتے جو جلسہ سالانہ کے ایّام میں بڑھتے ہیں۔ اگر حج سے یہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے تو میرے نزدیک وہ تفرقے اور شقاق مٹ سکتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو کمزور کر رکھا ہے۔ اور ان کے درمیان اختلافِ عقائد کے باوجود زبردست اتّحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ غرض حج گو ایک مذہبی عبادت ہے مگر اس میں روحانی فوائد کے علاوہ یہ ملّی اور سیاسی غرض بھی ہے کہ مسلمانوں کے ذی اثر طبقہ میں سے ایک بڑی جماعت سال میں ایک جگہ جمع ہو کر تمام عالم کے مسلمانوں کی حالت سے واقف ہوتی رہے۔ اور ان میں اخوّت اور محبّت ترقی کرتی رہے۔ اور انہیں ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ ہونے اور آپس میں تعاون کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیوں کو اخذ کرنے کا موقع ملتا رہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس غرض سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا جاتا''۔

(تفسیر کبیر جلد 2، صفحہ 448-449)

اللہ تعالیٰ سے دعا کہ وہ دنیا کو اس امام آخرالزماں کو پہچانتے ہوئے۔ خلافت کے سائے میں اتحاد قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

تعارف کتب

محمد انیس دیالگڑھی

خطبہ الہامیہ

اس کتاب کا جرمن ترجمہ کرنے کی سعادت مکرمہ فریحہ احمد صاحبہ کے حصہ میں آئی اور Die geoffenbarte Ansprache کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ ایک الہامی خطبہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نشان کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری فرمایا۔ یہ نشان 11 اپریل 1900ء بمطابق 10 ذوالحجہ 1318 عیدالاضحیٰ کے موقع پر عربی زبان میں ایک فصیح وبلیغ ارتجالیہ خطبہ عید کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس سے ایک روز قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب وعشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد فرمایا:

''چونکہ میں خداتعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گزاروں گا۔ اس لیے میں جاتا ہوں تا کہ تخلفِ وعدہ نہ ہو''۔

اگلے روز یعنی روزِ عید حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ سے تقریر کرنے کی درخواست کی تو حضورؑ نے فرمایا:

''خدانے ہی حکم دیا ہے'' پھر فرمایا کہ ''رات الہام ہوا ہے کہ مجمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ مَیں کوئی اَور مجمع سمجھتا تھا شاید یہی ہو''۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس عظیم الشان الٰہی نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''165۔نشان۔ 11/اپریل 1900ء کو عیدالاضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ اور نیز یہ الہام ہوا کَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ اس الہام کو اُسی وقت اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور اخویم حکیم مولوی نور دین صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اور ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اور ماسٹر شیر علی صاحب بی۔اے اور حافظ عبدالعلی صاحب اور بہت سے دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے مُنہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور مَیں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اوّل کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہامِ الٰہی کے بیان کر سکے جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دوسو 200 کے قریب ہو گی سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود بنے بنائے فقرے میرے مُنہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبہ الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدانے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 376-375)

جب حضور علیہ السلام خطبہ پڑھنے کے لیے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے فرمایا کہ قریب ہو کر بیٹھیں اور اس خطبہ کو لکھیں۔ جب یہ دونوں بزرگ تیار ہو گئے تو حضورؑ نے خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ دورانِ خطبہ حضورؑ نے ان دو حضرات کو یہ بھی فرمایا:

تا کمل بار اول

خُطبةِ الہامیۃ

وانہا طبع فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان باہتمام الحکیم فضل الدین

البھیروی فی سنۃ ۱۳۱۹ من الہجرۃ المقدسۃ

''اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں''

جب یہ خطبہ مکمل ہو گیا تو مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے اس کا اردو ترجمہ پیش کرنا شروع کیا۔ ابھی اردو ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ فرطِ جوش سے سجدۂ شکر میں گر گئے۔ حضورؑ کے ساتھ تمام حاضرین نے بھی سجدہ کیا۔ سجدہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''ابھی مَیں نے سُرخ الفاظ میں لکھا دیکھا کہ مبارک یہ گویا قبولیتِ دعا کی نشانی ہے''۔

بعد میں اس خطبہ الہامیہ کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس کی اصل اور الہامی زبان عربی ہے مگر اس کتاب میں فارسی اور اردو ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس خطبہ کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے اور ان میں عید اور قربانی کا فلسفہ نیز مسلمانوں کی حالت زار بیان کی گئی ہے اور انہیں نصیحت فرمائی ہے کہ عید کے مواقع پر جس طرح کی خوشیاں تم مناتے ہو، وہ ہرگز اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے۔ اس خطبہ الہامیہ کا تفصیلی تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 11 اپریل 2014ء میں کرایا تھا جس میں آپ نے اس خطبہ کی شاندار اور اعلیٰ درجہ کی زبان سے متعلق فرمایا: ''آج تک کوئی ماہر سے ماہر زبان دان اور بڑے سے بڑا عالم اور ادیب بھی چاہے وہ عرب کا رہنے والا ہے اس کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور کس طرح یہ مقابلہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو خداتعالیٰ کا کلام تھا جو آپ علیہ السلام کی زبان سے ادا ہوا''۔

(ایم۔ایم۔طاہر)

عیدالاضحیٰ کا دینی تصوّر

عید کا تصوّر ہر مذہب و ملت میں پایا جاتا ہے۔ دیگر اقوام میں خوشی منانے کا تصوّر کھیل تماشا، لہو لعب اور رنگ و سرود کی محافل جمانے سے عبارت تھا لیکن اسلام نے عید میں حقیقی خوشی کا تصوّر پیش کیا جس کا تعلّق عبادات اور قربانیوں کے ساتھ خوشی منانا ہے۔

اِسلام کی آمد سے قبل عربوں میں صرف ایک عید کا تصوّر تھا جو حج کی خوشی میں حج کے اختتام پر منائی جاتی تھی گویا عیدالاضحیٰ کسی رنگ میں عربوں میں رائج تھی اور اسی کو اِسلام نے قربانیوں کی عید کے ساتھ جاری کیا ہے۔ عیدالفطر خالصۃً محمدی عید ہے جو ماہِ رمضان کے روزوں اور عبادات کے بعد منائی جاتی ہے۔

عیدین کا آغاز

سنن ابی داود کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین میں حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرتؐ مدینہ منورہ (یثرب) میں جلوہ گر ہوئے تو یہاں کے لوگوں نے کھیل کود اور تماشے کے لئے دو دن مقرر کئے ہوئے تھے (یعنی عید نَوروز اور عید مہرجان)۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ دو دن کیسے ہیں تو مدینہ کے انصار نے بتایا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں ان دونوں عیدوں کے مواقع پر کھیلا کودا کرتے تھے۔ تب رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو مواقع کے بہتر بدلے میں آپ کو عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن مرحمت فرما دیئے ہیں۔

عیدین کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا۔ ابن حبّان کی روایت کے مطابق مسلمانوں نے نماز عید ہجرت کے دوسرے سال ادا کرنی شروع کی۔ ان کی روایت میں عیدالفطر کی تو صراحت موجود ہے لیکن عیدالاضحیٰ کی صراحت نہیں تاہم بعض دیگر روایات جن میں حضرت انسؓ کی روایت اوپر بیان ہوئی ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ ایک ہی سال شروع ہوئی تھیں۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ العیدین)

عیدالاضحیٰ یا قربانیوں کی عید

عیدالاضحیٰ یا قربانیوں کی عید جسے برصغیر میں عیدالبقر یا بڑی عید کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے یہ عید اُس سنّتِ ابراہیمیؑ کی یاد میں منائی جاتی ہے جس کا نظارہ چشمِ فلک نے اس وقت کیا تھا جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے پہلوٹھے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو اپنے ایک رؤیا کی بنا پر ذبح کرنے کے لئے پیشانی کے بل لٹا دیا تھا۔ اس عظیم قربانی کا ایمان افروز تذکرہ قرآنِ کریم کی سورۃ صافّات میں محفوظ ہے۔ اسے یوم النحر بھی کہتے ہیں۔ یہ دن حج کا نقطۂ معراج ہوتا ہے جو کہ پانچواں رکنِ اسلام ہے۔

حج کے تین بنیادی ارکان ہیں:

1۔ احرام باندھنا۔

2۔ وقوف عرفہ یعنی 9 ذی الحجہ کو میدانِ عرفات ٹھہرنا۔

(3) طواف زیارت یا طواف افاضہ یعنی وہ طواف جو وقوف عرفہ کے بعد 10 ذی الحجہ یا اس کے بعد کی تاریخوں میں کیا جائے۔ ان ارکان کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ حج

کے واجبات میں مزدلفہ میں قیام، سعی صفا مروہ، جمرات کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر کے بال منڈوانا، طواف وداع کرنا بھی شامل ہیں۔

حجِ اکبر

حج کے ضمن میں حجِ اکبر کی اصطلاح بھی فقہ میں موجود ہے۔ اس کا ذکر قرآنِ کریم کی سورۃ توبہ آیت 3 میں آیا ہے۔ اس کے بارہ میں یہ بات بھی معروف ہے کہ جمعہ کے دن حج ہو تو حجِ اکبر ہوتا ہے۔ جہاں تک قرآنِ کریم میں مذکور حجِ اکبر کا تعلّق ہے تو یہ حج دراصل 9ہجری کو ہوا اور یہ اسلامی حکومت کا پہلا حج تھا۔ اس موقع پر یوم النحر کو مشرکین سے براءت کا اعلان ہوا اور یہ جمعہ کا دن نہیں تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ عمرہ کو حجِ اصغر کہا جاتا تھا اور فرض حج کو حجِ اکبر۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی مناسبت سے 9 ہجری کو ہونے والے حج کو حجِ اکبر قرار دیا ہے۔ بعض علماء نے یوم النحر اور بعض نے یومِ عرفہ کو بھی حجِ اکبر قرار دیا ہے۔

یوم عرفہ کی اہمیت کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ جتنے آدمی یومِ عرفہ کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اتنے کسی اور دن نہیں کرتا۔ وہ اس دن بندوں کے بہت قریب ہوجاتا ہے اور فرشتوں کو فخر یہ کہتا ہے کہ میرے بندے کیا چاہتے ہیں! (سنن ابن ماجہ ابواب المناسک باب الدعا بعرفۃ)

آنحضرتؐ نے یوم النحر کی غیرمعمولی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ روایت ہے کہ حجۃالوداع کے موقع پر یوم النحر (یعنی عیدالاضحیٰ کے دن) آنحضرتؐ نے جمرات کے بیچ قیام فرمایا اور فرمایا کہ یہ حجِ اکبر کا دن ہے۔ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر قربانی کا جانور ذبح کیا اور پھر حجام سے سر کے بال منڈوائے اور وہاں موجود صحابہ کو اپنے بالوں کا تبرک بھی عطا فرمایا تھا۔ (بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ فی ایام منی، سنن ابی داؤد کتاب الحج باب الحلق والتقصیر)

یوم النحر کی فضیلت

اسی ضمن میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خداتعالیٰ جتنے آدمی یوم عرفہ کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اتنے کسی اور دن نہیں کرتا۔ وہ اس دن بندوں کے بہت قریب ہوجاتا ہے اور فرشتوں کو فخر یہ کہتا ہے کہ میرے بندے کیا چاہتے ہیں! (سنن ابن ماجہ ابواب المناسک باب الدعا بعرفۃ)

عیدین کے دن خوشیوں کے مواقع ہیں اس لئے آنحضورؐ نے عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ عیدالفطر روزوں سے افطار کا دن ہے اور مسلمانوں کے لئے عید ہے اور عیدالاضحیٰ میں اس لئے کہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ تاہم آنحضور ﷺ عیدالاضحیٰ کی صبح کچھ نہ کھایا کرتے اور نماز عید ادا کرنے کے بعد قربانی کے گوشت کے ساتھ ناشتہ فرماتے۔ (ترمذی ابواب الصوم، باب ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر و یوم النحر)

عیدالاضحیٰ یعنی قربانیوں کی عید سنّت ابراہیمی کی یاد میں منائی جاتی ہے اور یہ حج کے موقع پر رکھی گئی ہے جو کہ تمام عبادات اور عشق و محبت اور وارفتگی کی معراج ہے۔ یہ دن ہمیں مال جان وقت اور عزت کی قربانی اور اپنے مولیٰ کے حضور سرِ تسلیم خم کرنے کا سبق دیتا ہے۔ نیز قربانی اور جذبہ ایثار کی روح پیدا کرتا ہے اس لحاظ سے عیدالاضحیٰ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی معراج ہے۔ عیدالاضحیٰ کا حقیقی تصور کیا ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے چند اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جو عیدالاضحیٰ کے حقیقی تصوّر کے مختلف پہلوؤں کو ہم پر آشکار کرتے ہیں نیز عیدالاضحیٰ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی خصوصی تعلق ہے۔

عیدالاضحیٰ کا تصوّر اور پس منظر

حضرت مصلح موعودؓ عیدالاضحیٰ کے پس منظر کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”آج کی عید جو عیدالاضحیہ کہلاتی ہے یعنی وہ عید جو قربانیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ حج کے دوسرے دن اور اس کے ساتھ وابستہ و پیوستہ ہو کر آتی ہے۔ اس تقریب کی وجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ قربانی بیان کی جاتی ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کی خدا کے حضور پیش کی۔ پس یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ بیٹوں کی ظاہری رنگ میں قربانی تو اسلام نے ناجائز بتائی ہے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے کی قربانی کرنے کا حکم دینے کی وجہ بھی یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں اس اصل کو قائم کرنا چاہتا تھا کہ آئندہ کے لئے بیٹوں کی ظاہری قربانی ممنوع قرار دی جاتی ہے“۔
(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 244،245)

پھر فرمایا:

”پس خداتعالیٰ نے یہ خواب دکھا کر دو اہم امر بیان فرما دیئے۔ یہ بھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا بیٹا خداتعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہوگا۔ اور یہ بھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب ظاہری رنگ میں بیٹے کی قربانی کرنا چاہیں گے تو میں انہیں منع کر دوں گا اور کہوں گا کہ انسان کی اس رنگ میں قربانی میں نہیں چاہتا۔ اسی حکمت کے ماتحت خداتعالیٰ نے تصویری زبان میں انہیں یہ تمام نظارہ دکھایا جس کا فائدہ یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان بھی ہو گیا اور وہ شرح صدر سے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بھی امتحان ہو گیا اور وہ بھی خوشی سے ذبح ہونے کے لئے تیار ہو گئے“۔
(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 244،245)

عیدالاضحیٰ کا فلسفہ

عیدالاضحیٰ کے تصوّر اور اس کے حقیقی فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”درحقیقت اس دن میں بڑا سِرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباوا عزا کا خون بھی خفیف نظر آوے“۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 327)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

”میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ رؤیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اسی رنگ میں پوری ہوئی کہ آپ حضرت اسمٰعیل کو ایک جنگل میں چھوڑ گئے۔ یہی حقیقی تعبیر تھی اس رؤیا کی۔ وہ دراصل ایک پیشگوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک وقت آئے گا جبکہ تم خدا کے

حکم کے ماتحت اپنے لڑکے کو ایسے جنگل میں جہاں بظاہر زیست کا کوئی سامان نہ ہوگا چھوڑ آؤ گے اور اس کی بجائے قربانیاں ہوا کریں گی۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کو یہی دکھایا گیا کہ دنبہ ذبح کرو جس کو انہوں نے کر دیا۔ اب اسی کی یاد میں قربانیاں ہوتی ہیں''۔ (خطبات محمود جلد 2 صفحہ 14)

ہم عیدالاضحیٰ کیوں مناتے ہیں

حضرت مصلح موعودؓ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''پس آج ایک مسلمان اگر عیدالاضحیہ مناتا ہے تو اس لئے نہیں کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بچالیا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بے ایمانی کا نمونہ نہیں دکھایا اور الٰہی حکم کے مطابق وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے بلکہ مسلمان جب جب عید کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کہ ستارے گنے جاسکیں گے لیکن تیری اولاد نہیں گنی جاسکے گی پوری ہو گئی ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ پیشگوئی دراصل محمدی پیشگوئی تھی اور ابراہیمی نسل کے پھیلنے کا وقت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا زمانہ تھا۔ پس یہ عید بے شک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے لیکن یہ اس بات کی شہادت ہے کہ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خدا تعالیٰ کا جو کلام نازل ہوا تھا وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے متعلق تھا اور آپؐ ہی کے ذریعہ پورا ہوا۔ اس عید کے ذریعہ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اب ابراہیمی نسل وہ نہیں جو حضرت ابراہیمؑ کے نطفہ سے پیدا ہوئی بلکہ ابراہیمی نسل وہ لوگ ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے''۔

(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 322)

قربانی کے بعد عید کا تصوّر

ہر قربانی کے بعد عید کا تصوّر پایا جاتا ہے۔ ابراہیمی قربانی نے جو عید کا عظیم الشان تصوّر دیا اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرماتے ہیں:

''ہر قربانی کے بعد ایک عید کا تصوّر بھی پایا جاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب قربانی کے مضمون کو انتہا تک پہنچا دیا تو ان کی عید کا تصوّر بھی بہت ہی عظیم الشان تصوّر ہوگا۔ ان قربانیوں کی جو جزا اپنے رب سے مانگی ہوگی وہ بھی بہت عظیم الشان ہوگی۔ چنانچہ جو جزا مانگتے ہیں وہ یہ ہے:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ۔ (البقرہ:130)

اے خدا! مَیں ان ساری قربانیوں کی جو مَیں نے دیں یا میرے بیٹے نے دیں یا میری اولاد دَر اولاد ہمیشہ دیتی چلی جائے گی ان سب قربانیوں کی ایک ہی جزا چاہتا ہوں کہ ہم ہی میں سے وہ عظیم الشان رسول پیدا فرمادے جس کا وعدہ تو نبیوں کو دیتا چلا آیا ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کا انعام ہمیں عطا فرما۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کی عید ہماری قربانیوں کی عید ہوگی۔ نہ اتنی بڑی قربانیوں کا، اتنی وسیع قربانیوں کا، اتنی گہری قربانیوں کا کوئی تصوّر کہیں آپ کو دکھائی دے گا نہ اتنا عظیم قربانیوں کا اتنا عظیم الشان بدلہ مانگا گیا، نہ ایسی عظیم الشان عید کا کہیں مطالبہ کیا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم نے بھی ایک عید مانگی تھی عِیۡدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔ (المائدہ:115) وہ کیا تھی؟ ایک مائدہ ہی تو تھا، دنیا کی نعمتیں تھیں جو انہوں نے مانگیں اور وہ نعمتیں ان کو مل رہی ہیں اور اس طرح مل رہی ہیں کہ کبھی دنیا کی کسی قوم کو وہ دنیاوی نعمتیں نہیں ملیں لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو جزا مانگی، جو عید طلب کی وہ ایسی حیرت انگیز ہے کہ انسان کا تصوّر عرش کے انتہائی کنارے پر جہاں پہنچ سکتا ہے وہاں وہ تصوّر پہنچا اور وہ وجود مانگا جو اپنی ترقی اور اپنے ارتقاء میں تخلیق کے آخری کنارے تک واقعۃً پہنچ گیا۔ اس وجود نے ان حدود کو چھوا جس کے بعد خدا کی حدیں شروع ہو جاتی ہیں''۔

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 429)

ذبحِ عظیم سے مراد

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمی قربانی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے اس کا بدلہ ذبحِ عظیم دیا۔ ذبحِ عظیم کیا ہے اس کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

''یقیناً ذبحِ عظیم سے مراد حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ اور ان لوگوں کی قربانیاں ہیں جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ جنہوں نے واقعۃً خدا کی راہ میں بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی گردنیں کٹا دیں اپنی ہر ذاتی تمنا اور خواہش کو قربان کر دیا اپنی ہر بدنی آسائش کو قربان کر دیا۔ جو کچھ ان کے پاس تھا خدا کے راستہ میں لا ڈالا اور اُف تک نہیں کی۔ یہ جو قربانیاں تھیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور آپ کے غلاموں کی، یہ ذبحِ عظیم ہیں۔ تو وَفَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ۔ (صافات:108) سے مراد یہ ہے کہ ایک بہت ہی عظیم الشان ذبح ہونے والا تھا جسے ذبحِ عظیم کا نام دیا گیا ہے۔ مکے کے میدانوں نے ایک عجیب قربانی کا عالم دیکھنا تھا، وہ ذبحِ عظیم ہے جس کے بدلے ہم نے اس کی جان کو معاف کر دیا ہے، اس کو فدیہ دے دیا ہے اور ایک قربانی ایک عظیم تر قربانی پر منتج ہونے والی ہے''۔

(خطبات طاہر عیدین صفحہ 533)

بشاشت کے ساتھ قربانیاں کریں

یہ قربانیوں کی عید ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ خوشی اور بشاشت کے ساتھ ہو اور مسکراتے چہروں کے ساتھ قربانی کی جائے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''عیدالاضحیہ کے معنے ہیں قربانیوں کی عید جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مفہوم ہے کہ قربانیوں پر لوگ رویا کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہارا اس طرح امتحان لوں گا کہ تم قربانی کرو اور ہنسو۔ اور اگر ہمارا خدا چاہتا ہے کہ ہم ہنستے ہوئے اس کے حضور قربانی پیش کریں تو ایک مومن کی حیثیت سے، ایک عاشق کی حیثیت سے ایک محبّ کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم قربانی کریں اور ہنستے ہوئے کریں۔

پس مَیں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں آج کی عید کی حکمت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ یہ عید بتاتی ہے کہ مسلمانوں کو قربانیاں کرنی پڑیں گی اور ان کا فرض ہوگا کہ وہ ہنستے ہوئے چہروں کے ساتھ قربانیاں کریں''۔

(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 303، 304)

عیدالاضحیٰ پر کثرت سے تکبیرات پڑھنے کا حکم

عیدالاضحیٰ کے موقع پر کثرت کے ساتھ تکبیرات پڑھنے کا حکم آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''اس عید کے موقع پر رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔ آپؐ اس موقع پر صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ٹیلے پر چڑھو تو یہ ذکر کرو اور ٹیلے سے اترو تو بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو۔ جب ایک دوسرے کے سامنے آؤ تو بھی ذکر بلند آواز سے پڑھا کرو''۔(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 292)

عیدالاضحیٰ اولاد کی قربانی کا سبق دیتی ہے

اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''یہ عید ہمیں یاد دلاتی ہے کہ خداتعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی اور اپنی اولادوں کی قربانی ضروری ہے۔ جب بھی انبیاء دنیا میں آئے ہیں ان کو معنوی طور پر یہ قربانی پیش کرنی پڑی ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی سے انسان کی جسمانی قربانی تو بند ہو گئی مگر نفوس کی قربانی کی بنیاد ڈال دی گئی۔اور حق یہ ہے کہ اس کے بغیر خداتعالیٰ کی رضا کا حصول ناممکن ہے۔ ظاہری قربانی جو جانوروں کی ہوتی ہے اس کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا ہے کہ جو لوگ ظاہری رنگ میں جانور وغیرہ کی قربانی کرتے ہیں۔ ان کو اس امر پر خوش نہیں ہونا چاہیئے کہ یہ خداتعالیٰ کو پہنچتی ہے۔فرمایا: لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔(الحج:38) تمہارے ان قربانی کے جانوروں کا گوشت یا خون اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو صرف وہ نیکی اور پاکیزگی پہنچتی ہے جو تمہارے دِلوں میں ہے''۔(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 258-257)

عیدالاضحیٰ کا جماعت احمدیہ سے خصوصی تعلق

عیدالاضحیٰ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ خصوصی تعلّق ہے حضرت مصلح موعودؓ نے اس بارے میں فرمایا: ''یہ عید ہمارے سلسلہ سے خاص تعلق اور مناسبت رکھتی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس عید کو ہمارے سلسلہ میں ایک خاص خصوصیت دی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کبھی کسی جمعہ یا عید کا خطبہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔مگر ایک مرتبہ اسی عید کے موقعہ پر الہام کے ذریعہ آپ کو حکم ہوا کہ خطبہ پڑھیں۔چنانچہ آپ نے پڑھا اور اب وہ خطبہ الہامیہ کے نام سے چھپ کر موجود ہے۔تو یہ عید ہمارے سلسلہ سے ایک خاص مناسبت اور تعلق رکھتی ہے اور خداتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کی مناسبت بیان فرمائی ہے جو اس طرح ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کو عیدالاضحیٰ سے مشابہت بتائی ہے اور وہ مشابہت اللہ تعالیٰ نے سورۂ کوثر میں بیان کی ہے''۔(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 25)

ہم قربانی کرتے رہیں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں مٹا نہیں سکے گی

حضرت مصلح موعودؓ جماعت احمدیہ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہیں گے دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قوتیں اور تمام بادشاہتیں مل کر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا''۔(خطبات محمود جلد 2 صفحہ 280)

اس قربانی کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''میں جماعت احمدیہ سے کہتا ہوں کہ تم انجام نہیں ہو بلکہ تم آغاز ہو اور آغاز نَو ہو ان قربانیوں کا جن کو حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے خدا کے حضور پیش کیا۔اگر اس کو دوام بخشو گے اس روح کو تو تم آنے والی نسلوں کے آباؤاجداد بنو گے۔تم سے نئی اُمتیں جاری کی جائیں گی۔تمہارے نام سے نسلوں کا آغاز ہوگا۔اس لئے ہمیشہ اس پر ثابت قدم رہنا اور اس قربانی کو کبھی اپنے ہاتھ سے جانے نہ دینا۔ تمہارے اندر بھی ابراہیمی سنّتیں زندہ ہوں گی،تمہاری نسلوں میں سے اسماعیلی سنّتیں پھوٹیں گی جس طرح چشمے پھوٹا کرتے ہیں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ کے غلاموں کی یادیں تمہاری اولادیں زندہ کرنے والی بنیں گی کیونکہ آج تم ان باتوں کو زندہ کر رہے ہو۔ آج تم سے یہ اُجاگر ہو رہی ہیں۔ آج تمہاری وجہ سے ان قربانیوں کی عظمت اور روح زندہ ہے اس لئے یہ سودا گھاٹے والا سودا نہیں ہے''۔(خطبات طاہر عیدین صفحہ 401)

جماعت احمدیہ سچی عید منانے کی مستحق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بیان فرماتے ہیں:

''اگر آپ اس تعبیر کو سمجھ لیں اور حقیقت کو زندہ رکھیں تو پھر دنیا میں صرف ایک ہی جماعت ہوگی جو سچّی عید منانے کی مستحق ہوگی اور وہ جماعت احمدیہ ہوگی۔ باقی سارے تو بکرے ذبح کر کر کے گوشت کھا رہے ہوں گے اور آپ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔ خدا کے پیار کی نگاہیں آپ پر پڑ رہی ہوں گی۔ آپ اس عید کے مستحق بنائے جائیں گے جو ابراہیمؑ کی عید تھی، جس کا انجام خداتعالیٰ نے یوں بتایا سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ۔(صافات:110) کہ اے میرے بندے آج تیری عید ہے کیونکہ عرش کا خدا تجھ پر سلام بھیج رہا ہے اور قیامت تک جب تک انسان باقی رہیں گے تجھ پر سلام بھیجتے رہیں گے۔

پس اس پہلو سے اس عید کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنا جماعت احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ ایک نسل پر نہیں بلکہ ایک نسل کے بعد اگلی نسل پر، پھر اس سے اگلی نسل پر بھی ہم قربانیوں کو کامل کرتے چلے جائیں اور قربانیاں دینے کے باوجود بھی اس ابراہیمی روح کا مظاہرہ کریں''۔(خطبات طاہر عیدین صفحہ 388)

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے متعلق بعض اہم حقائق

بائبل کے بیانات کا تنقیدی جائزہ

جماعت احمدیہ جرمنی کے معروف محقق بائبل محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحب نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے بارے میں ایک طویل تحقیقی مقالہ ازراہ شفقت ادارہ اخبارِ احمدیہ جرمنی کو عنایت فرمایا ہے۔ یہ مقالہ قسط وار رسالہ ھذا کی زینت بنے گا اور اس کی پہلی قسط حضرت ہاجرہؑ کی عظیم قربانی کی یاد میں کی جانے والی حج کی عبادت کے موقع پر ہدیہ قارئین ہے۔

جائزے کی ضرورت اور اہمیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور مسلمان سب ان پر ایمان لاتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ان مذاہب کا یہ اتفاق زیادہ دور تک نہیں جاتا اور یہ ان کے بیٹوں کے بارے میں اختلافات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جہاں مسلمان یہ مانتے ہیں کہ ان کے دونوں بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام خداتعالیٰ کے نبی تھے اور دونوں ان برکات کے وارث تھے جن کا وعدہ خداتعالیٰ نے ان سے کیا تھا۔ وہاں یہود اور نصاریٰ یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث صرف حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔ اور یہ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے والد بزرگوار کے نہ حقیقی بیٹے تھے اور نہ ان کے وارث کیونکہ ان کی والدہ ”حضرت ہاجرہ“ ایک لونڈی تھیں۔ یہود و نصاریٰ کا یہ دعویٰ بائبل کے ان بیانات پر مبنی ہے جو بائبل کی پہلی کتاب ''پیدائش'' کے ابواب 16 اور 21 میں درج ہیں۔

یوں تو یہ اختلاف ہزاروں سال پرانا ہے لیکن اسلام کے آغاز کے بعد یہ ایک نئی جہت اور اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ چونکہ بانیٔ اسلام ﷺ اور ان کے اوّلین ماننے والے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے تھے اس لئے مخالفین اسلام کو بائبل کے ان بیانات کی شکل میں ایک ایسا حربہ میسر آ گیا ہے جس کو وہ جب چاہتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں اسلام اور اس کے بانی ﷺ کے تقدّس اور عظمت کے خلاف استعمال کر لیتے ہیں۔ اور یہ حربہ اس کثرت سے استعمال کیا گیا ہے کہ بعض مسلمان بھی ان بیانات کو خاموشی سے قبول کر لیتے ہیں۔

اسلام میں حضرت اسماعیلؑ کی اہمیت

اسلام میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مقام ایک غیرمعمولی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلام کا مرکز شہر مکہ ہے۔ اور اس شہر کی بنیاد حضرت اسماعیلؑ نے ہی اپنی والدہ حضرت ہاجرہ کی معیت میں رکھی تھی۔ پھر اس شہر میں اسلام کا مقدس ترین مقام کعبہ ہے جسے خداتعالیٰ کا گھر مانا جاتا ہے۔ اس مقدّس گھر کی تعمیر میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی اپنے والد محترم کے ساتھ حصہ لیا تھا اور پھر وہ ساری عمر اس مقدّس گھر کے متولّی کے طور پر کام کرتے رہے تھے۔

مزید برآں خدا کے اِس گھر کا حج اِسلام کے دینی فرائض میں شامل ہے۔ اور اس فریضہ کے اکثر ارکان حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کے مقدس والدین کی یاد میں ہی ادا کئے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ وعدہ جو خداتعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا تھا کہ دنیا کی سب قومیں اس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔ وہ وعدہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذریعے ہی پورا ہوا جب ان کی نسل سے وہ نبی ظاہر ہوا جسے ساری دنیا کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

(پیدائش باب 22 آیت 18۔ سورہ الانبیاء آیت 108)

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے بزرگ والد کے وارث کے طور پر اسلام میں ایک بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ان کے اس مقام میں تخفیف کی کوشش ہم مسلمانوں کے لئے ایک نہایت سنجیدہ مسئلہ ہے جسے ہم بغیر تحقیق کے چھوڑ نہیں سکتے۔ لہٰذا ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم بائبل کے ان بیانات کا ایک تنقیدی جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ یہ بیانات کس حد تک معتبر ہیں اور کہاں تک حقائق پر مبنی ہیں۔ اور اگر ان میں کوئی ابہام، اشکال، اخفا یا تضاد پائیں تو اس کی نشاندہی کریں تا کہ اس تاریخی موضوع پر اصل حقائق سامنے آ سکیں اور ذیل میں ہم ایک ایسا ہی تنقیدی جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

جائزہ۔ چار حصوں میں

چونکہ یہ موضوع بہت پیچیدہ اور تفصیل طلب ہے لہٰذا ہم نے اپنی تحقیق اور تجزیئے کو درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا ہے تا کہ اس کے مختلف پہلو زیرِ بحث آ سکیں اور اصل حقائق سمجھنے میں آسانی ہو۔

حصہ اوّل: تورات کا عمومی جائزہ

حصہ اوّل میں بائبل کی تفاسیر کی روشنی میں تورات کا عمومی اور اس کی پہلی کتاب 'پیدائش' کا خصوصی جائزہ لیا گیا ہے۔ موجودہ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن ثابت یہ ہوتا ہے کہ یہ صدیوں بعد مرتب کی گئی اور اس میں وقت کے ساتھ ساتھ تحریف کی گئی ہے۔ کتاب 'پیدائش' میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت یوسف علیہ السلام تک سب انبیاء کے واقعات کو مسخ کیا گیا ہے اور ان میں ایسے قصّے داخل کئے گئے ہیں

جن سے انبیاء علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے۔ مزید برآں ان واقعات میں ابہام اور اخفا بھی پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ان بیانات پر اعتبار کرنا مشکل ہے۔

حصہ دوم۔حضرت ابراھیم علیہ السلام کے واقعات

حصہ دوم میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے واقعات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب 'پیدائش' میں ان کے بارے میں اِخفا سے کام لیا گیا ہے۔ ان کی زندگی کے پہلے 75 سال تو بالکل غائب ہیں۔ باقی زندگی میں ایسے قصّے داخل کئے گئے ہیں جن سے وہ 'کذب بیانی اور دھوکا دہی' کے مرتکب ظاہر ہوتے ہیں۔ ان واقعات کو بائبل کے مفسرین نے بھی 'ناقابلِ قبول' اور 'زندگی میں تضاد' قرار دیا ہے۔ باب 12 میں درج ان کے 'مصر کے سفر' کا قصہ تجزیئے سے جعلی ثابت ہوتا ہے۔ البتہ ابواب 13 اور 14 میں ان کی اصل باوقار شخصیت سامنے آتی ہے۔ باب 15 میں وہ اپنے بےاولاد ہونے کا شکوہ کرتے دکھائی دیتے ہیں اور خداتعالیٰ ان کو 'وارث اور سرزمین مصر' کا وعدہ دیتا ہے۔ اور پھر آگے باب 16 میں ذکر ہے کہ (75 سالہ) حضرت سارہ کو اچانک احساس ہوا کہ وہ تو بانجھ ہیں اور انہوں نے اپنی 'مصری لونڈی' ان کو بطور بیوی دے دی جس سے خداتعالیٰ نے ان کو بیٹا اسماعیل عطا کر دیا۔ (اصل حقائق اس بارے میں حصہ چہارم میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور حضرت ابراھیم علیہ السلام سے خدائی عہد اور ان کے اکلوتے بیٹے کی قربانی کا جائزہ حصہ سوم میں لیا گیا ہے)۔

حصہ سوم۔حضرت ہاجرہ کے واقعات کا جائزہ

اس حصے میں حضرت ہاجرہ سے متعلقہ بیانات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ 'پیدائش' میں ماضی ان کا بھی غائب ہے۔ ابواب 16 اور 21 میں صرف اتنا ذکر ہے کہ یہ 'سارہ کی لونڈی' تھیں۔ تاہم مستند اور معتبر اسرائیلی روایات میں ان کے شاہی پسِ منظر اور ان کی روحانی اور اخلاقی عظمت کا کھل کر اعتراف کیا گیا ہے۔

اور اس بات کا بھی کہ حضرت سارہ کی وفات کے بعد حضرت اسحاق علیہ السلام خود اپنی اس سوتیلی والدہ کو فاران سے اپنے باپ کے گھر واپس لے کر آئے تھے۔ اور اب یہ اپنے اصلی نام 'قطورہ' سے پکاری جانے لگیں تھیں۔ اور ان کے ہاں چھ بچے پیدا ہوئے تھے۔ اسی حصہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے اِخراج، پسرِموعود ہونے، خدائی عہد میں شمولیت اور قربانی وغیرہ کے حوالے سے بہت سے امور کا جائزہ لیا گیا ہے اور اِعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

حصہ چہارم۔اصل کہانی۔مخفی حقائق

حصہ چہارم میں اسلامی اور اسرائیلی روایات کی روشنی میں حضرت ابراھیمؑ کے حاران۔ کنعان اور مصر کے سفروں اور حضرت ہاجرہ سے شادی سے متعلق وہ حقائق بیان کئے گئے ہیں جن کو بائبل میں چھپایا گیا ہے۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کی دعاؤں سے فرعون کی بلائیں دور ہو جاتی تھیں اور وہ حضرت موسیٰؑ سے مرعوب ہو جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت ابراھیمؑ کی دعاؤں سے فرعون کی بلائیں دور ہوئی تھیں جس سے سارا شاہی خاندان متاثر ہوا۔ اور فرعون نے ان کی روحانی عظمت سے مرعوب ہوکر (اور ان کو بےاولاد اور حضرت سارہ کو بوڑھی اور بانجھ دیکھ کر) اپنی بیٹی ان کے لئے تجویز کی۔ حضرت سارہ کی رضامندی اور تعاون سے یہ شادی انجام پذیر ہوئی۔ اور انہوں نے ہی اپنی سوکن (لونڈی) کو 'رخصت' کر کے اپنے خاوند کے سپرد کیا۔ اس بارے میں بائبل کے بیانات کا تجزیہ اور تردید کی گئی ہے اور اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

1۔ حصہ اوّل

تورات کا تنقیدی جائزہ

بائبل کی پہلی پانچ کتابیں شریعت کی وہ کتابیں مانی جاتی ہیں جو خداتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل کو دی تھیں۔ یہود ان کو تورات کہتے ہیں جبکہ غیر یہودی حلقوں میں یہ Pentateuch کے نام سے یاد کی جاتی ہیں۔ پہلی کتاب کا نام 'پیدائش' ہے اور اس میں ہی حضرت ہاجرہ کے متعلق وہ بیانات ہیں جن کا جائزہ لینا مقصود ہے۔ قبل اس کے کہ ہم 'پیدائش' کے بیانات کو دیکھیں ضروری ہے کہ ہم 'موجودہ تورات' کا بحیثیتِ مجموعی جائزہ لے لیں اور دیکھیں کہ بائبل کے مفسرین کے نزدیک 'موجودہ تورات' کس قدر مستند اور معتبر ہے۔ اس سلسلے میں چند حوالے بائبل کی مشہور تفاسیر سے پیش ہیں۔

1۔ 'پیکس کومنٹری' کا حوالہ

یہود و نصاریٰ کا یہ ایمان ہے کہ بائبل کی یہ پہلی پانچ کتابیں خدا کا کلام ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحریر کردہ ہیں۔ لیکن بائبل کے مفسرین اور محققین ان کتابوں کی موجودہ حیثیت کے بارے میں ہمیں کچھ اور ہی بتاتے ہیں۔ چنانچہ پیکس کومنٹری لکھتی ہے:

"The investigation of the documents of the Old Testament by the same criteria as were applied to other documents, showed that books which had been held to be of single authorship were compiled by different writers at different dates, and in particular the belief that Moses was the author of the Pentateuch was challenged. It came to be held that the laws ascribed to Moses were compilations at different periods under the influence of the teachings of the prophets....... Without the true facts of history, the sacred Scriptures would not be what they are. But to accept this is not to deny that recording of history may in the Scriptures be mingled with symbolic interpretation which itself may be a vehicle of Truth. Nor is it to deny that the records may contain details which are not factually correct, for indeed the discrepancies in some of the narratives, make the acceptance of them all as factually correct to be virtually impossible".

(A. S. Peake, M. Black: Peake's Commentary on the Bible.London 2004, p. 5-6)

ترجمہ: جو تحقیق دوسری دستاویزات پر کی گئی وہ جب پرانے عہد نامے پر کی گئی تو ظاہر ہوا کہ جو کتابیں ایک شخص کی تحریر کردہ مانی جاتی ہیں وہ مختلف لوگوں نے مختلف اوقات میں لکھی تھیں۔ خاص طور پر اس بات کو چیلنج کیا گیا کہ تورات کے کاتب موسیٰ علیہ السلام تھے۔ یہ تسلیم کیا گیا کہ جو امور موسیٰ علیہ السلام سے منسوب کئے گئے ہیں وہ مختلف اوقات میں نبیوں کی تعلیم کے تحت مرتب کئے گئے... سچے تاریخی حقائق کے بغیر مقدس صحائف وہ نہ ہوتے جو وہ ہیں۔ لیکن اس بات کے اقرار کا مطلب اس حقیقت کا انکار نہیں ہے کہ صحائف میں موجود تاریخی ریکارڈ میں ایسے استعارات شامل ہو گئے ہوں جو خود کسی سچائی کے مظہر ہوں۔ اور نہ ہی اس بات کا انکار ہے کہ ان ریکارڈز میں ایسی تفاصیل موجود ہیں جو حقیقتاً سچی نہیں ہیں کیونکہ بعض بیانات میں ایسے تضادات پائے جاتے ہیں کہ ان کو درست تسلیم کرنا ناممکن ہے۔

1.2 'جیروم کومنٹری' کا حوالہ

بائبل کی ایک اور مشہور تفسیر تورات کے بارے میں لکھتی ہے:

"The four traditions which as we have seen go to make up the canonical Pentateuch, received definite shape in varying periods ranging from 10th to 6th cents. Therefore, even the earliest of these is much later in time than the Moses of 13th cent. to whom the Pent. is traditionally ascribed. The resulting problem cannot be solved by simply denying the assured results of literary and historical criticism."

(R. E. Brown, J. A. Fitzmyer, R. E. Murphy (eds.): Jerome Biblical Commentary. Prentice-Hall 1968, 1:24)

ترجمہ۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا چار قسم کی روایات ہماری شرعی تورات بناتی ہیں۔ ان کو آخری شکل دسویں اور چھٹی صدی کے درمیان مختلف اوقات میں دی گئی۔ لہٰذا ان میں سے سب سے پہلے بننے والی روایت بھی اس موسیٰ سے بہت بعد کی ہے جس کی طرف اس کو روایتی طور پر منسوب کیا جاتا ہے۔... اس سے جو مسئلہ پیدا ہوتا ہے وہ ان یقینی نتائج کے انکار سے حل نہیں ہو سکتا جو تاریخی اور ادبی تنقیدی جائزہ سے حاصل ہوئے ہیں۔

1.3۔ 'کیتھولک کومنٹری' کا حوالہ

تورات کے محرف و مبدل ہونے کے بارے میں بائبل کی ایک اور تفسیر لکھتی ہے:

"It has long been recognized that the Pentateuch has not come down to us precisely as it left the hands of Moses. And that apart from the errors of copyists, it has received additions and modifications."

(B. Orchard, E. F. Sutcliffe, R. C. Fuller, R. Russel (eds.): A Catholic Commentary on Holy Scripture. London 1951, section 130a)

ترجمہ: عرصہ دراز سے یہ بات معلوم ہے کہ تورات ہم تک ٹھیک اس طرح نہیں پہنچی جس طرح یہ موسیٰ کے ہاتھوں سے نکلی تھی۔ اور یہ کہ نقول تیار کرنے والوں کی غلطیوں کے علاوہ اس میں اضافے اور تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

موجودہ تورات محرف و مبدل ہے۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ موجودہ بائبل کی پہلی پانچ کتابیں جو 'شریعت' کہلاتی ہیں۔ خدا کا کلام ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجموعی طور پر تو یہ کتابیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلام بھی ثابت نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ بائبل کے تحقیقی جائزہ سے ثابت ہوا ہے یہ کتابیں حضرت موسیٰ کے سینکڑوں سال بعد یہود کے کاہنوں نے مرتب کیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں اضافے کئے گئے اور حقائق کو مسخ کیا گیا ہے۔

1.4۔ کتاب 'پیدائش' میں تحریف

اس وقت ہمارا اصل مقصد تورات کی پہلی کتاب "پیدائش" کا جائزہ لینا ہے کیونکہ اس میں ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان کے متنازعہ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ مفسرین کے مطابق یہ کتاب بھی اپنی موجودہ صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحریر کردہ نہیں بلکہ ان کے تقریباً چھ سو سال بعد جلاوطنی کے دَور میں یہودی علماء نے مرتب کی تھی۔ چنانچہ اس بارے میں پیکس کومنٹری لکھتی ہے:

"By this method of literary analysis the narratives of Genesis have been divided in to three main sources, denoted by the symbols J, E and P……. Symbol P was allotted indicating that the material so designated came from the hands of the priestly circles who were engaged in editing the traditions of Israel after the return from exile in Babylon …………….. the general position reached as the result of the critical analysis of Genesis is that we have two parallel narratives J and E. ………….They may have been committed to writing about the 10th century ……… It received its final form at the hands of the priestly writers after exile."

(A. S. Peake, M. Black: Peake's Commentary on the Bible. London 2004, p. 175)

ترجمہ: "ادبی تجزیے سے پیدائش کے بیانات کو تین بڑے ذرائع میں تقسیم کیا گیا ہے جو جے۔ ای اور پی کے حروف سے نمایاں کئے گئے ہیں۔... پی کا نشان یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس ذریعے سے حاصل کردہ مواد کاہنوں کے ان حلقوں نے تیار کیا ہے جو بابل میں جلاوطنی کے بعد اسرائیل کی روایات کو مرتب کرنے میں مصروف تھے۔... اس کتاب کے ادبی تجزیے کے بعد عمومی پوزیشن یہ ہے کہ ہمارے پاس جے اور ای کی شکل میں دو متوازی بیانات ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو دسویں صدی قبل مسیح میں تحریری شکل دے دی گئی ہو۔... آخری شکل ان کو جلاوطنی کے بعد کاہنوں کے ہاتھوں سے دی گئی"۔ مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کتاب 'پیدائش' کا بہت سا مواد یہود کے علماء اور کاہنوں کے ہاتھوں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چھ سات سو سال بعد تیار ہوا تھا۔ اسی حقیقت کو بائبل کی ایک اور کمنٹری اس طرح بیان کرتی ہے:

"Like the other traditions, P had a long pre-history and contains much ancient material but its final form as an independent document

was probably given in exilic period. It was later incorporated into the other Pentateuchal material."

(R. E. Brown, J. A. Fitzmyer, R. E. Murphy (eds.): Jerome Biblical Commentary. Prentice-Hall 1968, 1:17)

ترجمہ۔" دوسری روایات کی طرح 'پی' کی بھی لمبی تاریخ ہے۔ اور اس میں بہت سا پرانا مواد موجود ہے۔ لیکن ایک الگ دستاویز کے طور پر اس کو آخر شکل غالباً جلاوطنی کے دور میں دی گئی۔ پھر بعد میں اس کو تورات کے دوسرے مواد میں داخل کر دیا گیا"۔

1.5۔ کتاب 'پیدائش' میں تحریف کی انتہا

یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ کتاب 'پیدائش' یہود کے ربیوں اور کاہنوں نے جلاوطنی کے دَور میں مرتب کی تھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کو مرتب کرتے وقت ان راہبوں نے کس حد تک دیانتداری سے کام لیا تھا اور کہاں تک اس میں تحریف کی تھی۔ اور اس تحریف کے بعد یہ کتاب کہاں تک معتبر سمجھی جا سکتی ہے۔ ان امور کا اندازہ کرنے کے لئے ہم یرمیاہ نبی کی گواہی کو دیکھتے ہیں جو جلاوطنی کے دَور میں ہی بنی اسرائیل کی اصلاح کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ وہ کہتے ہیں:

"تم کیونکر کہتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اور خدا کی شریعت ہمارے پاس ہے؟ لیکن دیکھ۔ کاتبوں کے باطل قلم نے اس کو جھوٹ (کا پلندہ) بنا دیا ہے۔... دیکھ انہوں نے خدا کے کلام کو رَدّ کیا ہے۔ ان میں کیسی دانائی ہے؟... سب چھوٹے سے بڑے تک لالچی ہیں اور نبی سے کاہن تک ہر ایک دغاباز ہے"۔

(یرمیاہ: باب 8 آیات 10-8)

یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ قرآنِ مجید بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بنی اسرائیل کے علماء خود اپنے ہاتھ سے تحریر لکھ کر خدا کی طرف منسوب کرتے رہے ہیں اور انسانی کلام کو خدا کا کلام ظاہر کرکے اپنی کتب میں داخل کرتے رہے ہیں۔

(البقرہ آیت 80 اور آل عمران آیت 79)

1.6۔ کتاب 'پیدائش' اور عصمت انبیاء

یہ بات تو بائبل کے سَرسَری مطالعہ سے ہی سامنے آ جاتی ہے کہ یہودی قوم شروع سے ہی اپنے انبیاء کی گستاخ۔ نافرمان اور ایذا رَساں رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب نبی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھاتے رہے ہیں اور ان کی سرکشی اور گستاخی کی شکایت کرتے آئے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی شکایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"تم پر افسوس! کہ تم تو نبیوں کی قبروں کو بناتے ہو۔ اور تمہارے باپ دادا نے ان کو قتل کیا تھا۔ پس تم گواہ ہو اور اپنے باپ دادا کے کاموں کو پسند کرتے ہو کیونکہ انہوں نے تو ان کو قتل کیا تھا اور تم ان کی قبریں بناتے ہو"۔ (لوقا۔ باب 11 آیات 47 اور 48)

اسی سلسلے میں سینٹ سٹیفن کے یہ فقرے بھی بہت اہم ہیں جو انہوں نے اپنے سنگسار ہونے سے پہلے ان یہود سے کہے تھے جو پتھر اٹھائے ان کو گھیرے کھڑے تھے:

"اے گردن کشو اور دل اور کان کے نامختونو! تم ہمیشہ روح القدس کی مخالفت کرتے ہو۔ جیسے تمہارے باپ دادا کرتے تھے ویسے ہی تم کرتے ہو۔ نبیوں میں سے کس نبی کو تمہارے باپ دادا نے نہیں ستایا؟"۔

(اعمال باب 7 آیات 52-51)

مندرجہ بالا پسِ منظر سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ یہود کے علماء اور کاہنوں کے ہاں انبیاء کے تقدس اور عصمت کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ اور اس کتاب 'پیدائش' میں تو شروع سے لے کر آخر تک انبیاء کے ہی واقعات درج ہیں۔ لہٰذا اس کتاب کو مرتب کرتے وقت جو تحریف اور تلبیس اس میں کی گئی اس سے جہاں انبیاء کے واقعات میں ابہام اور تضاد پیدا ہوا وہاں ان کی عزت اور عصمت بھی بری طرح مجروح ہوئی۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس کتاب 'پیدائش' سے انبیاء کے واقعات میں ابہام۔ تضاد اور ان کی توہین کی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

1.7۔ "پیدائش" میں انبیاء کی توہین

اس کتاب پیدائش میں آدم علیہ السلام سے لے کر یوسفؑ تک دس انبیاء کے واقعات درج ہیں۔ (حضرات شیثؑ اور ادریس سمیت)۔ اور بہت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شاید ہی کوئی نبی ہو جو ان کاہنوں کی نیش زنی سے بچا ہو۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ:

1.7-1۔ حضرت آدمؑ کے قصے میں تحریف

حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں ایک ہی درخت تھا جس سے منع کیا گیا تھا۔ شیطان نے ان کو دھوکا دیا اور وہ غیر ارادی طور پر اس درخت کے پاس چلے گئے۔ ان کی اس بھول کو گناہ کا رنگ دینے کے لئے ان کاہنوں نے اس قصہ میں ایک ''ابدی زندگی کے درخت'' کا اضافہ کیا اور اس طرح "آدم کے گناہ اور اس کی سزا موت" کا ایک غلط تصور پیدا کیا۔ (پیدائش باب 2 اور 3)۔ آدم کے قصے میں اس تحریف کے متعلق 'پیکس کمنٹری' لکھتی ہے:

"[T]he analysis of the text has shown that in theoriginal form of the myth there was only one treewhose nature was not disclosed; so that we mayassume that it is the Yahwist himself who has shapedthe myth so as to present the two contrasted treeswith their different properties; one of them containingthe fruit of forbidden knowledge, and the othercontaining the fruit of Immortal life.

(A. S. Peake, M. Black: J, E account of creation.In: Peake's Commentary on the Bible. London 2004, p. 180)

ترجمہ۔" متن کے تجزیہ سے ظاہر ہوا ہے کہ کہانی کی اصلی شکل میں صرف ایک ہی درخت تھا جس کی خصوصیت ظاہر نہ کی گئی تھی۔ لہٰذا ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کہانی کو خود ان "کاہنوں" نے تشکیل دیا جو "یہوا" کہلاتے ہیں۔ اور اس میں انھوں نے متضاد خصوصیات والے دو مختلف درخت پیش کر دیئے۔ ایک تو وہ جس کا پھل 'ممنوعہ علم' تھا۔ اور دوسرا وہ جس کا پھل 'ابدی زندگی' تھا''۔

مندرجہ بالا تحریف کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی اس 'بھول' کو ایسے سخت گناہ کا رنگ دے دیا گیا کہ جس کی پاداش میں۔ بقول ان کے سب انسان اس دنیا میں ابدی زندگی سے محروم ہو گئے اور موت ان کا مقدر بن گئی۔ (اور پھر آگے چل کر آدم کے اسی گناہ۔ اور اس کی سزا موت۔ سے نجات پانے کے لئے عیسائیوں نے موروثی گناہ اور حضرت مسیح کے کفارے کا عقیدہ بنا لیا)

1.7-2۔حضرت نوحؑ کی توہین

حضرت آدم علیہ السلام کے بعد حضرت نوح علیہ السلام ایک عظیم نبی تھے۔ ان کاہنوں نے ان کے واقعات میں تحریف کر کے ان کو طوفان کے بعد ایک ایسا شرابی کبابی دِکھایا جو کشتی سے اترتے ہی انگوروں کا باغ لگاتا ہے۔ اس سے شراب بناتا ہے اور شراب پی کر نشے میں مدہوش ننگا لیٹا ہے۔ (پیدائش باب 9 آیات 24-20)۔ اسی تحریف کے نتیجہ میں پھر اور بہت سی فضول روایات نے جنم لیا جن سے بعض علماء نے یہ اخذ کیا کہ طوفان سے پہلے اور بعد والے نوح میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ اور یوں لگتا ہے جیسے طوفان سے پہلے والا نوح کوئی اور شخص ہے اور بعد والا کوئی اور۔ اور یہ بھی کہ طوفان سے پہلے بھی نوح اپنی قوم میں صرف 'نسبتی طور پر' راستباز تھا وغیرہ۔
(Jewish Encyclopedia.com. Noah, critical view)

1.7-3۔حضرت ابراہیمؑ کی توہین

نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عظیم نبی تھے جو ان کاہنوں کے جدِّ امجد بھی تھے۔ ان کے متعلق انہوں نے نہایت فضول قسم کے قصے گھڑے کہ مصر میں انہوں نے اپنی بیوی کو جھوٹ بول کر بہن ظاہر کیا اور اس طرح بادشاہ کے حَرم میں داخل کروا دیا۔ اور معاوضہ میں تحائف بھی وصول کئے۔ پھر ایک ایسا ہی بے ہودہ قصہ جرار کے سفر کے حوالے سے گھڑا کہ وہاں بھی بیوی کو بہن ظاہر کر کے بادشاہ کے حَرم میں داخل کروا دیا۔ ان قصوں کے مطابق دونوں مرتبہ خدا نے مداخلت کی تو ابراہیمؑ کو بیوی واپس ملی ورنہ یہ تو اپنی بیوی کو 'بہن' کہہ کر ان بادشاہوں کے سپرد کر چکے تھے (پیدائش۔ باب 12 اور 20)۔ ان قصوں کا تجزیہ حصہ دوم میں کیا جائے گا۔

1.7-4۔حضرت اسحاقؑ کی توہین

پھر حضرت اسحاق علیہ السلام کے بارے میں بھی ویسا ہی ایک توہین آمیز قصہ گھڑا گیا کہ جرار میں قیام کے دوران وہ بھی اپنی بیوی کو اپنی 'بہن' ظاہر کرتے رہے۔ وہ تو کسی طرح بادشاہ کو یہ علم ہو گیا کہ جس کو وہ بہن کہہ رہے تھے وہ بہن نہیں بلکہ بیوی ہے تو اس نے حضرت اسحاقؑ کو بلا کر ڈانٹا اور غلط بیانی سے منع کیا۔ (پیدائش باب 26)

مندرجہ بالا تینوں واقعات میں ان مشرک بادشاہوں کو ان انبیاء سے زیادہ پاکباز اور اخلاقی طور پر بلند تر سطح پر دِکھایا گیا ہے۔ کوئی شریف آدمی اپنی بیوی کے متعلق ایسا جھوٹ نہیں بول سکتا۔ نہ ہی اپنی بیوی کو کسی غیر کے سپرد کر سکتا ہے۔ انبیاء کے متعلق ایسے بیہودہ قصے گھڑنے والے ان کاہنوں کی اپنی اخلاقی حالت کیسی پست ہو گی اس کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔

1.7-5۔حضرت یعقوبؑ کی توہین

حضرت یعقوب علیہ السلام کا الہامی نام اسرائیل تھا اور اسی حوالے سے یہ قوم 'بنی اسرائیل' کہلاتی ہے۔ اپنے اس بانی کے بارے میں ان کاہنوں نے یہ کہانی گھڑی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ 'اسحٰق' سے جو بڑھاپے میں نابینا ہو چکے تھے۔ دھوکے سے وہ برکتیں حاصل کر لیں جو وہ اپنے بڑے بیٹے عیساؤ کو دینا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے بڑے بھائی کا روپ دھارا۔ نابینا باپ سے جھوٹ بولا اور دغابازی سے وہ 'برکتیں' حاصل کر لیں۔ بعد میں جب بڑے بھائی کو پتہ چلا کہ اس کی 'برکتیں' چھوٹا بھائی دھوکے سے لے گیا ہے تو وہ اتنا ناراض ہوا کہ جانی دشمن بن گیا۔ اور حضرت یعقوبؑ کو جان بچانے کے لئے اپنے ماموں کے پاس حاران بھاگنا پڑا۔ (پیدائش باب 27)

1.7-6۔حضرت یوسفؑ پر الزام

اس کتاب 'پیدائش' کے آخر میں حضرت یوسفؑ کا قصہ درج ہے۔ یوں تو یہ قصّہ بڑی تفصیل سے ان کاہنوں نے لکھا ہے لیکن قرآنی بیان کے مقابل پر اس میں کئی خامیاں ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ کھٹکنے والی خامی یہ ہے کہ مصری حاکم کی بیوی کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا تھا اس میں عورت کو سچی دکھایا گیا ہے۔ وہ بار بار یوسفؑ کی قمیص دِکھا کر الزام لگاتی ہے کہ یوسفؑ نے زیادتی کی کوشش کی اور میرے شور مچانے پر وہ اپنی قمیص میرے ہاتھ میں چھوڑ کر بھاگ گیا۔ پورے قصے میں ایک لفظ بھی حضرت یوسفؑ کے دفاع کا درج نہیں صرف عورت ہی بولتی نظر آتی ہے۔ بائبل کے اس قصہ میں حضرت یوسفؑ کو ایک ایسے ملزم کے طور پر دکھایا گیا ہے جو واردات کے بعد نیم برہنہ حالت میں فرار ہو جاتا ہے اور جو بعد میں پکڑ کر جیل میں ڈال دیا جاتا ہے۔

(پیدائش باب 39)

قرآنی بیان میں یوسف علیہ السلام کی پیچھے سے پھٹی قمیص کو ان کی بے گناہی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن ان کاہنوں نے اسی قمیص کو ان کے جرم کے ثبوت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور یہ شرارت انہوں نے دانستہ حضرت یوسفؑ کے متعلق غلط تاثر پیدا کرنے کے لئے کی ہے ورنہ اس قمیص کی اصلیت اور اہمیت سے وہ بے خبر تو نہ تھے۔ کوئی وکیل حضرت یوسفؑ کے خلاف اس مقدمہ میں ان کاہنوں سے بڑھ کر اس عورت کی وکالت نہ کر سکتا۔

شکر ہے خداتعالیٰ کا کہ اس نے قرآن کریم میں اصل واقعہ تفصیل سے بیان کر دیا اور 'پیچھے سے پھٹی قمیص' کے حوالے سے یوسف علیہ السلام کی بریت ظاہر کر دی اور 'عورت کا اقبالِ جرم' بھی بیان کر دیا۔ ورنہ ان کاہنوں نے تو ایسا اندھیر مچایا ہے کہ دنیا کبھی جان نہ پاتی کہ یوسف علیہ السلام اس واقعہ میں کس قدر معصوم اور مظلوم تھے۔

1.7-7۔حضرت لوطؑ کی توہین

آخری مثال توہین انبیاء کے سلسلے میں حضرت لوط علیہ السلام کی پیش کی جاتی ہے۔ اکثر یہودی روایات میں حضرت لوطؑ کا ذکر اچھے الفاظ میں نہیں کیا گیا۔ اور ان کے دو بیٹوں موآب اور عمون۔ سے جو قبائل نکلے

ان سے بنی اسرائیل کی دشمنی تو تاریخ کا حصہ ہے۔ اور سب تفسیریں ان کی باہمی دشمنی کا ذکر کرتی ہیں۔ چنانچہ اس کتاب 'پیدائش' کو مرتب کرتے وقت بنی اسرائیل کے ان کاہنوں نے لوط علیہ السلام سے اپنی دشمنی خوب نبھائی اور ان کی ایسی کردارکشی کی ہے کہ شرافت کی سب حدود پھلانگ گئے ہیں۔ انہوں نے ان کے واقعات میں بدترین قسم کی تحریف کرتے ہوئے ان کی بیٹیوں کے حوالے سے جس گندی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کا یہاں ذکر کرنا ضروری ہے نہ مناسب۔

(پیدائش باب 19 آیات 30 تا 36)

خود جیوئش انسائیکلوپیڈیا نے اس شرمناک قصے کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ایک بھونڈا مذاق تھا جو اسرائیلی عوام نے لوطؑ کے خلاف بنا لیا تھا اور یہ اس نفرت کا آئینہ دار ہے جو ان کے خلاف عوام میں پائی جاتی تھی۔

(جیوئش انسائیکلوپیڈیا 1906 ۔لوط۔ ربائی لٹریچر میں)

1.8 ۔ کتاب 'پیدائش' ہرگز قابل اعتبار نہیں

مندرجہ بالا جائزے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ بائبل کی اس پہلی کتاب 'پیدائش' کو بنی اسرائیل کے کاہنوں نے موسیٰ علیہ السلام کے تقریباً چھ سو سال بعد مرتب کیا تھا۔ انہوں نے اس دور میں پھیلے عوامی قصوں کے مطابق اس کے متن میں اضافے کئے۔ بعض حقائق کو مسخ کیا اور بعض کو حذف۔ اس تحریف کے نتیجہ میں جہاں انبیاء کے واقعات میں ابہام اور تضاد پیدا ہوا وہاں ان کی توہین اور کردارکشی بھی ہوئی۔ پس بائبل کی یہ پہلی کتاب 'پیدائش' ہرگز اس قابل نہیں کہ اس کے بیانات کو بغیر سوچے سمجھے سچا مان لیا جائے۔ ضروری ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے دوران جہاں کہیں کوئی ابہام۔ اشکال۔ تضاد یا تشنگی پائی جائے وہاں ٹھہر کر غور کیا جائے اور دیگر شواہد۔ قرائن اور فہم و فراست سے کام لیتے ہوئے اصل حقائق کو پانے کی کوشش کی جائے۔ اور حصہ دوم اور سوم میں ہم ایسا ہی ایک تنقیدی تجزیہ ان بیانات کا کرنے جا رہے ہیں جن کا تعلق حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ سے ہے۔

(باقی آئندہ، ان شاءاللہ)

ایک احمدی کے لئے شہری اعزاز

عیسائیت کے معروف سکالر اور جماعت اوفن باخ کے مخلص رُکن مکرم میر عبداللطیف صاحب کو Offenbach کی انتظامیہ نے ایک اعلیٰ شہری اعزاز (Stadtältester) سے نوازا ہے موصوف 1997ء سے 2021ء تک مسلسل شہر اوفن باخ کی غیر ملکیوں کی کونسل کے ممبر رہے۔ اس دوران وہ اس ادارے کے نائب صدر، بہت سے کمیٹیوں اور کمشنز کے رُکن بھی رہے اور بڑی جانفشانی سے سماجی خدمت کرتے رہے۔

یاد رہے کہ صوبہ ہیسن کے بلدیہ قانون میں شہریوں کے لیے دو قسم کے اعزازات مقرر کیے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک ان لوگوں کے لیے مخصوص ہے جو شہر کے کونسل، انتظامیہ یا غیر ملکیوں کی کونسل کے لیے لمبا عرصہ تک رضاکارانہ خدمات بجا لائے ہوں۔ یہ اعزاز (Stadtältester) کہلاتا ہے۔

مذکورہ اعزاز محترم میر صاحب کو شہری کونسل کے فیصلہ کے مطابق مؤرخہ 19 مئی 2022ء کو ایک پروقار تقریب میں دیا گیا۔ اس موقع پر مقامی میئر جناب Mr. Färber نے اظہار خیال کرتے ہوئے محترم میر صاحب کی بے لوث خدمات کا تذکرہ کرتے خراج تحسین پیش کیا، الحمدللہ۔

ادارہ محترم میر صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میر صاحب کو بیش از پیش خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرماتا رہے، آمین۔

In dankbarer Anerkennung und Würdigung seiner rund vierundzwanzigjährigen Tätigkeit zum Wohle der Stadt Offenbach am Main und ihrer Bürgerinnen und Bürger wird Herrn

Abdul Latif Mir

auf Beschluss der Stadtverordnetenversammlung vom 10. März 2022 die Ehrenbezeichnung

Stadtältester

verliehen.

Während seiner langjährigen ehrenamtlichen Arbeit im Dienste der Allgemeinheit hat er sich mit großer Tatkraft um die Stadt Offenbach am Main und ihre demokratischen Einrichtungen verdient gemacht und die Belange der Stadt und ihrer Bürgerinnen und Bürger in vorbildlicher Weise vertreten.

Offenbach am Main, den 19. Mai 2022

Die Stadtverordnetenversammlung
Stephan Färber
Stadtverordnetenvorsteher

Der Magistrat
Dr. Felix Schwenke
Oberbürgermeister

آتشزدگی سے احمدیہ مسجد کو نقصان

مؤرخہ 2 جون 2022ء کو شام کے وقت مسجد بیت الغفور کے ہمسائے میں قائم ایک کمپنی کے "Paletten Center Rhein Main" سٹور میں اچانک آگ بھڑک اُٹھی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے اپنے گردونواح کے ایک بڑے حصہ کو لپیٹ میں لے لیا۔ فوری طور پر آگ بجھانے والے ہنگامی امداد

کے ادارہ کو اطلاع دی گئی تاہم آگ کی شدّت کی وجہ سے اس پر قابو پانے سے پہلے تک یہ مسجد کے بیرونی دروازوں اور کھڑکیوں کو اپنی زد میں لے چکی تھی۔

خداتعالیٰ کے فضل سے اس حادثہ میں کوئی جانی نقصان تو نہیں ہوا البتہ مسجد کی عمارت کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

(رپورٹ: مکرم مستنصر احمد صاحب مربی سلسلہ Ginsheim)

پہنچے جہاں پہنچنے کی مدّت سے چاہ تھی

(مکرم نصیر احمد شاہد صاحب، ہانوفر)

ارضِ مقدس جانے کی خواہش اور تمنّا ہمیشہ سے دل میں پل رہی تھی مگر غم روزگار کی زنجیریں کسی نہ کسی بہانے قدم روک لیتیں ؎ 'مشکل کے بعد مشکلیں آتی چلی گئیں'۔ اس پر مستزاد یہ کہ دیگر مراحل کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کا ویزہ حاصل کرنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا وہ تو اللہ بھلا کرے شہزادہ محمد بن سلمان کا، جن کے ایجنڈہ 2030ء کے تحت سعودی عرب نے ٹورسٹ ای ویزہ کے اجراء کا اعلان کیا، جس کے تحت جرمنی سمیت دنیا کے 49 ممالک کے باشندوں کو سعودی عرب کا سیاحتی ویزا جاری ہو سکتا ہے۔ اس ویزہ کے حصول کے لئے ویب سائٹ

https://visa.visitsaudi.com/

پر درخواست دینے کی سہولت دی گئی ہے۔ ویزہ کی درخواست کا فارم پر کرنے کے ایک منٹ بعد ویزہ آپ کے ای میل ایڈریس پر آ جائے گا جس پر عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہم نے اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ویزا حاصل کیا تو کورونا وبا نے آلیا ؎ اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے۔ پھر نومبر 2021ء میں جب سعودی عرب نے سفری پابندیوں میں نرمی کا اعلان کیا تو اس اعلان نے ہمارے شوق کو مہمیز کیا اور ہم نے عمرہ کے پروگرام کو حتمی شکل دی جس کے نتیجہ میں بالآخر یہ دیرینہ تمنّا نومبر 2021ء میں بر آئی اور ہم ان خوش نصیبوں میں سے ہو گئے جنہیں دیارِ مقدّسہ کی زیارت نصیب ہوئی، الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ان سب مراحل میں سے گزرنے کے بعد ہم نے 6 نومبر سے 18 نومبر کی بکنگ کروائی۔ سعودی اداروں نے مقیم کی ویب سائٹ پر جا کر 72 گھنٹے پہلے ویکسینیشن کے اندراج کے ساتھ کسی مستند لیبارٹری سے کورونا ٹیسٹ کی شرط لگائی ہوئی تھی۔ یہ شرطیں پوری کرنے کے بعد سعودی عرب پہنچ کر 'توکلنا' اور 'اعتمرنا' ایپ اپنے سمارٹ فون میں اُتارنے کی بھی شرط تھی۔ خیر 6 نومبر 2021ء کو ہنوور سے براستہ فرانکفرٹ جدّہ پہنچے۔ السعودیہ کا طیارہ شاندار اور سروس لاجواب تھی، سعودیہ کے روایتی لباس میں ملبوس فضائی میزبان خدمت پر کمر بستہ تھیں۔ یہ عقدہ بعد میں کھلا کہ یہ غیر معمولی خدمت اس لئے ہو رہی تھی کہ کورونا کی وجہ سے طیارہ آدھا خالی تھا۔ پانچ گھنٹہ تک مسلسل بٹھانے کے بعد سعودیوں نے پہلے ہمیں ایک طویل راستہ پر ڈال دیا تاکہ ٹانگیں پھر سے رواں ہو جائیں پھر ایک منی ٹرین نے ہمیں ایئر پورٹ کے کسی اور حصہ میں پہنچایا جہاں بعض قانونی مراحل سے گزارنے کے بعد ہمیں سعودی عرب میں داخلہ کی اجازت مل گئی۔ سامان لے کر باہر نکلے تو سامنے اپنے نام کا پلے کارڈ لئے ایک پاکستانی نوجوان کھڑا نظر آیا یہ حافظ صاحب تھے جن سے ہماری ایک دن پہلے فون پر بات ہو چکی تھی۔ ہم حافظ صاحب کے ساتھ چلتے ہوئے باہر آئے اور موٹر میں بیٹھ کر اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مکہ روڈ پر پہنچے تو اردگرد کے مناظر دیکھتے ہوئے خوشی کی ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔ ہم وہاں تھے جہاں پہنچنے کی چاہ کروڑوں مسلمان کرتے ہیں اور پہنچ نہیں پاتے۔ شکر ہے تیرا پیارے مالک۔ مکہ روڈ پر رات کے اس پہر بھی ٹریفک رواں دواں تھی۔ جدہ سے مکہ تک سڑک کے دونوں طرف طاقتور برقی قمقموں کے باعث رات کو بھی دن کا سماں تھا۔ جونہی مکہ کی حدود کے قریب ہوئے، دل پر عجیب سی کیفیت طاری ہونے لگی یہیں پر دنیا کے بتکدوں میں پہلا خدا کا گھر بنا۔ بیت اللہ۔ خانہ کعبہ۔ یہیں ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریت میں سے ایک نبی کی دعا مانگی یہیں نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، بچپن گزرا، جوانی گزری، بعثت ہوئی، کافروں نے ظلم کی انتہا کی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ ہجرت کرنا پڑی ؎ 'کوچۂ یار میں قدموں کے نشاں بولتے ہیں'۔ آخر ہم مکہ پہنچ گئے جہاں پہنچنے کی برسوں سے چاہ تھی۔ اردگرد مکہ کے مناظر میں چھوٹی بڑی عمارتیں، اونچے ٹاورز اور ان میں کلاک رائل ٹاور جو کہ گویا مسجد الحرام کے صحن میں ایستادہ ہے اسی کے ایک حصہ فیئر مونٹ کلاک ٹاور ہوٹل مکہ میں ہماری اگلے چند دنوں کی قیام گاہ تھی۔ چیک ان کیا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کچھ ہی دیر بعد ہر سمت سے اذان کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ کورونا کے باعث مسجد الحرام جانے کے لئے ڈیجیٹل اجازت (ایپس کے ذریعہ سے) کی ضرورت ہے جو ابھی ہمارے پاس نہیں تھی۔ اس لئے کمرے میں ہی نماز فجر ادا کی اور پھر سو گئے۔ ناشتہ کے بعد ہوٹل کے سروس کاؤنٹر پر پہنچے اور ان سے 'توکلنا' اور 'اعتمرنا' ایپس کے فعال کرنے سے متعلق معلومات لیں اور دو سعودی سم کارڈز خرید کئے جن کی مدد سے مذکورہ ایپس ہم دونوں کے موبائل فون پر فعال ہو گئے۔

آیئے اب ان ایپس کا تعارف ہو جائے۔ 'توکلنا' ایپ جرمنی کے CovPass ایپ کی طرح ہے جس میں ویکسین کا اندراج ہوتا ہے اس کے بغیر چلنا پھرنا اسٹورز وغیرہ میں داخلہ، دفاتر میں داخلہ، مسجدوں میں جانا ممکن نہیں۔ جبکہ 'اعتمرنا' ایپ عمرہ کا اجازت نامہ ہے۔ مسجد الحرام میں نمازوں کے لئے داخلہ، روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہونے اور ریاض الجنہ میں نفل

پڑھنے کی اجازت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اُن دنوں عمرہ گروپس کی صورت میں ہوتا تھا جس کے لئے تین گھنٹے کا وقت دیا جاتا۔

خوش قسمتی سے ہمیں اسی دن 9 سے 12 والے گروپ میں عمرہ کی اجازت مل گئی۔ مکّہ کے رہائشیوں کے لئے میقات (اِحرام باندھنے کا مقام) مسجد عائشہ ہے جو مدینہ روڈ پر حدود حرم سے باہر ہے چونکہ ہم بھی مکہ کے رہائشی تھے، اس لئے احرام پہنے ہوٹل سے باہر آئے اور ٹیکسی کے ذریعہ مسجد عائشہ روانہ ہوئے۔خواتین کے لئے احرام کی شرط نہیں اس لئے خواتین عام لباس یا سیاہ رنگ کے عبایا میں نظر آتی ہیں اس طرح خانہ کعبہ کے گرد سیاہ وسفید یعنی اسلامی جھنڈے کے رنگ کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔مسجد عائشہ میں نوافل ادا کرنے، عمرہ کی نیت کرنے کے بعد ہم سوئے حرم روانہ ہوئے۔

عبدالعزیز گیٹ پر قطار لگی تھی جو لمبی تو تھی مگر تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ ’توکلنا‘ اور ’اعتمرنا‘ ایپس دکھانے اور حفاظتی انتظامات میں سے گزرنے کے بعد ادب کا مقام عظیم سامنے تھا اور اپنے خالق کے سامنے حاضر ہونا تھا۔سن رکھا تھا کہ خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے ہوئے جو دعائیں مانگی جائیں وہ قبول ہوجاتی ہیں۔اس لئے دعاؤں کی ایک لمبی فہرست تیار کر رکھی تھی۔نظریں جھکائے قطار میں چلتے چلتے سیڑھیاں اُترے، اندازہ تھا کے اب کعبہ نزدیک ہے کیونکہ قطار آہستہ آہستہ چل رہی تھی اور پھر اچانک نظر اُٹھی تو کعبہ سامنے تھا۔ بھرپور نظر سے کعبہ کو دیکھا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے لیکن سب دعائیں بھول چکی تھیں۔ دعا تو کوئی یاد ہی نہ آ رہی تھی مگر روح مجسم دعا بنی خالق کے حضور حاضر تھی۔صرف یہ خیال تھا کہ خانہ کعبہ سامنے ہے بندہ اپنے خالق کے روبرو ہے۔ آہستہ آہستہ ہوش و حواس بحال ہوئے تو دعائیں بھی یاد آ گئیں مگر اچانک منتظم (شُرطہ) چِلایا: حاجی تقدم تقدم (آگے بڑھو، آگے بڑھو) سو ہمیں آگے بڑھنا پڑا اب دائیں طرف ایک سبز قمقمہ ڈھونڈنا تھا جو اس بات کی نشانی تھی کہ بائیں جانب حجر اسود ہے جہاں سے طوافِ کعبہ کا آغاز کرنا ہے کورونا کی وجہ سے خانہ کعبہ سے کچھ فاصلہ سے طواف کرنا پڑتا ہے۔اس سے پہلے لوگ حجرِ اسود تک بھی پہنچتے تھے اور خانہ کعبہ کی دیواروں سے چمٹ چمٹ کر دعائیں بھی مانگ لیا کرتے تھے مگر اب دور سے ہی ایک ادائے خاص سے حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے اور تصوّر میں ہی خانہ کعبہ کی

دیواروں سے چمٹ کر برکت حاصل کی جاتی ہے۔ دل طواف کرتا ہے روح طواف کرتی ہے۔

حج اور عمرہ میں فرق یہ ہے کہ حج کا مخصوص وقت ہے یعنی 8 سے 12 ذی الحج جبکہ عمرہ حج کے ایام کو چھوڑ کر باقی پورے سال کے دوران کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے۔ عمرہ میں احرام باندھنا، طواف کرنا، صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سعی اور سر منڈوانا یا بال کتروانا لازم ہیں اس کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔عمرہ کو چھوٹا حج بھی کہتے ہیں۔میقات سے خانہ کعبہ تک عمرہ کرنے والے بھی تلبیہ پڑھتے رہتے ہیں یعنی لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ۔چونکہ ہم نے عمرہ کی نیت کی تھی اس لئے تلبیہ آخری مرتبہ کہا احرام کی اوپری چادر جو اب تک دونوں کندھوں پر تھی اسے دائیں کندھے سے اتارا اور دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیا اور طواف کی نیت کی اور اپنا رخ حجرِ اسود کی طرف کر کے دور سے اشارہ کیا کہ کورونا کی وجہ سے یہی ممکن تھا پہلا چکر شروع کیا بسم اللہ اللہ اکبر وِ لِلّٰہِ الْحَمد۔اردگرد تمام اقوامِ عالم کے لوگ ہیں مختلف زبانیں ہیں مختلف تہذیبیں مختلف رنگ ہیں مختلف نسلیں ہیں، کوئی کسی کو نہیں دیکھتا، کوئی کسی کو نہیں پوچھتا۔ سب اپنے یار کو دیکھنے اور منانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔کوئی اونچی صدا میں کوئی دھیمی آواز میں اور کوئی زیرِلب اپنے خالق و مالک کو پکار رہا ہے کچھ گلوگیر آواز میں تو کچھ فرطِ جذبات سے رو رہے ہیں۔ یہاں امیر و غریب، آقا و غلام، رنگ و نسل، قوم و ملک غرضیکہ کسی اعتبار سے کسی قسم کی کوئی تفریق نہ تھی ؏

’تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے‘

ہر کوئی سراپا دعا ہے مسنون دعائیں بھی ہیں اور ذاتی التجائیں بھی۔کب ملتزم سے گزرے، کب خانہ کعبہ کا دروازہ آیا، کب حطیم کا نصف دائرہ پار کیا، کب رکنِ یمانی والا کونہ گذرا، کب حجرِ اسود کو دوبارہ اشارہ کیا، کب سات چکر مکمل ہوئے، مقام ملتزم کی دعا کی، مقامِ ابراہیم کی دعا اور نفل سب کچھ بے اختیاری اور بےخودی کے عالم میں ہوتا چلا گیا۔ رات کے وقت مسجد الحرام روشنیوں سے جگمگ جگمگ کر رہی ہے یہ یادگار لمحے بھلائے نہیں جاسکیں گے۔ آپ نفل پڑھ رہے ہوں اور کعبہ سامنے ہو اس سے بڑی خوش قسمتی اور اس سے بڑی سعادت کیا ہے تمام دنیا کے اربوں مسلمان جس کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں وہ کعبہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔نفل پڑھنے کے

بعد سعی کے لئے بڑھے لیکن اس سے پہلے خوب سیر ہو کر آبِ زمزم پیا۔حضرت اسماعیل علیہ السلام کا پیاس سے تڑپنا اور حضرت ہاجرہ کا اپنے بچے کی وجہ سے تڑپنا اور صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے چکر کاٹنا یاد آیا۔ وہ کیا بے اختیاری اور دعا کا عالم ہوگا کہ خدا نے اس کیفیت کو دائمی بنا دیا اور حجاج کے لیے لازم ٹھہرا کہ وہ بھی صفا اور مروہ کے سات چکر لگائیں۔ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں جو شعائر اللہ میں سے ہے اب صرف علامت کے طور پر محفوظ ہیں دس پندرہ میٹر کے پہاڑی حصے کو شیشے کی دیواروں میں محفوظ کیا گیا ہے۔ کورونا سے پہلے لوگ ان پر چلے جا تے تھے اب یہاں جانا بھی منع ہے دور سے ہی تصویر بنا سکتے ہیں۔سعی صفا پہاڑی کے ایک ایسے مقام پر کھڑے ہو کر دعا سے شروع کی جاتی ہے جہاں سے خانہ کعبہ دکھائی دے رہا ہو آج کل وہاں ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے ہاں اشارہ دے دیا گیا ہے کہ خانہ کعبہ اس سمت میں ہے لوگ وہیں دعا کر کے سعی کا آغاز کرتے ہیں۔سعی کے سات چکر واقعی سعی عمل ہے۔ بیماروں اور معذوروں کے لئے وہیل چیئرز کے علاوہ گولف بگیز کی طرح کی ایک اور دو افراد والی بگیز ہیں جو کرایہ پر میّسر ہوتی ہیں۔ پیدل سعی کرنے والوں کے ٹریک کے درمیان ان بگیز کا آنے جانے والا ٹریک بنایا گیا ہے جو دو رویہ ہے تاکہ تیز چلنے والے سست رفتار بگیز سے آگے نکلنا چاہیں تو نکل سکیں۔

سعی مکمل کرنے کے بعد اب ہمیں حلاق (حجام) کی تلاش تھی ڈیوٹی پر موجود افراد سے اشاروں کی زبان میں معلومات لیں اور ہم سامنے کے چھوٹے شاپنگ سنٹر میں پہنچ گئے بال کترواکر ہوٹل کے کمرے میں پہنچے احرام کھولا یوں ہمارا عمرہ مکمل ہوا۔

خوشی کی انتہاء تھی کہ آخر ہم عمرہ کر چکے تھے۔اب اگلے عمرہ کی منصوبہ بندی دل ہی دل میں کرتے ہوئے سو گئے کہ رات کا ایک بج چکا تھا۔ صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر ہم نے نیچے شاپنگ سنٹر اور اردگرد کی ایک دو گلیوں کی سیر کی۔ ہر جگہ یہ سوچ لئے ہوئے کہ شاید ہمارے پیارے آقا اس جگہ سے گذرے ہوں یہاں پر آپ ﷺ کی معطر سانسیں آج بھی بسی ہوں۔ مکہ بہت بدل چکا ہے، مسجد الحرام کے اردگرد فلک بوس عمارات کا ایک سلسلہ ہے جن میں بین الاقوامی ہوٹلوں کی شاخیں ہیں۔ بڑے بڑے مال ہیں اور اردگرد مزید فلک بوس عمارات کی تعمیر کا کام زوروشور سے جاری ہے خود مسجد الحرام کی توسیع کے منصوبے ہیں جو ایجنڈا 2030ء کا حصہ ہیں جن سے مسجد الحرام اور اردگرد کے علاقہ کی تصویر یکسر بدل جائے گی۔ آئیں مدینے چلیں مدینہ کے سفر کی بہت سی صورتیں ہیں جدہ یا طائف جایئے اور مدینہ کی پرواز لے لیں، بس کے ذریعہ بھی سفر کرلیں، ٹیکسی کرالیں یا ریل کے ذریعہ مدینہ پہنچ جائیں۔اس سفر کی منصوبہ بندی اپنے حالات اور ساتھیوں کی تعداد کے حساب سے کی جا سکتی ہے۔ حرمین ایکسپریس کا سفر سب سے کم وقت لیتا ہے اور دو اڑھائی گھنٹے میں پہنچا دیتا ہے۔ ہم نے حرمین ایکسپریس سے سفر کا فیصلہ کیا۔ٹکٹ آن لائن خریدنا پڑتا ہے گو ریلوے اسٹیشن پر بھی ٹکٹ کاؤنٹر اور عملہ موجود ہے لیکن وہ بہت خوبصورتی سے ٹال دیتے ہیں اور وجہ بھی نہیں بتاتے۔ 30 منٹ پہلے ریل کی طرف جانے کی اجازت ملی لیکن ابھی عشق کے امتحان باقی تھے۔ پہلے ’توکلنا‘ ایپ چیک ہوا کہ ویکسین لگوا رکھی ہیں پھر ٹکٹ چیک ہوا اور آخر میں سیکیورٹی چیک۔ بالکل ایئر پورٹ کی ہی طرح ان سب مراحل سے گزر کر ریل گاڑی کی طرف چل دیئے۔ ریل اندر باہر سے نئی نظر آ رہی تھی۔ صفائی بھی معیاری تھی اور رفتار 300 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔سفر بہت اچھا رہا دو گھنٹے پندرہ منٹ بعد ہم مدینۃ النبی ﷺ میں تھے۔ یہاں ہمارے ٹیکسی ڈرائیور کا نام محمد تھا۔ اُسے انگلش آتی تھی اور نہ ہمیں عربی۔ لیکن اشاروں کی زبان میں اس نے ہمیں قائل کر لیا تھا کہ ہم جب تک مدینہ میں ہیں اس کے پکے گاہک رہیں گے۔اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہ تھا اس لئے اس کا فون نمبر لے لیا۔ ہوٹل کے قریب پہنچتے ہی مسجد نبوی کے مینار نظر آئے گویا اللہ کی رحمت کے آثار نظر آئے۔ مسجد نبویؐ میں داخل ہونے کے لئے ہمیں جس دروازہ سے گزرنا تھا، اس کے دائیں جانب جنت البقیع ہے جہاں خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبریں ہیں۔ گیٹ سے داخل ہوتے ہی سامنے مسجد کی عمارت کے بائیں جانب گنبد خضراء ہے جو روضہ رسول ﷺ کی نشاندہی کرتا ہے ہم آپؐ کے شہر میں آپؐ کے بالکل نزدیک ہیں، یہ سعادت خیال آتے ہی جسم کا رُواں رُواں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا اور بار بار کرتا رہا۔ہمیں روضہ رسولؐ اور ریاض الجنہ جانے کی اجازت اگلے دن کی ملی۔ یہ اجازت ’اعتمرنا‘ ایپ کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ آج کل خواتین کو روضہ رسولؐ پر جانے کی اجازت نہیں تھی پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ پابندی کورونا کی وجہ سے ہے۔شاید ان کے پاس زنانہ سیکیورٹی اسٹاف کی کمی ہو، واللہ اعلم۔مسجد نبویؐ میں نماز عشاء کے بعد داخلہ روک دیا جاتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو روضہ رسولؐ اور ریاض الجنہ جانے کا اجازت نامہ دکھا سکیں۔ مسجد نبوی میں پڑھی ہوئی ایک نماز کسی اور مسجد میں پڑھی گئی ہزار نمازوں کے برابر بتائی گئی ہے جبکہ مسجد الحرام میں پڑھی گئی نماز دوسری مساجد میں پڑھی گئی 100,000 نمازوں کے برابر ہے۔ غلام حاضر ہے باریابی کا اذن چاہتا ہے ’اعتمرنا‘ میں ہمیں دو اجازت نامے ملے تھے روضہ رسولؐ کے لئے اور ریاض الجنہ کے لئے اور دونوں کے درمیان 30 منٹ کا وقفہ تھا لیکن انتظامیہ نے زیادہ بہتر طریق اپنایا۔ اجازت نامہ دیکھنے کے بعد ہمیں آبِ زمزم کی ایک چھوٹی بوتل پکڑا دی گئی اور آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیا گیا۔ ایک دو بار دائیں بائیں ہونے کے بعد سیکیورٹی کے افراد زیادہ نظر آئے اور لوگ نماز ادا کرتے نظر آئے قالین کا رنگ بدل گیا یہی ہے جنت کا باغ ریاض الجنہ ہم نے نفل پڑھے، دعائیں مانگیں کسی نے کوئی خلل نہ ڈالا۔ پندرہ منٹ بعد ہمیں آگے بڑھنے کا اشارہ کیا گیا اور بیس پچیس قدم کے بعد پھر روک دیا گیا یہاں ہم سب نے پھر نفل پڑھنے شروع کئے جہاں مجھے جگہ ملی وہاں دائیں جانب موذن کا چبوترہ تھا سامنے ایک محراب تھی بائیں جانب ایک دیوار تھی جو بعد میں علم ہوا کہ روضہ رسول ﷺ کی دیوار ہے۔ ٹھیک تیس منٹ بعد ہمیں پھر آگے بڑھنے کو کہا گیا اور بائیں جانب موڑ دیا گیا ہمارے بائیں ہاتھ پر روضہ رسولؐ

کی جالیاں تھیں السلام علیکم، اللہ کے نبی قیامت کے دن مجھے اپنی اُمت میں شامل رکھیے گا۔ باری تعالیٰ حضور ﷺ کو ہماری شفاعت کی اجازت عطا فرما دیجئے گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّد۔ قطار رکتی چلتی ہے لوگ رُکنے اور جالیوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن سیکیورٹی والے بہت فعّال ہو چکے ہیں۔ یہ قیمتی وقت لمحوں میں گزر جاتا ہے اور ہم باہر پہنچ جاتے ہیں۔ باہر سورج تپش برسا رہا ہے لیکن ہم طمانیت کا احساس لئے اپنے ہوٹل کی جانب رَواں دَواں ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد ہم نے مدینہ کے نواحی علاقے میں موجود زیارتوں کا سفر شروع کیا۔ سب سے پہلے مسجد قبا گئے جو اسلام کی پہلی مسجد ہے۔ اس کی تعمیر میں خود آنحضرت ﷺ نے حصہ لیا اس مسجد کا ذکر سورہ توبہ میں ہے۔ صحابہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک ﷺ ہر ہفتہ کے روز مسجد قبا میں کبھی سواری پر اور کبھی پیدل تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ مسجد قبا کی پیشانی پر آپ ﷺ کا ارشاد بھی لکھا ہوا ہے کہ یہاں دو رکعت نماز ادا کرنے والے کو ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ پھر مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد گئے۔ یہ بھی نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی مسجد ہے یہاں آپ ﷺ کو اللہ کی طرف سے تحویلِ کعبہ کا حکم ملا تھا۔ کورونا کی وجہ سے یہ مسجد بند تھی اس لئے ہم اسے باہر سے ہی دیکھ سکے۔ جبلِ اُحد مدینہ کی ایک اَور اہم جگہ ہے اس کے دامن میں ایک بڑی مسجد شہدائے اُحد ہے جو حضور کے بہت ہی پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس تعمیر کی گئی ہے اسے مسجد الشہداء کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد بھی بند تھی تاہم شہدائے اُحد کی قبروں پر دعا کا موقع ملا۔ اس دوران غزوہ اُحد کے میدان میں ہونے والے واقعات تاریخ کے جھروکوں سے نکل کر آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح چلنے لگے۔ جنگِ خندق کی یادگار سات چھوٹی مساجد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان مقامات کی نشاندہی کرتی ہیں جہاں جنگ خندق میں حضور اکرم ﷺ اور صحابہؓ موجود تھے پہلی مسجد فتح ہے جو سطحِ زمین سے کسی قدر بلندی پر ہے۔ یہاں پر نبی اکرم ﷺ موجود تھے یہیں پر آپ نے لگاتار تین دن اللہ تعالیٰ سے فتح کی دعائیں کیں اور فتح کی خوش خبری پائی۔ اس مسجد سے کچھ نیچے حضرت سلمان فارسیؓ کی مسجد ہے یعنی وہ دورانِ جنگ اس جگہ پر تھے روایت ہے کہ چونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے خندق کا مشورہ دیا تھا اس لئے آپ اس مقام پر تھے مگر شاید ایک اور پہلو بھی ہے کہ کہیں آپ چودہ سو سال بعد آنے والے مسیح اور مہدی کی نمائندگی تو نہیں فرما رہے تھے! یہ مسجد بھی بند تھی۔ اس کے بعد نقشہ کے مطابق مسجد ابوبکرؓ ہونی چاہیے لیکن وہ اس مقام پر بننے والی بہت بڑی مسجد میں شامل ہو چکی ہے۔ آگے مسجد عمرؓ ہے۔ مسجد فاطمہؓ ہمیں نظر نہیں آئی دور اونچی جگہ پر مسجد علیؓ موجود تھی۔ مسجد بلالؓ بھی گئے مگر وہ بھی بند تھی۔ ان زیارتوں سے ہم واپس ہوٹل پہنچ گئے۔

مسجد نبویؐ کا الوداعی چکر لگایا گنبد خضرا کی سمت منہ کر کے پیارے نبی ﷺ سے واپسی کی اجازت لی اور مدینہ المنورہ سے حرمین ایکسپریس نے ہمیں دوبارہ مکہ المکرمہ پہنچا دیا۔ ہوٹل میں اگلے چھ دن کے لئے ہم نے کعبہ ویو والا کمرہ لیا تھا جس کی کشادہ کھڑکیوں سے خانہ کعبہ دن رات آنکھوں کے سامنے تھا۔ کمرے میں نماز ادا کرتے ہوئے بھی ہم کعبہ کے سامنے اور کعبہ ہمارے سامنے ہوتا تھا۔ دن کے اُجالے میں بھی یہ منظر انتہائی خوبصورت اور رات میں بھی بہت ہی شاندار لگتا اور دل حمد سے بھر جاتا ”اور تم اپنے ربّ کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے“ اگلے دنوں میں دو مرتبہ پھر عمرہ کی توفیق ملی ہمارے جانے سے ایک ہفتہ پہلے ہی پندرہ دن بعد عمرہ کرنے کی پابندی ختم کی گئی تھی، الحمدللہ۔ چنانچہ واپسی سفر کے دوران جدہ میں قیام میں سے ایک دن کم کر کے مکہ میں ایک دن کا قیام بڑھا لیا۔ لیکن آخر جب مکہ سے رخصت ہوئے تو اداس کیفیت کے ساتھ ہر نظارے کو آنکھوں میں سمونے کی کوشش کی کہ خدا جانے پھر کب آنا نصیب ہو۔ یہ سفر زندگی کا یادگار ترین سفر تھا ہے اور رہے گا جب تک کہ دوبارہ ان مقدس بستیوں میں جانے کی توفیق نہ مل جائے ؏

پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

وہ سادہ خُو تھا زمانے کے خم سمجھتا کیا

وہ بے وفا ہے تو کیا مت کہو بُرا اُس کو
کہ جو ہوا سو ہوا خوش رکھے خدا اُس کو

نظر نہ آئے تو اس کی تلاش میں رہنا
کہیں ملے تو پلٹ کر نہ دیکھنا اُس کو

وہ سادہ خُو تھا زمانے کے خم سمجھتا کیا
ہوا کے ساتھ چلا لے اڑی ہوا اُس کو

وہ اپنے بارے میں کتنا ہے خوش گماں دیکھو
جب اس کو میں بھی نہ دیکھوں تو دیکھنا اُس کو

ابھی سے جانا بھی کیا اس کی کم خیالی پر
ابھی تو اور بہت ہو گا سوچنا اُس کو

اسے یہ دُھن کہ مجھے کم سے کم اداس رکھے
مری دعا کہ خدا دے یہ حوصلہ اُس کو

پناہ ڈھونڈ رہی ہے شبِ گرفتہ دلاں
کوئی بتاؤ مرے گھر کا راستا اُس کو

غزل میں تذکرہ اس کا نہ کر نصیرؔ کہ اب
بھلا چکا وہ تجھے تو بھی بھول جا اُس کو

(نصیر ترابی)

(رپورٹ: مکرم عبدالحفیظ صاحب ناظم دارالقضاء جرمنی)

دارالقضاء جرمنی و ہالینڈ کا
مشترکہ ریفریشر کورس 2022ء

دارالقضاء جرمنی کا انیسواں ریفریشر کورس 2022ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے دارالقضاء ہالینڈ کی شراکت کے ساتھ مؤرخہ 17 اور 18 جون 2022ء کو بیت النور، نن سپیٹ (ہالینڈ) میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جرمنی سے 21 ممبرانِ بورڈ و قاضیان کرام نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ایسے قاضیان جو اس موقع پر پہنچ نہیں سکے تھے، انہیں شامل کرنے کے لئے آن لائن کی سہولت بھی مہیا کر دی گئی تھی۔ اس ذریعہ سے قاضیان شریک ہوئے۔ جبکہ دارالقضاء ہالینڈ کے ناظم صاحب اپنے دو قاضیان کرام کے ساتھ شامل رہے اور امیر جماعت ہالینڈ جو صدر قضاء بورڈ بھی ہیں، نے اختتامی اجلاس میں شرکت کی اور دعا کرائی۔

اس ریفریشر کورس کے لئے ممبران قضاء کا قافلہ چار گاڑیوں میں محترم صدر صاحب کی قیادت میں روانہ ہو کر شام ساڑھے چھ بجے بیت النور نن سپیٹ پہنچا۔

اگلے روز پہلے پہر تفریحی پروگرام میں پیدل سیر کی اور دیگر سائیکلنگ کرتے ہوئے بارہ کلومیٹر دور ایک شہر Elburg گئے۔ ریفریشر کورس کا باقاعدہ آغاز نماز جمعہ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے بعد صدر قضاء بورڈ مکرم عبدالرفیق احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد جملہ شاملین کا تعارف کرایا گیا جس کے بعد مکرم بشارت احمد خان صاحب ممبر قضاء بورڈ نے گزشتہ ریفریشر کورس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر صدر اجلاس نے افتتاحی تقریر میں ابتداءً اس ریفریشر کورس کا تعارف کرایا اور جماعت ہالینڈ اور قضاء ہالینڈ کا میز بانی اور مہمان نوازی کے حوالہ سے شکریہ ادا کیا۔ اور گزشتہ ریفریشر کورس کے بعد قضا کے طریق کار میں آنے والی تبدیلی کا ذکر کیا کہ اب تحکیم اور ثالثی اقرار نامہ وغیرہ کی کارروائی اب متعلقہ قاضیان کی بجائے دفتر کرتا ہے۔

اس کے بعد ناظم قضاء جرمنی خاکسار عبدالحفیظ نے اپنی گزارشات پیش کیں۔ ان میں سب سے پہلے قضاء اور سماعت مقدمہ کا ماحول خوشگوار رکھنے کے بارہ میں عمومی ہدایات دیں پھر مقدمہ کی سماعت، فیصلہ اور فائل مرتب کرنے کے بارہ میں مکرم طارق محمود صاحب نے لیکچر دیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ اس ریفریشر کورس کا دوسرا مقالہ مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب نے قانونِ شہادت کے موضوع پر پیش کیا اور سوالات کے جوابات دیئے۔ ساڑھے آٹھ بجے شام پہلے روز کا پروگرام ختم ہوا۔

ریفریشر کورس کے دوسرے روز 18/جون 2022ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے اس ریفریشر کا تیسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس موقع پر ناظم قضاء بورڈ ہالینڈ مکرم اظہر علی نعیم صاحب بھی موجود تھے۔ اجلاس کا آغاز

باقی صفحہ 47 پر

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم بشارت احمد خان صاحب۔ مکرم محمد الیاس منیر صاحب۔ مکرم اظہر علی نعیم صاحب، ناظم قضاء ہالینڈ۔ مکرم عبدالرفیق احمد صاحب، صدر قضاء جرمنی۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب، امیر جماعت ہالینڈ۔ مکرم عبدالحفیظ صاحب، ناظم قضاء جرمنی۔ مکرم عبدالرشید خالد صاحب۔ مکرم مبشر احمد ناصر صاحب۔ مکرم بشارت احمد صاحب۔ مکرم میاں محمود احمد صاحب۔ مکرم طارق محمود صاحب۔

کھڑے ہوئے: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ مکرم راشد نواز صاحب۔ مکرم اسحٰق سلیمان صاحب۔ مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب۔ مکرم نفیس عتیق صاحب۔ مکرم مختار احمد صاحب۔ مکرم وقاص شاہین صاحب۔ مکرم منصور بھٹی صاحب۔ مکرم انصر احمد صاحب (معاون ضیافت ہالینڈ)۔ مکرم حفیظ ڈوگر صاحب (قاضی ہالینڈ)۔ مکرم ریحان احمد صاحب۔ مکرم سامی حفیظ صاحب (تکنیکی معاون قضاء جرمنی)۔ مکرم غیاث الدین صاحب۔

مجلس عاملہ جرمنی کے اعزاز میں استقبالیہ

مؤرخہ 29 جون 2022ء کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی کی طرف سے مجلس عاملہ برائے 2022 تا 2025ء کے اعزاز میں ایک پُر تکلف استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب ناصر باغ کے اس حصہ میں ہوئی جہاں گرل وغیرہ کرنے کا انتظام ہے۔لوکل امارت گروس گیراؤ کے کارکنان نے بڑے منظّم انداز میں وسیع انتظام کیا تھا۔اس موقع پر محترم امیر صاحب نے ایک غیر رسمی تقریر میں اس تقریب کا مقصد بیان کیا کہ امسال مجلس شوریٰ کے موقع پر عہدیداران کا انتخاب ہوا تھا جس کے نتیجہ میں چند ایک تبدیلیاں ہوئیں۔ چنانچہ آج جہاں جملہ عہدیداران کو نئے دورانیہ کے آغاز پر استقبال کیا جارہا ہے وہاں اپنے ان ساتھیوں کے لئے جذبات تشکر بھی ہیں جنہوں نے لمبے عرصہ تک خدمت کی توفیق پائی ہے۔چنانچہ رخصت ہونے والے مندرجہ ذیل پانچ ممبران عاملہ کو سنداتِ خوشنودی اور چاکلیٹ کا تحفہ پیش کیا گیا۔

1۔مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب

(2013ء سے سیکرٹری اشاعت تھے)

2۔مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب

(10-2003ء سیکرٹری تبلیغ رہے اور 22-2010ء جنرل سیکرٹری تھے)

3۔مکرم فرزان احمد خان صاحب

(22-2007ء سیکرٹری جائیداد تھے)

4۔مکرم محمود احمد خان صاحب

(22-2004ء سیکرٹری وقفِ نو تھے)

5۔مکرم مظفر احمد صاحب

(2007ء میں انچارج ایم ٹی اے مقرر ہوئے اور پھر 2021ء تک سیکرٹری سمعی بصری رہے)

اس کے ساتھ ہی ان کی جگہ پر مقرر ہونے والے مندرجہ ذیل ممبران عاملہ کا بھی علی الترتیب تعارف کرایا۔ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب(تصنیف و اشاعت)، مکرم جری اللہ خان صاحب(جنرل سیکرٹری)، مکرم حماد احمد صاحب(جائیداد)،مکرم بہزاد احمد صاحب(سیکرٹری رشتہ ناطہ مٹے) اور مکرم سعادت احمد صاحب(وقفِ نو)

اس کے بعد دعا ہوئی اور پھر سب حاضرین کو ماحضر تناول کرنے کی دعوت دی گئی۔اس موقع پر جملہ ممبران عاملہ کے اہل خانہ و بچگان بھی مدعو تھے اور پردے کی رعایت سے اس تقریب میں شامل تھے۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی

2022ء تا 2025ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی 2022ء سے آئندہ تین سال کے لئے مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کی مندرجہ ذیل فہرست کے مطابق منظوری عطا فرمائی ہے۔

امیر جماعت احمدیہ جرمنی	مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
مبلغ انچارج و نائب امیر	مکرم صداقت احمد صاحب
نائب امیر و محاسب	مکرم عمران ذکاء صاحب
نائب امیر	مکرم سعید احمد گیسلر صاحب
نائب امیر	مکرم حسنات احمد صاحب
جنرل سیکرٹری	مکرم محمد جری اللہ صاحب مربی سلسلہ
سیکرٹری تبلیغ	مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب
سیکرٹری تربیت	مکرم طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ
سیکرٹری تعلیم	مکرم وسیم غفار صاحب
سیکرٹری اشاعت وانچارج شعبہ تصنیف	مکرم مبارک احمد تنویر صاحب
سیکرٹری اشاعت سمعی بصری	مکرم احسن فہیم بھٹی صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ (Mitte)	مکرم بہزاد احمد چودھری صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ (Nord)	مکرم حبیب احمد عمر صاحب
سیکرٹری رشتہ ناطہ (Süd)	مکرم مبشر احمد طاہر صاحب
سیکرٹری امورِ خارجیہ	مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب
سیکرٹری امورِ عامہ	مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری امورِ عامہ	مکرم عدیل عباسی صاحب
سیکرٹری مال	مکرم طارق محمود صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری مال	مکرم احسان الحق صاحب
سیکرٹری ضیافت	مکرم ملک ابرار الحق صاحب
سیکرٹری وصایا	مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب
سیکرٹری تعلیم القرآن و وقفِ عارضی	مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب
سیکرٹری تحریک جدید	مکرم حمید اللہ ظفر صاحب
سیکرٹری وقفِ جدید	مکرم ملک سکندر حیات صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری تربیت نومبائعین	مکرم محمد حماد ہیرٹر صاحب
سیکرٹری جائیداد	مکرم حماد احمد صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد	مکرم حافظ مظفر عمران صاحب
ایڈیشنل سیکرٹری جائیداد برائے سو مساجد فنڈ	مکرم راشد احمد خان صاحب
سیکرٹری وقفِ نو	مکرم سعادت احمد صاحب
سیکرٹری صنعت و تجارت	مکرم عطاء الحلیم احمد صاحب
امین	مکرم چودھری افتخار احمد صاحب
انٹرنل آڈیٹر	مکرم ماجد احمد صاحب
صدر مجلس انصار اللہ	مکرم مبارک احمد شاہد صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ	مکرم احمد کمال صاحب

ادارہ اخبار احمدیہ جرمنی کی طرف سے جملہ عہدیداران کی خدمت میں اس دعا کے ساتھ مبارکباد پیش ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب عہدیداران کو خدمت کے جذبہ سے معمور ہو کر اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ جملہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے، آمین

مقامی جماعتوں میں متعیّن مربّیان کرام

جامعہ احمدیہ جرمنی کے قیام کی برکت سے تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اور انتظامی ضروریات بہت حد تک مقامی فارغ التحصیل مربیان کرام سے پوری ہو رہی ہے جس کی ایک جھلک پیشِ خدمت ہے۔

Sr.	Name	Region/LA	Jamaats/Halqas
1	Abdul Basit Tariq	Groß-Gerau (LA), Hessen Süd West	Nasir Bagh, Groß-Gerau West, Groß-Gerau Süd, Groß-Gerau auf Esch. Groß-Gerau Ost, Dornheim Klein Gerau, Büttelborn, Worfelden, Trebur, Stockstadt, Nauheim
2	Abdul Hannan Sheikh	Westfalen	Osnabrück, Herford, Bielefeld, Paderborn
3	Adeel Ahmad Shad	Rheinlandfalz, Mannheim (LA)	Ludwigshafen, Speyer Ehsan Moschee, Mannheim Mitte, Mannheim Ost, Mannheim Nord, Mannheim Süd
4	Aftab Aslam	Baden	Pforzheim, Bruchsal, Karlsruhe, Heilbronn, Mosbach, Gaggenau
5	Ansir Ahmad	Rheinland-Pfalz	Bad-Marienberg, Koblenz, Montabaur, Limburg, Betzdorf
6	Arbab Ahmad	Offenbach (LA), Hessen Süd Ost	Bait ul Jame, Bait ul Jame Nord, Bait ul Latif, Kaiserlei, Lauterborn, Rosenhöhe Aschaffenburg, Oberthausen
7	Arslan Ahmad Sindhu	Hessen Mitte	Frankenberg, Gießen, Grünberg, Herborn, Marburg, Wetter, Wetzlar
8	Ather Sohail	Nordrhein	Aachen, Euskirchen, Brühl, Düren, Stolberg, Pulheim, Viersen
9	Basel Aslam	Groß-Gerau (LA), Hessen Süd West	Nasir Bagh, Groß-Gerau West, Groß-Gerau Süd, Groß-Gerau auf Esch, Groß-Gerau Ost, Dornheim Klein Gerau, Büttelborn, Worfelden, Trebur, Stockstadt, Nauheim
10	Dr. Abdul Ghaffar	Hessen Süd Ost	Hanau, Maintal, Gelnhausen, Langenselbold, Bruchköbel
11	Ferhad Ahmad Malik Ghaffar	Wiesbaden (LA), Taunus	Wiesbaden Mitte, Wiesbaden Nord, Wiesbaden Ost, Wiesbaden Süd, Wiesbaden West Niedernhausen
12	Fraz Rana	Schleswig-Holstein	Pinneberg
13	Hafiz Luqman Ahmad	Württemberg	Waiblingen, Aalen, Ellwangen, Esslingen
14	Haider Ali Zafar	Frankfurt (LA)	Naib Amir Bait us Subuh Süd, Bait us Subuh Nord
15	Hamza Naseer	Taunus	Hattersheim
16	Hasib Ahmad Ghaman	Schleswig-, Holstein	Schleswig, Dithmarschen, Husum, Kiel
17	Ijaz Ahmed Samran Janjua	Hessen Nord, Hessen Süd Ost	Fulda, Neuhof, Bad Hersfeld Schlüchtern
18	Imtiaz Ahmad Shaheen	Frankfurt (LA)	Nuur Moschee, Bornheim, Eschersheim, Goldstein, Ginnheim, Frankfurt Berg
19	Javaid Iqbal Nasir	Rheinland-Pfalz	Wittlich, Sohren, Homburg Saar
20	Jawad Ahmad	Niedersachsen	Hannover, Minden
21	Kamran Ashraf	Rüsselsheim(LA)	Rüsselsheim Nord, Rüsselsheim Ost, Rüsselsheim West, Rüsselsheim Süd, Königstädten, Hassengrund
22	Laeeq Ahmed Munir	Hamburg (LA)	Altona, Moschee, Hamburg Mitte, Barmbek, Billstedt, Fuhlsbüttel
23	Luqman Shahid	Bayern, Württemberg	Augsburg, Neuburg, Kempten, Ulm Donau
24	Mahmood Ahmad	Nordrhein	Olpe, Radevormwald, Bergisch Gladbach, Bonn, Leverkusen, Köln, Gummersbach, Lüdenscheid
25	Malik Usman Naveed	Bayern	Frontenhausen, München, Regensburg, Simbach
26	Mansoor Ahmad Ghuman	Württemberg	Balingen, Ebingen, Reutlingen, Göppingen
27	Mashhood Ahmad Zafar	Schleswig-Holstein	Mahdiabad, Bad Segeberg, Lübeck
28	Mobahil Monib	Baden	Freiburg, Lahr, Lörrach
29	Mohammad Sarfraz Khan	Taunus	Usingen, Bad Homburg, Friedrichsdorf, Oberursel, Steinbach, Bad Soden
30	Mubashir Ahmad Butt	Frankfurt (LA)	Höchst, Rödelheim, Zeilsheim, Nied, Griesheim, Hausen, Nordweststadt
31	Muhammad Bilal	Westfalen	Bocholt, Borken, Ahays
32	Muhammad Fateh Ahmad Nasir	Riedstadt (LA)	Erfelden, Goddelau Nord, Goddelau Süd, Aziz Moschee Leeheim, Wolfskehlen.(He is also teacher in Jamia Germany)
33	Muhammad Zafrullah	Rheinland-Pfalz	Trier, He is actually responsible for Luxemburg
34	Murtaza Mannnan	Hessen Süd	Bensheim, Reinheim, Lampertheim
35	Musawar Ahmed Shams	Rheinland-Pfalz	Freinsheim, Worms Eich, Kaiserlauten, Alzey, Bad Kreuznach, Frankenthal
36	Mustansar Ahmad	Hessen Süd West, Rheinland-Pfalz, Taunus	Ginsheim, Mainz, Bingen, Rüdesheim,
37	Nafees Ahmad Atique	Mörfelden- Walldorf (LA), Hessen Süd Ost	Subhan Moschee, M-Walldorf N,M-Walldorf Süd, M-Walldorf West Dreieich, Langen
38	Naweel Ahmad Shad	Baden	Eppelheim, Heidelberg, Sinsheim, Schwetzingen
39	Noman Khalid	Darmstadt (LA)	Darmstadt City, Kranichstein Ost, Kranichstein West, Noorud din Moschee
40	Noor Ud Din Ashraf	Württemberg	Böblingen, Renningen, Calw, Stuttgart, Bietigheim
41	Rana Sheraz	Dietzenbach (LA), Hessen Süd Ost	Bait ul Hadi, Bait ul Baqi, Dietzenbach Mitte, Dietzenbach West, Steinberg Neu-Isenburg, Heusenstamm
42	Riaz Mahmood Bajwa	Rheinland-Pfalz	Neuwied Riaz Sb is a Retired Murabbi Silsila.
43	Sadaqat Ahmad	-	Missionary Incharge

Sr.	Name	Region/LA	Jamaats/Halqas
44	Sagher Ahmad Butt	Hessen Süd	Pfungstadt, Viernheim
45	Said Ahmed Arif	Sachsen Brandenburg	Berlin, Strausberg, Cottbus
46	Sajeel Ahmad	Taunus, Hessen Süd West	Flörsheim, Hofheim, Bad Schwalbach Raunheim Nord, Raunheim Süd
47	Sajid Ahmad Naseem	Hessen Nord	Göttingen, Immenhausen, Northeim
48	Salman Ahmad Malhi	Niedersachsen	Stade, Buxtehude, Jesteburg, Lüneburg, Soltau
49	Shahid Butt	Westfalen	Iserlohn, Soest, Meschede , Dortmung He is also responsible for Albanian Desk
50	Shakeel Ahmad Umar Mahmood	Hamburg (LA)	Rahlstedt, Wandsbek, Bait ur Rasheed, Eidelstedt, Harburg, Heimfeld, Lurup
51	Shamas-Ul-Mulk Choudhery	Württemberg	Waldshut, Radolfzell, Weingarten, Donaueschingen
52	Shariq Amer Iftikhar	Westfalen	Münster, Nordhorn, Rheine
53	Shergil Ahmad Khan	Hessen Süd Ost, Bayern	Würzburg, Kitzingen, Miltenberg, Gemünden Erlangen, Nürnberg
54	Syed Abrar Shah	Hessen Mitte	Nidda, Büdingen, Altenstadt, Reichelsheim
55	Syed Salman Shah	Niedersachsen	Bremen, Bremerhaven, Delmenhorst, Oldenburg, Vechta
56	Tahssin Rasheed	Hessen Mitte	Bad Nauheim, Bad Vilbel, Friedberg, Florstadt, Karben
57	Umer Rashid Malik	Sachsen-Brandenburg, Bayern	Leipzig, Dresden, Chemnitz, Zwickau, Erfurt Hof
58	Wafa Mohammad	Nordrhein	Neuss, Düsseldorf, Ratingen, Mühlheim Ruhr, Viersen
59	Wajahat Ahmad	Hessen Süd Ost, Hessen Süd	Rodgau, Rödermark, Seligenstadt, Babenhausen, Eppertshausen, Münster Hessen
60	Zafir Ahmad	Hessen Süd Ost	Hanau, Maintal, Gelnhausen, Langenselbold, Bruchköbel
61	Zeshan Bajwa	Hessen Nord	Kassel, Wabern

دفاتر میں تعینات مربیان کرام

Sr.	Name	Office
1	Abdul Noor Khawaja	Tabligh (Turkish Desk)
2	Adil Ahmad Khalid	Tabligh
3	Adnan Ahmed Ranjha	Hasnat Sb. (Nuur Magazin)
4	Afaq Ahmad	Gen. Sec. Office
5	Ahmad Kamal	Sadr Khuddam Ul Ahmadiyya
6	Ahsan Faheem Bhatti	Nat. Sec. Sami Wa Basari
7	Aniq Ahmad	Tabligh (Studying in Egypt)
8	Ansar Bilal Anwar	Review of religions
9	Arslan Ahmad	MTA
10	Asad Jaryullah	Hasnat Sb. (Nuur Magazin)
11	Ayyaz Malik	Taleem
12	Aziz Ahmad Ghuman	Umure Ama
13	Basalat Ahmad	Khuddam Ul Ahmadiyya
14	Basil Ahmad Bhatti	Press & Media, UK, Representative of Al Fazl International London
15	Chaudhry Behzad Ahmed	Natioanl Sec. Rishta Nata Germany
16	Feroz Adeeb Akmal	Tarikh-e-Ahmadiyyat Germany
17	Habib Ur Rehman Nasir	Tabligh
18	Kamil Ilyas	Review of Religions
19	Kamran Ahmad	Tarbiyyat
20	Laiq Bilal	Add. Umure Ama
21	Mansoor Ahmad	Taleem ul Quran & Waqfe Arzi
22	Mashhood Adeeb	
23	Mohammad Ilyas Munir	President Tarikh-e-Ahmadiyyat Committee Germany /Editor in chief Akhbar-e-Ahmadiyya
24	Mohammad Imran Basharat	Tarbiyyat
25	Mohammad Jery-Ullah Khan	Personal Abteilung
26	Mohammad Mosawar Ahmad	Tasneef
27	Mubariz Hussein	Umure Ama
28	Nabeel Ahmed Shad	Tasneef
29	Nader Ahmed Awais	Maal
30	Nawied Ul Haq Shams	Muballigh Incharge Office
31	Muhammad Noghman	Tabligh (Farsi Desk)
32	Osama Ahmad	Khuddam Ul Ahmadiyya
33	Raşit Pakturk	Tabligh (Turkish Desk)
34	Safeer Ul Rehman Nasir	Tasneef
35	Sajil Ahmad Malik	Gen. Sec. Office
36	Saud Ahmad	Tabligh (Spanish Desk)
37	Scharjil Khalid	Umure Kharija (Berlin)
38	Suhail Riaz	Tabligh
39	Syed Hassan Tahir Bukhari	Tabligh (Russian Desk)
40	Umair Ahmad Khalid	MTA
41	Wadjih Uddin Chaudry	MTA
42	Walid Ahmad	Dar Ul Qaza Germany
43	Walid Ahmad Khan	Khuddam Ul Ahmadiyya

جامعہ احمدیہ جرمنی میں تدریس پر مامور مربیان کرام

Sr.	Name
1	Hafeez Ullah Bharwana
2	Hamid Iqbal
3	Mubarak Ahmad Tanveer(N.Sec. Ishaat/Tasneef)
4	Muhammad Ahsan Saeed
5	Muhammad Fateh Ahmad Nasir
6	Naveed Ul Zaffar
7	Rehmat Ullah
8	Sarfraz Ahmad
9	Shams Iqbal
10	Shamshad Ahmad Qamar (Principal Jamia Ahmadiyya)
11	Shoaib Umer
12	Tahir Ahmad
13	Talat Hafeez
14	Tariq Ah mad Zafar
15	Usman Ahmad Cheema
16	Intesar Ahmad

مندرجہ ذیل مربیان کا تقرر بیرون از جرمنی ہوا ہے جہاں جانے کے انتظار میں جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

Sr.	Name	Region/LA	Jamaats/Halqas
1	Ataul Karim	Schleswig-Holstein	Lübeck
2	Sohaib Nasir	Westfalen	Mühlheim a.d. Ruhr, Ratingen, Bochum, Recklinghausen

جامعہ احمدیہ جرمنی سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام 2022ء

Sr.	Name	Father´s Name
1	Mamoon Farooq	Farooq Ismail
2	Safeer Ahmad Butt	Muhammad Parvez Butt
3	Sharib Ahmad Blouch	Noor Ul Sabah
4	Mussleh Ahmed Basat	Abdul Basat
5	Syed Bukhari Rameez Tahir	Syed Hassan Tahir Bukhari
6	Umär Ahmad Ilyas	Muhammad Ilyas
7	Suleman Akhtar	Muhammad Akhtar
8	Mudassar Ahmed	Muzaffar Ahmed
9	Mahfooz Ahmad Munir	Mahmood Ahmad Munir
10	Ansar Ahmad Arshad	Mohammad Arshad
11	Luqman Baber Ahmad	Mubashar Ahmad
12	Faiz Ahmed	Tahir Ahmed

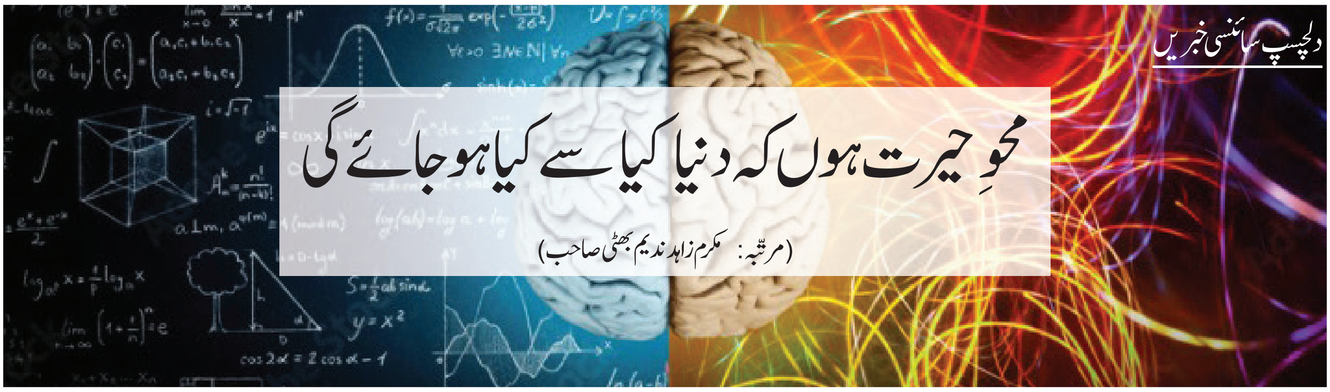

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب)

کتے اور کورونا ٹیسٹ

حال ہی میں سامنے آنے والی ایک تحقیق کے مطابق سدھائے گئے کتے مریض کے پسینے کو سونگھ کر PCR ٹیسٹ یا اس سے بھی کسی قدر زیادہ قابلِ اعتبار کورونا ٹیسٹ رزلٹ دے سکتے ہیں۔ یہ تحقیق یکم جون 2022ء کو شائع ہوئی جس کے مطابق کتوں نے مہیا کردہ 192 نمونوں میں سے تمام 31 کورونا کے مریضوں کے نمونوں کی بالکل درست نشاندہی کر دی۔ حالانکہ تا حال ان میں کوئی علامات بھی موجود نہ تھیں۔[1]

تصویر بشکریہ: NOSAÏS TEAM (CC BY 4.0)

عناصر کے مابین کشش کا مشاہدہ

جرنل آف امریکن کیمیکل سوسائٹی میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق اب مالیکیولز کے مابین موجود قوتِ کشش یا bond کا بننا براہ راست مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی سے دنیا بھر کے کیمیادان اور محققین فائدہ اٹھاسکیں گے اور کیمیائی عمل کو بہت زیادہ جلد، بہتر اور گہرائی میں سمجھنا ممکن ہوگا۔ مثال کے طور پر اس ٹیکنالوجی سے ادویات کی تیاری اور رجسٹریشن کے عمل میں خاص سُرعت اور سہولت پیدا ہو سکے گی۔[2]

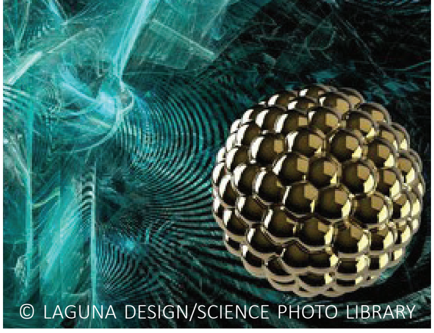

© LAGUNA DESIGN/SCIENCE PHOTO LIBRARY

چاند کی مٹی میں کاشتکاری

خلائی تحقیقاتی ادارے NASA نے چاند سے لائی جانے والی کچھ مٹی پودوں پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کو مہیا کی تو انہوں نے پہلی مرتبہ چاند کی مٹی میں پودے اُگانے کا تجربہ کیا۔ محققین کے مطابق، نتائج پودوں کی افزائش کے حوالے سے بہت زیادہ حوصلہ افزا تو نہ تھے کیوں زمین کی نسبت چاند کی مٹی میں آئرن اور شیشے کے ذرات بہت زیادہ مقدار میں موجود ہیں۔ البتہ چاند کی مٹی میں اُگتے پودے دیکھنا اپنی ذات میں ایک ناقابلِ بیان تجربہ ہے۔[3]

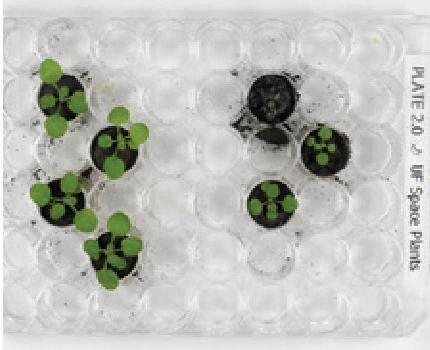

دائیں طرف چاند کی جبکہ بائیں طرف زمین کی مٹی میں اُگنے والے پودے

کچن سپانجز بیکٹیریا کا گھر

ایک تحقیق کے مطابق ہمارے باورچی خانہ میں استعمال ہونے والے سپانج، جن سے برتن صاف کیے جاتے ہیں بیکٹیریا کا بہترین مسکن ہیں۔ ان میں چونکہ کثرت سے سوراخ ہوتے ہیں لہٰذا ایک مکعب سینٹی میٹر سپانج میں اوسطاً 54 بلین کے قریب بیکٹیریا ہوتے ہیں۔ جن کو اگر جلد تبدیل نہ کیا جائے تو E. Coli اور Salmonella جیسے بیکٹیریا خطرناک بیماریاں پھیلانے کا باعث بن سکتے ہیں۔[4]

https://edition.cnn.com/2022/03/17/world/sponge-bacteria-pores-chambers-scn/index.html

1- D. Grandjean et al. Diagnostic accuracy of non-invasive detection of SARS-CoV-2 infection by canine olfaction. PLOS One. Vol. 17, June 1, 2022, p. e0268382. doi: 10.1371/journal.pone.0268382.
2- Journal of the American Chemical Society 143, 9781–9790 (2021). doi: 10.1021/jacs.1c02426
3- A-L. Paul, S.M. Elardo and R. Ferl. Plants grown in Apollo lunar regolith present stress-associated transcriptomes that inform prospects for lunar exploration. Communications Biology. Published online May 12, 2022. doi: 10.1038/s42003-022-03334-8.
4- Journal: F. Wu et al. Modulation of microbial community dynamics by spatial partitioning. Nature Chemical Biology. Published online February 10, 2022. doi: 10.1038/s41589-021-00961-w.

Gerhard Schröder

Steinmeier

سابق چانسلر شروڈر اور صدر شٹائن مائیر کی دوستی

(مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب۔ جرمنی)

گیر ہارڈ شروڈر (Gerhard Schröder) 1998ء سے 2005ء تک جرمنی کے چانسلر تھے۔ ان کا سب سے اہم کارنامہ اپنے اور اپنی پارٹی کے مفادات کو بالکل نظر انداز کر کے جرمنی کی معاشی ترقی کے لئے ''ایجنڈا 2020'' کے نام سے سخت اقدامات پر مشتمل وہ قانون تھا جس کے نتیجہ میں ایک دفعہ تو عوام پر سخت مالی بوجھ پڑا اور اس کے نتیجہ میں ہی خود ان کو اور ان کی پارٹی کو شدید نقصان ہوا یہاں تک کہ انہیں مجبوراً وقت سے پہلے ہی انتخابات کروانے پڑے اور ان کی حکومت جاتی رہی لیکن جرمنی کو اب تک اس کا فائدہ ہو رہا ہے اور 1990ء کے اتحاد کے نتیجہ میں جو شدید مالی مشکلات درپیش تھیں، ان کے گرداب سے نکلنے میں کامیابی ہوئی۔

قطع نظر اس کے کہ اس فیصلہ کے محرکات کیا تھے اور فیصلہ کرتے ہوئے انہیں کس حد تک یقین تھا کہ اس کا انہیں ذاتی طور پر بھی نقصان ہوگا۔ تاہم شروڈر کا ایک ایسا فیصلہ بھی بہت زیادہ تنقید کا باعث بنا جس پر عمل ان کے عہدہ چھوڑنے کے بعد ہوا۔ شروڈر 22 نومبر 2005ء تک چانسلر تھے۔ جبکہ 9 دسمبر کو ان کے روسی تیل و گیس کی مشہور کمپنی Gazprom میں کام کرنے کی خبر جاری ہوگئی۔ یہ کمپنی روس سے جرمنی تک دوسری گیس پائپ لائن Nordstream 2 بچھانے کے پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی۔

اس پر ہر طرف سے تنقید کی گئی کہ یوں چانسلر کا عہدہ چھوڑنے کے فوراً بعد ہی روس کی کمپنی میں ملازمت سے سیاستدانوں کے بڑی کمپنیوں کے ساتھ تعلقات اور ان کے لئے فیصلے کرنے کا تاثر اُبھرتا ہے۔ جرمنی کے موجودہ صدر شٹائن مائیر (Frank-Walter Steinmeier) نے اس وقت شروڈر صاحب کی حمایت کی اور کہا کہ شروڈر کا جرمنی کے لئے اہم پروجیکٹ میں کام کرنا اچھا ہے۔

شروڈر صاحب کے خیال میں یہ تنقید ناجائز تھی اور ان کے نزدیک کسی مشترکہ جرمن، فرانسیسی یا جرمن، امریکی پروجیکٹ پر کام ہی کی طرح جرمن، روسی پروجیکٹ کو دیکھا جانا چاہئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ جرمن حکومت نے شروڈر صاحب کے انتخابات ہارنے اور حکومت چھوڑنے کے درمیانی عرصہ میں اسی کمپنی کو ایک ارب ڈالر کے قرض دینے کے لئے ضمانت دی ہے۔

اس کے بعد 2017ء میں شروڈر صاحب نے ایک اور روسی کمپنی Rosneft کے لئے کام شروع کر دیا۔ اس پر پھر تنقید ہوئی۔ نیز انہوں نے مختلف وقتوں میں ایران اور دیگر ممالک کے لئے مشورہ دینے کا کام بھی کیا، ان ممالک کے سفر کئے اور متعدد معاملات میں سفارتکاروں کی مدد کی۔ کئی معاملات میں ان کو جرمن حکومت کی واضح تائید بھی حاصل تھی۔

موجودہ صدر وفاقی جمہوریہ جرمنی، شٹائن مائیر صاحب، ایک لمبا عرصہ سابق چانسلر شروڈر کے ساتھی رہے ہیں۔ شروڈر صاحب کے چانسلر بننے سے پہلے، جب وہ صوبہ نیدرزاکسن کے وزیراعلیٰ تھے، شٹائن مائیر 1991ء سے 1998ء تک مختلف عہدوں پر شروڈر صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے اور ان کی کابینہ میں بھی شامل رہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ دونوں کے مابین گہرے اور اچھے تعلقات رہے۔ شروڈر صاحب کے 1998ء میں چانسلر بننے کے بعد 1999ء میں شٹائن مائیر ان کی وفاقی کابینہ میں شامل ہو گئے اور آخر تک اس کا حصہ رہے۔

یوکرائن پر روس کے حملہ کے بعد مغربی دنیا کی طرف سے جو وسیع پیمانے پر مہم چلائی گئی اس کا ایک حصہ روس اور اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز اور شخص سے قطع تعلق بھی ہے۔ چنانچہ سابق چانسلر صاحب بھی اس کی زد میں آئے اور ان پر بھی تنقید شروع ہو گئی۔

شروڈر صاحب کے تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے جنگ بندی کی کوشش کرنے کی بجائے سارا زور اس بات پر رہا کہ وہ روس کے ساتھ رابطہ میں کیوں ہیں۔ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری طور پر روس کی کمپنیوں سے تعلقات ختم کریں اور اپنے کام سے استعفیٰ دیں۔ جب شروڈر صاحب نے اس سے انکار کر دیا تو قومی اسمبلی کی مالی سب کمیٹی نے سابق چانسلر کو دیئے گئے دفتر اور چار کارکنان واپس لینے کا فیصلہ کیا۔ شروڈر صاحب کی اپنی پارٹی SPD نے بھی ان سے یہی مطالبہ کیا۔ جرمنی کے بعد یورپی یونین نے بھی شروڈر صاحب کے متعلق سخت فیصلے کرنے کا عندیہ دیا تو مجبور ہو کر شروڈر صاحب کو روسی کمپنیوں سے قطع تعلق کرنا پڑا۔ اسی طرح ان کے پرانے رہائشی شہر ہنوور نے ان کی اعزازی شہریت منسوخ کرنے کی کارروائی کا ارادہ کیا تو شروڈر صاحب نے ازخود یہ اعزازی شہریت واپس کر دی۔

شروڈر صاحب کے متعلق جاری ان اقدامات ہی کے ضمن میں صدر شٹائن مائیر صاحب نے بیان دیا کہ پندرہ سال شروڈر صاحب کے ساتھ سیاسی سفر طے کرنے کے بعد اب 17 سال سے اپنے الگ راستہ پر چل رہے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ 1991ء سے 2005ء تک شروڈر صاحب کے قریبی ساتھی رہنے کے بعد 2005ء سے اب تک وہ شروڈر صاحب کے بغیر یہ سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا مزید یہ بھی کہنا تھا کہ شروڈر صاحب کے کام کی وجہ سے مشرقی یورپی ممالک نہ صرف ان کے متعلق بلکہ جرمنی کے متعلق شکوک و شبہات میں مبتلا ہو رہے ہیں اور یہ بات ملک کے مفاد میں نہیں۔ یوں تیس سال سے زائد عرصہ پر پھیلی دوستی اور سیاسی رفاقت کا یہ سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔

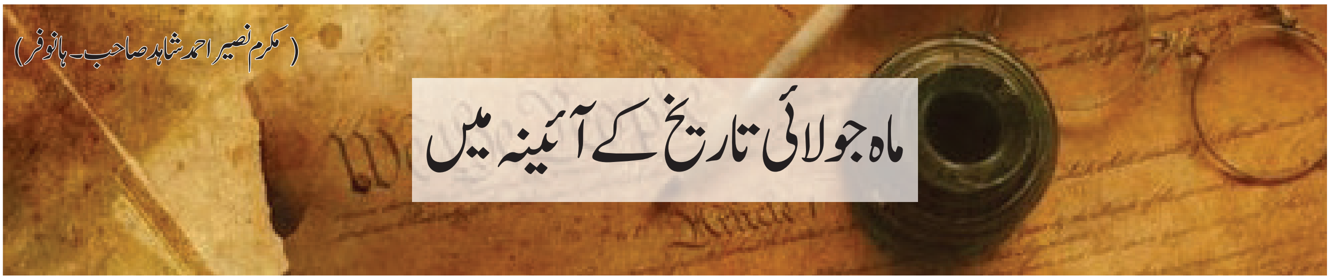

ماہ جولائی تاریخ کے آئینہ میں

(مکرم نصیر احمد شاہد صاحب۔ ہانوفر)

یکم جولائی:

1963ء: امریکہ میں Zip Code متعارف کروایا گیا۔

1994ء: فلسطینی راہنما یاسر عرفات 27 سال کی جلاوطنی کے بعد فلسطین واپس آئے۔

2 جولائی:

1964ء: امریکی صدر جانسن نے بنیادی حقوق کا بل منظور کیا۔

3 جولائی:

1998ء: Volkswagen نے رولس رائس کمپنی خرید لی۔

4 جولائی:

1946ء: فلپائن 48 سال امریکہ کے زیر تسلط رہنے کے بعد آزاد ہوگیا۔

1960ء: امریکی جھنڈے میں ریاست ہوائی کی شمولیت کی وجہ سے 50ویں ستارے کا اضافہ کر دیا گیا۔

5 جولائی:

1996ء: اسکاٹ لینڈ میں دنیا کی پہلی کلون بھیڑ ڈولی کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

6 جولائی:

1952ء: 100 سال تک چلنے کے بعد لندن سے ٹرام سروس کا اختتام عمل میں آیا۔

7 جولائی:

2007ء: موجودہ دنیا کے سات عجائبات کا اعلان کر دیا گیا۔

8 جولائی:

1889ء: وال سٹریٹ جرنل کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔

10 جولائی:

1940ء: جرمن فضائیہ نے لندن پر بمباری کا سلسلہ شروع کردیا۔

11 جولائی:

1985ء: کوکا کولا نے اپنے بنیادی فارمولہ سے ہٹ کر نیو کوک متعارف کروادی۔

12 جولائی:

1967ء: نیو آرک (نیو جرسی) میں اس وقت فسادات پھوٹ پڑے جب پولیس نے ایک سیاہ فام ٹیکسی ڈرائیور کو تشدد کا نشانہ بنا کر گرفتار کیا۔

16 جولائی:

1969ء: اپالو 11 اس امید پر خلا میں چھوڑا گیا کہ پہلا انسان چاند پر اترے گا۔

17 جولائی:

1955ء: امریکہ میں ڈزنی لینڈ کا افتتاح ہوا۔

18 جولائی:

1936ء: سپین میں خانہ جنگی کا آغاز ہوا۔

19 جولائی:

1923ء: ذیابیطس کے لئے اہم دوا انسولین متعارف کروائی گئی۔

1935ء: پہلا پارکنگ میٹر امریکی شہر Oklahoma میں لگایا گیا اس کے موجد کارلٹن ماگی تھے۔

20 جولائی:

1969ء: نیل آرمسٹرانگ اور ایڈون بز آلڈرین چاند پر قدم رکھنے والے پہلے اشخاص بن گئے۔

21 جولائی:

2005ء: لندن انڈر گراونڈ میں دہشت گردانہ حملہ۔

22 جولائی:

2009ء: 21ویں صدی کا 6 منٹ اور 38.8 سیکنڈ دورانیہ کا سورج گرہن۔

23 جولائی:

1952ء: مصر میں فوجی بغاوت۔

1986ء: برطانوی شہزادہ اینڈریو اور سارہ فرگوسن شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔

24 جولائی:

1969ء: اپالو 11 اپنا چاند مشن مکمل کرنے کے بعد زمین پر واپس پہنچ گیا۔

25 جولائی:

1978۔ برطانیہ کے شہر اولڈ ہام میں لیز لی براؤن نے پہلے ٹیسٹ ٹیوب بچے کو جنم دیا۔

26 جولائی:

1956ء: نہر سوئز کا بحران شروع ہوا۔

29 جولائی:

1945ء: جاپانی سب میرین نے امریکی کروزر انڈیاناپولس کو تباہ کردیا یہ امریکی بحریہ کی تاریخ میں بدترین نقصان تھا جس میں 883 میرین ہلاک ہوئے۔

1981ء: ایک شاندار شاہی تقریب میں پرنس چارلس اور لیڈی ڈیانا شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔

30 جولائی:

1966ء: انگلینڈ نے ویمبلے اسٹیڈیم میں 2-4 کی برتری سے فٹ بال ورلڈ کپ جیت لیا۔ مغربی جرمنی دوسرے نمبر پر رہا۔

31 جولائی:

1978ء: رہوڈیشیا (زمبابوے) نے موزمبیق پر حملہ کر دیا۔

2013ء: امریکی سائنسدانوں نے حیوانی ٹشوز سے مصنوعی انسانی کان بنالیا۔

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

BASRA ASIAN FOOD & DESI FOODS TRADING

GENIEẞEN SIE GROSSHANDEL PREISE IM EINZELHANDEL

"VON BAIT SABUH 2KM ENTFERNT"

WIR BIETEN IHNEN TYPISCHE ASIA SPEZIALITÄTEN AUS ASIATISCHEN LÄNDERN WIE PAKISTAN, INDIEN, AFGHANISTAN, IRAN, THAILAND...

Basra Asian Food
Since 2001

TOP ANGEBOTE

ONLINE BESTELLUNG

KOSTENFREIE LIEFERUNG AB 39€

EINFACH LEBENSMITTEL BESTELLEN IN GANZ DEUTSCHLAND

وقت اور پیسہ دونوں بچائیں ۔گھر بیٹھے ہم سے گروسری منگوائیں ۔

DHL
Partnerfiliale

MONTAG - SAMSTAG 09:00 BIS 20:00 UHR

FRANKFURT AM MAIN

PAKETE - BRIEFE - BRIEFMARKEN - USW.

BASRA ASIAN FOOD
KALBACHER HAUPTSTRAẞE 12
60437 FRANKFURT AM MAIN
SHOP: 0157 516 358 94

FREE HOME DELIVERY
FOR ORDERS ABOVE 39€

DIETZENBACH

DESI FOODS TRADING
ROBERT-KOCH-STRAẞE 3
63128 DIETZENBACH

BESTELLSERVICE PER WHATSAPP
TEL: 0176 434 504 10

www.basraasianfood.de

5€ GUTSCHEIN FÜR ALLE KUNDEN, NICHT KOMBINIERBAR MIT ANDEREN GUTSCHEINEN ODER AKTIONEN.MINDESTBESTELLWERT: 70 EURO

خلافتِ راشدہ کے دَور کی تحریر دریافت

سعودی عرب میں ماہرین آثارِ قدیمہ کو ایک قدیم ترین اسلامی تحریر ملی ہے جو تیسرے خلیفۂ راشد حضرت عثمان بن عفانؓ کے دَور کی ہے۔ گلف نیوز کے مطابق مملکت میں ہیریٹیج اتھارٹی کے مطابق دریافت ہونے والی اسلامی تحریر نوشتہ ہجرت کے 24 ویں سال کی ہے اور اسے مکہ میں اولیا محل آثار قدیمہ کی حدود میں نوادرات اور ورثے میں دلچسپی رکھنے والے ایک گروپ نے دریافت کیا ہے۔ پتھر پر لکھا یہ نسخہ 1419 سال پرانا ہے۔ اس اعتبار سے یہ تیسری قدیم ترین اسلامی تحریر ہے جو خلیفہ عثمان بن عفانؓ کی خلافت سنبھالنے کے بعد لکھی گئی ہے۔

دنیا کا قدیم ترین درخت

لاطینی امریکی ملک چلی میں ایک ایسا درخت دریافت ہوا ہے جس کے بارے یہ کہا جارہا ہے کہ یہ دنیا کا قدیم ترین درخت ہے۔ اس درخت کو گریٹ گرینڈ پا کا نام دیا ہے اور اس کی عمر 5400سال سے بھی زائد ہوسکتی ہے۔ یہ عمر بلاشبہ دنگ کردینے والی ہے۔ یہ درخت آج کل چِلّی کے ایلریس کوسٹیرو نیشنل پارک میں موجود ہے۔ یہ درخت Patagonian Cypress کہلاتا ہے۔ اس قسم کے درخت چِلّی اور ارجنٹائن میں ہی پائے جاتے ہیں جو 70 میٹر تک بلند اور 5 میٹر تک چوڑے ہوتے ہیں۔

دنیا کے سب سے بڑے پودے کی دریافت

عالمی ذرائع ابلاغ کے مطابق ویسٹرن آسٹریلیا کے ساحلوں میں ایک ایسا پودا پایا گیا ہے جو 180 کلومیٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور اس کو دنیا کا سب سے بڑا پودا کہا گیا ہے۔ شارک بے کے علاقے میں دریافت کئے گئے ایسے پودوں کے بارے میں جاننے کے لئے مزید تحقیقی کام جاری ہے، ماہرین کے مطابق ایسی نباتات کی تحقیق سے عالمی درجہ حرارت میں اضافے اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے بارے میں کئی اہم راز افشا ہو سکتے ہیں۔

ہزاروں سال پرانے تابوت، مجسمے برآمد

قاہرہ کے قریب کام کرنے والے ماہرین آثارِ قدیمہ کو سینکڑوں کی تعداد میں قدیم مصری تابوت اور دیوتاؤں کے مجسمے ملے ہیں۔ یہ نوادرات سقارا کے علاقے کے قبرستان سے برآمد ہوئے ہیں۔ برآمدشدہ سامان میں 250 تابوت، 150 کانسی کے مجسمے اور دیگر قدیم اشیاء شامل ہیں جن میں موسیقی کے آلات اور دیوتاؤں کی پرستش میں استعمال ہونے والی چیزیں شامل ہیں۔

مغربی یورپ میں گرمی کی غیرمعمولی لہر

جرمنی، فرانس اسپین اور دیگر مغربی ممالک میں گرمی کی شدید لہر آئی ہوئی ہے اور درجہ حرارت ریکارڈ ڈگری تک پہنچ گیا ہے۔ جنیوا میں ورلڈ میٹر وجیکل آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والی ایک اہلکار کلیئر نولیس کے مطابق اسپین اور فرانس کے کچھ علاقوں میں درجہ حرارت معمول سے 10 ڈگری زیادہ ہے۔ سال کے اس وقت کے اوسط درجہ حرارت کے اعتبار سے یہ بہت بڑا فرق ہے۔ گرمی کی شدت کے باعث جرمنی کے کچھ جنگلوں میں لگی آگ کو بجھانے کے لئے جرمن فائر فائیٹر محکمہ اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، جرمن محکمہ موسمیات کے مطابق ملک کے کچھ علاقوں میں درجہ حرارت 38 ڈگری تک پہنچ سکتا ہے۔

طویل ترین سمندری پُل کی تعمیر مکمل

سعودی عرب میں طویل ترین سمندری پل کی تعمیر مکمل ہوگئی جو تین کلومیٹر سے زیادہ طویل ہے۔ سعودی ویب سائٹ کے مطابق سعودی عرب کے اس طویل ترین سمندری پل کی تعمیر میں تیس بحری کرینوں کے علاوہ 180 سے زائد ہیوی مشینری استعمال ہوئی۔ یہ سمندری پُل سعودی عرب کے مغربی علاقے میں بحیرۂ احمر کے ساحل کو شوری جزیرہ سے جوڑتا ہے۔ پُل

Red Sea فرنٹ پروجیکٹ کے جزیروں میں سے ایک ہے۔ پُل کو عالمی معیار کے مطابق تیار کیا گیا، تکمیل کے دوران پچیس سے زائد ماہرین اس کی نگرانی کرتے رہے۔ چارسوٹن سے زائد وزنی پُل کے مختلف حصوں کی تنصیب لفٹنگ آپریشنز کے ذریعے کی گئی۔

جرمنی کو روس کی گیس سپلائی میں کمی کا سامنا

توانائی کی روسی کمپنی گیس 'پروم' نے جرمنی کو بذریعہ 'نورڈاسٹریم ون' پائپ لائن گیس کی ترسیل میں کمی کا سلسلہ شروع کردیا ہے اور اس کی سپلائی 67 ملین کیوبک میٹر تک محدود کی جارہی ہے۔ اس صورتِ حال پر جرمن وزیر اقتصادیات نے عوام سے توانائی کی ممکنہ حد تک بچت کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس سے پہلے جرمنی کو یومیہ 167 ملین کیوبک میٹر یومیہ گیس سپلائی کی جارہی تھی جو روسی کمپنی کم کرکے سو ملین کیوبک یومیہ کررہی ہے۔ گزشتہ دِنوں میں روسی گیس کی سپلائی میں 60 فیصد کمی ہوئی ہے۔

جرمن چانسلر کی روس سے مدد کی اپیل

جرمن چانسلر اولاف شولس نے روس سے اپیل کی ہے وہ ان بندرگاہوں سے یوکرینی اناج کی برآمد میں مدد فراہم کرے، جن کی اس نے ناکہ بندی کررکھی ہے۔ دنیا کے کئی ممالک کا کافی حد تک زیادہ انحصار یوکرینی گندم پر ہے جس کو جنگ کے باعث سپلائی میں رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ دوسری طرف روس کا کہنا ہے کہ یہ یوکرینی فوج ہے جس نے سمندر میں بارودی سرنگیں بچھارکھی ہیں اور اس کی وجہ سے اناج کی ترسیل ناممکن ہورہی ہے۔

جرمنی بھر کا سفر صرف 9 یورو ماہانہ میں

جرمن کی حکومت کی طرف سے شہریوں کو یکم جون سے 31 اگست تک کی 9 یورو ماہانہ ٹکٹ کی حیرت انگیز سہولت فراہم کی گئی ہے جس پر یکم جون سے عمل درآمد شروع ہوچکا ہے۔ تین ماہ (جون تا اگست) تک کے لئے فراہم کی گئی یہ سہولت جرمنی بھر کی ریجنل ٹرینوں اور بسوں کے لئے کارآمد ہوگی اور ٹکٹ خریدنے کے بعد استعمال سے قبل ہر مسافر کو اس پر اپنا نام لکھنا لازمی ہوگا۔ یہ 9 یورو ٹکٹ جرمنی بھر میں لامحدود سفر کے لئے کارآمد ہوگا لیکن آئی سی، ای سی اور آئی ای سی (ICE) ٹرینوں کے لئے کارآمد نہیں ہوگا۔ تمام ریلوے اسٹیشنوں پر ٹکٹوں کی آٹو مشینوں پر ان کی فروخت جاری ہے اور لاکھوں کی تعداد میں ان ٹکٹوں کی فروخت ہوچکی ہے۔ ٹرینوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر غیرمعمولی رش سے اس حکومتی سہولت کی کامیابی کا پتہ چل رہا ہے۔ اس سفری سہولت سے جہاں توانائی کی بچت ہوگی، وہیں سیاحت کو بھی فروغ ملے گا اور یورپ بھر سے سیاحوں کی آمد سے جرمنی کے مختلف اداروں کی مالی حالت مستحکم ہوگی۔

لال بیگ رکھیں اور لاکھوں روپے کمائیں

گھروں سے لال بیگ ختم کرنے کے متعلق تو پڑھا اور سنا جاتا رہا ہے لیکن گھروں میں لال بیگ رکھنے پر پیسے بھی ملیں گے، ایسا پہلی بار امریکہ میں ہوا ہے۔ ذرائع ابلاغ کی خبروں کے مطابق امریکہ کی ایک کمپنی نے 100 سے زائد لال بیگ گھر میں رکھنے پر 2000 ڈالر یعنی 4 لاکھ پاکستانی روپے دینے کی پیشکش کی ہے۔ رپورٹس کے مطابق پیسٹ کنٹرول کمپنی گھر کے مالکان کو 2000 ہزار ڈالر ادا کرے گی تاکہ وہ ان سے نجات پانے کے لئے بنائے گئے کیمیکل کا تجربہ کرسکیں۔ کمپنی کے مطابق لال بیگوں کے لئے بنایا گیا کیمیکل انسانوں اور پالتو جانوروں کے لئے محفوظ ہے، اس تجربے کے لئے سات گھروں کا انتخاب کیا گیا ہے۔ کمپنی کے مطابق منتخب شدہ گھروں میں ایک ماہ کے لئے لال بیگوں کو چھوڑا جائے گا بعدازاں ان کو ختم کرنے کے لئے ان پر نیا کیمیکل چھوڑا جائے گا، کیمیکل غیر موٴثر ہونے پر کمپنی روایتی طریقوں سے لال بیگوں کو ختم کرے گی جس کی کوئی فیس وصول نہیں کی جائے گی۔

پاکستانی سفارت خانے کے خلاف تحقیقات

پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان سفارتی تناؤ پیدا ہوجانے کے باعث تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے اور دونوں ممالک نے ایک دوسرے کے سفارت خانوں کی گاڑیوں، ٹرانسفر، رجسٹریشن پر غیراعلانیہ پابندی عائد کردی ہے۔ ذرائع کے مطابق جنوبی افریقہ کے محکمہ ریونیو سروسز نے پاکستانی سفارت خانے کے خلاف تحقیقات کا آغاز کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستانی سفارت کاروں پر بیرونی ممالک سے گاڑیاں منگواکر خلاف ضابطہ فروخت کرنے کا الزام ہے، ان میں سفیر پاکستان مظہر جاوید نائب سفیر عدنان جاوید بھی شامل ہیں۔ تاہم ان دونوں سفارتکاروں نے الزامات کی سختی سے تردید کی ہے

شینگن ویزہ کے لئے کروڑوں روپے خرچ

گزشتہ برس پاکستان جیسے غریب ملک کے باسیوں نے یورپ کے شینگن ویزہ کے حصول کے لئے ناقابلِ واپسی فیس کی مد میں 45 کروڑ روپے خرچ کرڈالے۔ این این آئی نیوز کے مطابق گزشتہ سال 26 ہزار سے زائد ویزہ درخواستیں جمع کرائی گئیں جن میں سے تیرہ ہزار پانچ سو چھیاسی درخواستوں پر ویزے جاری کئے گئے اور ان تمام درخواستوں کے لئے فیس کی مد میں 45 کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اس طرح پاکستان ان ممالک میں شامل ہوگیا جس کے شہریوں کی بڑی تعداد میں شینگن ویزوں کی درخواستیں مسترد ہوئیں۔

بہادر ڈرائیور کے لئے نقد انعام اور تمغہ شجاعت

پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے ٹینکر ڈرائیور محمد فیصل بلوچ کو تمغہ شجاعت دینے کا اعلان کیا ہے جس نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر جلتے ہوئے آئل ٹینکر کو آبادی سے دور لے جاکر بہت بڑے نقصان سے بچایا۔ سات جون 2022ء کو کوئٹہ کے علاقے سریاب میں ٹینکر سے پٹرول، پٹرول پمپ میں منتقل کرتے وقت آگ بھڑک اٹھی تھی۔

وزیراعظم کی دعوت پر فیصل بلوچ نے کوئٹہ سے اسلام آباد پہنچ کر بلوچستان ہاؤس میں سرکاری مہمان کے طور پر قیام کیا۔ یاد رہے کہ تمغہ شجاعت اعلیٰ ترین سرکاری اعزازات میں سے ایک ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے بھی اس بہادری پر 5 لاکھ روپے انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

بیت السبوح میں کارکنان جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ عشائیہ

(رپورٹ: فیروز ادیب اکمل۔ مربی سلسلہ)

31 مئی 2022ء کی شام بیت السبوح فرینکفرٹ میں کارکنانِ جماعت کے اعزاز میں ایک شاندار عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مستقل کارکنان و مربیانِ سلسلہ کو بھی اس تقریب میں مدعو کیا گیا۔ اس پُروقار تقریب کا آغاز حسبِ روایت سلسلہ تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم نویدالحق شمس صاحب مربی سلسلہ نے تقریب کی مناسبت سے آیات کی تلاوت اور اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت پائی جبکہ مکرم خالد محمود صاحب کارکن شعبہ جائیداد نے نظم پیش کی۔

بعدازاں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ و مبلغ انچارج نے کارکنان کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ خلاصہ یہ تھا کہ ایک عام کارکن کو بیت السبوح میں کام کے دوران نمازیں پڑھنے، اجلاسات میں شامل ہونے اور اسی طرح دوسری اسلامی تقریبات وغیرہ میں شامل ہونے کی مکمل آزادی ہے جو کہ ایک باہر کام کرنے والے شخص کو حاصل نہیں۔ عیدین اور جماعتی پروگرامز میں شامل ہونے کے لئے ایک عام شخص کو بہت تگ و دو کرنی پڑتی ہے کیونکہ جماعتی پروگراموں کے مواقع پر دیگر اداروں میں چھٹی نہیں ہوتی۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم جماعت کی دی ہوئی رخصتوں سے فائدہ اٹھائیں اور اپنی نمازوں کو باجماعت وقت پر ادا کریں۔

اس کے بعد مکرم صفوان احمد ملک صاحب کارکن نیشنل شعبہ تبلیغ، مکرم افتخار احمد صاحب کارکن نیشنل شعبہ تربیت، مکرم جواد احمد صاحب کارکن بیت السبوح نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ بیت السبوح میں جماعت کی خدمت کرنا ان کے لئے کیوں باعثِ اعزاز ہے۔ اس موقع پر مکرم صفوان احمد ملک اور مکرم جواد احمد صاحب نے اپنی باری پر چند اشعار بھی ہدیۂ ناظرین کیے۔

تقریب میں مکرم احسن فہیم صاحب مربی سلسلہ و نیشنل سیکرٹری شعبہ سمعی بصری نے کارکنان کے درمیان کوئز کروایا اور جیتنے والے احباب میں پبلک ٹرانسپورٹ پر سفر کرنے کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ 9 یورو ٹکٹ تقسیم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ بعدازاں مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ و انچارج شعبہ Personal نے امیر صاحب سے درخواست کی کہ وہ طویل عرصہ سے خدمات کرنے والے احباب میں بطور حوصلہ افزائی اعزازی اسناد تقسیم کریں۔ ایسے کارکنان جن کو جماعت کی خدمت کرتے ہوئے 10 سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے ان میں اسناد اور 500 یورو کی رقم تقسیم کی گئی۔ اسی طرح ایسے احباب جو 15 سال سے خدمت کر رہے ہیں ان میں اسناد اور 500 یورو کی رقم اور حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے سفری ٹکٹ دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

بعدہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے اس تقریب کے انعقاد کی اغراض و مقاصد بیان کئے اور کارکنان کو پہلے سے بہتر کام کرنے کی طرف رغبت دلائی۔ تقریب کے آخر میں امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی اور شرکاء کی خدمت میں پُرتکلف عشائیہ پیش کیا گیا۔

اعزازی اسناد حاصل کرنے والے کارکنان

نام	شعبہ	عرصہ خدمت
مکرم عرفان طارق ہیوبش صاحب	تصنیف	10 سال
مکرم غلام مصطفیٰ صاحب	امورِ عامہ	13 سال
مکرم سلطان احمد صاحب	ایم ٹی اے	14 سال
مکرم Klaus Dieter Wiechmann صاحب	سو مساجد	15 سال
مکرم رفیق رحمٰن انور صاحب	محاسب	15 سال
مکرم داؤد انور صاحب	مال	15 سال
مکرم بلال احمد صاحب	مال	15 سال
مکرم Abderrahme Redha Souidi صاحب	سو مساجد	15 سال
مکرم محمود احمد شاقب صاحب	سو مساجد	17 سال
مکرم نعیم احمد رانا صاحب	اشاعت	19 سال
مکرم سعید احمد Gessler صاحب	سو مساجد	22 سال

جلسہ سالانہ
جماعت احمدیہ جرمنی 2022ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا 46 واں جلسہ سالانہ مؤرخہ 19 تا 21 اگست 2022ء کو بمقام Messe Karlsruhe منعقد ہوگا، ان شاءاللہ۔

یہ جلسہ بھی حکومت کی طرف سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں بعض احتیاطوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہوگا۔ جن میں صفائی اور ماسک پہننے کی پابندی ہوگی۔

شاملین جلسہ کی تعداد بھی 14000 (بچوں کے علاوہ) تک محدود ہوگی اور داخلہ کے لئے مرکز کی طرف سے جاری شدہ اجازت نامہ درکار ہوگا۔ اس اجازت نامہ کے حصول کے لئے جلسہ میں شمولیت کے ہر خواہشمند کو جلسہ سالانہ کی ویب سائٹ

www.jalsasalana.de/anmeldung

پر اپنا اندراج کرنا ہوگا جو یکم جولائی سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اندراج کروائیں تاکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت ممکن ہو سکے۔

شاملینِ جلسہ کو جلسہ گاہ میں رات قیام کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ علاوہ ازیں امسال جلسہ گاہ میں بازار کی سہولت بھی نہیں ہوگی۔ البتہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے بعض سٹال ہال نمبر تین میں لگائے جائیں گے جہاں سے کھانے پینے کی ضروری اشیاء خریدی جا سکیں گی۔ شاملینِ کو جلسہ گاہ میں داخلہ کے وقت درج ذیل چیزیں دکھانی ہوں گی:

1۔ جماعتی شناختی کارڈ۔

2۔ ذاتی اجازت نامہ۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے مہمان مقرر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن ہوں گے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جلسہ کا جو موقع پیدا فرمایا ہے، اس سے ہم بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے والے ہوں، ہر لحاظ سے خیروبرکت کا موجب ہو اور ہر کسی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ و مامون رکھے، آمین۔

عناوین تقاریر برائے جلسہ سالانہ جرمنی 2022ء	
اسلام احمدیت ہی کیوں؟ (جرمن)	مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب۔ امیر جماعت احمدیہ جرمنی
السلام۔ امن وسلامتی کا سرچشمہ (اردو)	مکرم صداقت احمد صاحب۔ مبلغ انچارج جرمنی
خلافت۔ خوف کو امن میں بدلنے کی ضمانت (اردو)	مکرم عطاء المجیب راشد صاحب۔ امام مسجد فضل لندن
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا (اردو)	مکرم محمد الیاس منیر صاحب۔ مربی سلسلہ
اقام الصلوٰۃ کے لیے مساجد کی اہمیت (اردو)	مکرم طاہر احمد صاحب۔ مربی سلسلہ وسیکرٹری تربیت جرمنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غزوات میں عظیم الشان نمونہ (جرمن)	مکرم شکیل عمر صاحب۔ مربی سلسلہ
اقتصادی معاملات کے سلسلہ میں اسلام کے سنہری اصول (جرمن)	مکرم افتخار احمد صاحب۔ مربی سلسلہ
رفع مسیح۔ حقیقت سے فسانہ تک (جرمن)	مکرم حسنات احمد صاحب۔ واقفِ زندگی
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہونے والے معجزات ونشانات (جرمن)	مکرم جری اللہ خاں صاحب۔ مربی سلسلہ
پاکستان میں احمدیوں پر ظلم کی داستان (اردو)	مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب۔ سیکرٹری امور خارجیہ جرمنی

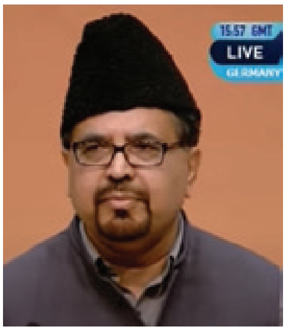

باغ و بہار خاندان کی سرسبز شاخ

(محمد انیس دیالگڑھی)

پچاس، ساٹھ کی دھائیوں میں جب خاکسار کے والد محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی ضلع لائل پور کے مربی انچارج تھے تب نورانیوں کا ایک قافلہ ربوہ سے جیپ میں آیا کرتا تھا۔ ان میں سب سے قد آور اور بلند وبالا شخصیت حضرت مولانا احمد خان صاحب نسیم کی تھی۔ تب سے ہی حضرت مولانا احمد خان نسیم صاحب سے تعارف تھا۔حضرت مولانا کی بلند وبالا اور پُررعب شخصیت پر ان کی دلفریب مسکراہٹ بہت سجتی تھی جو ہمیشہ ہی رہتی تھی۔ بعد میں جب ہم لوگ ربوہ آکر رہائش پذیر ہوئے تو پھر اکثر مولانا سے ملاقات ہوتی اور ان کے گھر بھی جانا ہوتا۔ تب ان کے صاحبزادے مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم سے بھی تعارف ہوا۔ وہ بھی اپنے والدِ گرامی کی طرح اچھے ڈیل ڈول کے مالک اور چہرے پر وہی دلآویز مسکراہٹ، یہ تعارف بڑھتا چلا گیا اور اُس وقت عروج پر پہنچا جب خاکسار کو بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے حفاظتی موٹر سائیکل دستہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی، الحمدللہ۔ بظاہر مولانا نسیم مہدی صاحب مرحوم ہمارے افسر تھے لیکن افسروں والی کوئی بات نہیں تھی۔ دوستی، محبت، پیار، مذاق، چھیڑ چھاڑ سب چلتا تھا۔ کبھی کسی نے ان کی چھیڑ چھاڑ یا مزاح کا بُرا نہیں منایا کہ جانتے تھے کہ دل کا کھرا ہے۔ جب بھی اور جہاں بھی مکرم نسیم مہدی صاحب سے ملاقات ہوئی ایسے ملے جیسے پرانے دوست ملتے ہیں۔ حالانکہ میرے اور ان کے مقام میں بُعدِ مشرقین تھا مگر وہ دل والے تھے۔ پرانا تعلق اور محبت نبھانا جانتے تھے اور بڑے ہوکر چھوٹوں کو بھلایا نہیں ہم تو اُن کو اور اُن کے بزرگوں کو کبھی بھی نہیں بھول سکتے۔ ایسے پھول کم ہی کھلتے ہیں جو اپنا سینہ چاک کرکے اپنے رنگ وبُو سے چمن کو ہی نہیں مہکاتے بلکہ جدھر جاتے ہیں نکہت وگل کی طرح مہکتے جاتے ہیں۔

جہاں میں یونہی فضیلت کسے ملی فطرت
وہ گل مہکتا ہے جو سینہ چاک ہوتا ہے

افسوس صد افسوس کہ اب یہ چہرہ ہمارے درمیان نہیں رہا اور 24 مئی 2022ء کو 69 برس کی عمر میں مولانا نسیم مہدی صاحب کینیڈا میں وفات پاگئے، اناللہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم کے بچپن سے ہی ہونہار اور ذہین تھے۔ آپ نے میٹرک کا امتحان نہایت شاندار پوزیشن سے پاس کیا تو والد محترم نے آپ کو وقفِ اولاد کی تحریک کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں پیش کردیا۔ جس پر حضورؒ نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کا ارشاد فرمایا۔ سات سالہ نصاب مکمل کرنے کے بعد 1976ء میں جامعہ سے شاندار کامیابی حاصل کرکے فارغ التحصیل ہوئے تو کچھ عرصہ اصلاح وارشاد مقامی میں خدمات بجا لاتے رہے اور پھر جلد ہی بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ بھجوادیئے گئے۔ یہاں آپ کو غیرمعمولی خدمت کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 31 اکتوبر 1980ء کو آپ کی خدمات کا ان پیار بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا:

''مولوی احمد خان مرحوم کا بڑا پیارا بچہ ہے نسیم مہدی۔ خدا کے فضل سے (آپ دعا بھی کریں اس نوجوان کے لیے) اتنا اچھا کام کررہا ہے کہ بہتوں کے لیے قابلِ رشک ہے اور جذبہ ہے تبلیغ کا، ابھی سکیم پر عمل کرنے کو کہا گیا تھا (کثرت سے فولڈرز شائع کرنے کی) سب سے آگے نکل گیا ہے یعنی جو نیکی کی بات، جو مفید بات، جو تبلیغ کی بات میں بتاتا ہوں، کوئی آہستہ سے اس کو لیتے ہیں اور آگے چلتے ہیں اور کوئی جلدی سے لیتا ہے۔ وہ تو چھلانگ مار کے لیتا اور کہیں کا کہیں نکل گیا، اس ٹائپ کا ہے، ویسے ہی چاہئیں''۔
(سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 409)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی آپ کے کام سے مطمئن اور خوش تھے۔ آپؒ نے نسیم مہدی صاحب مرحوم کو 1985ء میں بطور امیر و مبلغ انچارج کینیڈا بھجوایا۔ جہاں آپ لمبا عرصہ مفوضہ ذمہ داریاں نہایت عمدگی سے نبھاتے رہے اور غیرمعمولی کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق ملی، جن میں مسجد بیت الاسلام (میپل)، مسجد نور (کیلگری)، بیت الرحمٰن (وینکوور)، بیت الرحمت (سسکاٹاؤن) جیسی عظیم الشان مساجد کی تعمیر، پیس ویلیج اور جامعہ احمدیہ کا قیام، جماعت کا تجنید و مال کا کمپیوٹرائزڈ نظام، ایم ٹی اے (نارتھ امریکہ) کا آغاز اور وسیع پیمانہ پر سماجی تعلقات شامل ہیں۔ مولانا مرحوم دو مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بھی بطور مہمان مقرر تشریف لائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں نصف گھنٹہ تک آپ کا تفصیلی ذکرِ خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''مرحوم انسانیت کا درد رکھنے والے، خلافت کے مطیع، بڑے متوکّل، بےلوث خدمت کرنے والے، مہمان نواز، نظامِ جماعت کے لئے غیرت رکھنے والے، دعاگو، عبادت گزار، بکثرت درود شریف پڑھنے والے اور تعلّقات بنانے اور انہیں جماعت کے مفاد میں استعمال کرنے والی شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کو 2009ء میں آرڈر آف انٹاریو کا تمغہ ملا جو صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے''۔

''اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے، اپنے پیاروں کے قدموں میں ان کو جگہ دے۔ ان کے بچوں اور بیوی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس طرح انہوں نے وفا سے زندگی گزاری ہے ان کی اولاد بھی اسی طرح وفا سے زندگی گزارنے والی ہو''۔ آمین
(الفضل انٹرنیشنل 24 جون 2022ء صفحہ 7-8)

(رپورٹ: فیروز ادیب اکمل۔مربی سلسلہ)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا بیالیسواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا بیالیسواں سالانہ اجتماع 24 تا 26 جون 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام "PSD Bank Arena Frankfurt" منعقد ہوا جس میں مجموعی طور پر نو ہزار خدام و اطفال نے شرکت کی، الحمدللہ۔ گزشتہ سال کی طرح یہ اجتماع بھی کورونا وائرس کے باعث کھلے میدان میں منعقد ہوا۔ امسال اجتماع کا موضوع ''امن اور سلامتی'' تھا۔ چنانچہ اجتماع کے تمام پروگراموں، تقاریر اور درسوں میں اَمن اور سلامتی کے قیام کی کوشش کو خاص اہمیت دی گئی اور سٹیج کے ساتھ مقام اجتماع میں بھی اَمن سے متعلقہ آیات و اقتباسات آویزاں کئے گئے۔ اس اجتماع کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے محترم مولانا نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن بطور نمائندہ تشریف لائے تھے۔

اجتماع کی تیاری کے لئے 20 تا 23 جون وقارِ عمل ہوا جس میں 250 خدام نے حصہ لیا۔ وقارِ عمل مکمل ہونے پر 23 جون بروز جمعرات مکرم احمد کمال صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اجتماع گاہ کا حسبِ روایت معائنہ کیا۔ اس معائنہ میں 200 خدام شریک تھے۔

پہلے روز خدام اور اطفال نے نمازِ جمعہ اجتماع گاہ میں ادا کی اور اس کے بعد اجتماع کا باقاعدہ آغاز پرچم کشائی سے ہوا جس کے بعد امیر صاحب جرمنی نے خدام سے افتتاحی خطاب کیا۔ سالانہ اجتماع کے پہلے روز مختلف علمی مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا۔ علمی مقابلہ جات میں ترجمۃ القرآن، پرچہ دینی معلومات، تقریر بزبان اردو اور مشاہدہ معائنہ منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، کرکٹ اور والی بال منعقد ہوئے۔ اس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

علمی مقابلہ جات میں پیغام رسانی اور کوئز روحانی خزائن منعقد ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، کرکٹ، والی بال اور ٹینس کے فائنل مقابلہ جات ہوئے۔ اس کے علاوہ کچھ نمائشی مقابلہ جات بھی منعقد ہوئے جن میں ایک فٹبال کا مقابلہ پیش کیا گیا جو کہ ریجنل قائدین اور نیشنل عاملہ کے مابین ہوا۔ خدام کے مابین کبڈی کا ایک مقابلہ بھی منعقد کیا گیا۔

اسی طرح خدام کی تربیت کے لئے دورانِ اجتماع مختلف علماء اور مربیان سلسلہ نے side stage پر لیکچرز دیئے۔ مختلف نمائشوں اور اسٹالز کا بھی انتظام کیا گیا جیسا کہ مجلس انصار سلطان القلم، Fit4Salat، Virtuell Reality، وصیت، بک شاپ وغیرہ۔ اس کے علاوہ مختلف ورزشی چیلینجز کروائے گئے۔

اجتماع کے تینوں روز 24 ریجنز کی ٹیموں کے مابین مقابلہ جات ہوئے۔ ان میں کرکٹ، فٹ بال، والی بال، رسہ کشی، دوڑ (ایک سو۔ ہزار اور پانچ ہزار میٹر)، گولہ پھینکنا، لمبی چھلانگ، تیراکی (50 میٹر اور دو سو میٹر)، کلائی پکڑنا اور وزن اٹھانے کے مقابلہ جات شامل تھے۔

علمی مقابلہ جات میں تلاوت و حفظِ قرآن کریم، اذان، تقریری مقابلہ اردو و جرمن (فی البدیہہ)،

مشاہدہ معائنہ، کوئز روحانی خزائن (جلد چہارم)، پیغام رسانی اور بیت بازی شامل تھے۔ یہ مقابلے جرمن اور عربی زبان میں کروائے گئے۔ آخری روز فٹ بال کا ایک نمائشی میچ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ اور ریجنل قائدین کے درمیان ہوا۔

اجتماع کے دوسرے دن مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے امن کی علامت کے طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے چاروں اطراف سے سفید کبوتر ہوا میں چھوڑے۔ کبوتر چھوڑنے کا نظارہ نہایت خوبصورت اور دلکش تھا۔ کبوتروں نے آزاد ہوتے ہی دائرے کی شکل میں تین چار مرتبہ چکر لگائے اور پھر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

مؤرخہ 26 جون 2022ء بروز اتوار اجتماع کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ ورزشی مقابلہ جات کا آغاز صبح سویرے ہی ہو گیا جبکہ علمی مقابلہ جات دس بجے صبح شروع ہوئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا جس کے بعد اجتماع کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب نے ''خلافت امن عالم کی ضامن'' کے موضوع پر نہایت مؤثر اور جامع خطاب فرمایا۔ بعدہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے پیارے آقا کا بابرکت پیغام خدام کو پڑھ کر سنایا اور محترم امیر صاحب جرمنی نے اس کا جرمن ترجمہ سنایا۔ اختتامی دعا سے قبل علمی اور ورزشی مقابلوں میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

اس بار خدام کے لیے مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے سفری ٹکٹ جیتنے کا موقع فراہم کیا گیا تھا جس کا طریق کار یہ تھا کہ آن لائن رجسٹریشن کے بعد اجتماع کی زیادہ سے زیادہ سرگرمیوں میں شمولیت کر کے پوائنٹس جمع کرنا تھے مثلاً نماز جمعہ کی ادائیگی، نمائش کو دیکھنا، افتتاحی تقریب میں شمولیت، اپنے ریجن کی طرف سے مفوضہ ڈیوٹی کرنا وغیرہ۔ اجتماع کے تیسرے دن حصہ لینے والوں میں سے جیتنے والے مندرجہ ذیل تین خوش نصیب خدام کے ناموں کا امیر صاحب جرمنی نے قرعہ اندازی کے بعد اعلان کیا۔

1۔ عذیر احمد (Viernheim)، مکہ

2۔ محمد بلال بھٹی (Kassel)، قادیان

3۔ بشارت رزاق، Hamburg، سفر اسلام آباد یو کے

اجتماعی دعا کے بعد یہ کامیاب اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا، الحمدللہ۔

بقیہ: دارالقضاء جرمنی کا ریفریشر کورس از صفحہ 33

تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد تجربات قاضی صاحبان اور تجاویز کے بارہ میں سوا دس بجے تک عمومی گفتگو ہوئی۔ وقفہ چائے کے بعد چوتھے اور آخری اجلاس میں محترم صدر صاحب قضاء بورڈ جرمنی نے مختلف قانونی امور کے حوالہ سے بعض تنازعات کو مثال کے طور پر ممبران کے سامنے رکھ کر پوچھا کہ ان صورتوں میں آپ کس طرح اور کیا فیصلہ کریں گے۔ قاضیانِ کرام کے جوابات پر ساتھ ساتھ صدر صاحب بعض اصلاحی رہنمائی کرتے رہے اس طرح سے یہ گفتگو بڑی ٹھوس اور تعمیری ثابت ہوئی۔ اجلاس کے آخر پر قضاء بورڈ ہالینڈ کے صدر محترم ھبۃ النور فرحان صاحب تشریف لائے اور حاضرین سے خطاب کیا جس میں آپ نے جماعت ہالینڈ کی مختصر تاریخ بیان کی اور اختتامی دعا کرائی۔

بیت النور کے سہ روزہ قیام کے دوران شعبہ ضیافت ہالینڈ کے کارکنان نے بہت محنت، عمدگی اور نفاست سے مہمان نوازی کی، اللہ تعالیٰ سب خدمت کرنے والے دوستوں کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے، آمین۔

وصیت سیمینارز کا آن لائن انعقاد

(مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا)

2023ء میں جماعت احمدیہ جرمنی اپنے قیام کے سَو سالہ سفر کا تاریخی سنگِ میل عبور کر رہی ہے۔ اس موقع پر شعبہ وصایا جرمنی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دیئے گئے ٹارگٹ کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں ہے۔ اِس ٹارگٹ کے مطابق 2023ء تک پندرہ سال سے زائد عمر کے پچاس فیصد افراد جماعت کو نظامِ وصیت میں شامل کرنا ہے۔

احباب جماعت کو نظامِ وصیت میں شمولیت کی ترغیب دینے کی غرض سے نیشنل شعبہ وصایا نے ماہ اپریل 2022ء میں جرمنی بھر میں آن لائن وصیت سیمیناروں کا انعقاد کیا۔ یہ آن لائن سیمینار ریجن اور لوکل امارت کی سطح پر منعقد کئے گئے جن میں مقامی احباب جماعت (لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ اور خدام) نے بھرپور شرکت کی موصولہ رپورٹس کے مطابق جرمنی بھر کے اٹھائیس ریجنز اور لوکل اماراتوں میں منعقد ہوئے جن میں شرکاء کی مجموعی حاضری 8556 رہی۔ ان سیمیناروں کے لئے شعبہ وصایا کی جانب سے ایک جامع پروگرام ترتیب دیا گیا تھا۔ جماعتی سالانہ کیلنڈر میں مخصوص ماہ اپریل کی 2 اور 3 تاریخوں کے علاوہ 10 اور 24 اپریل کو منعقد ہوئے۔

ڈیڑھ گھنٹہ کے دورانیہ پر مشتمل اس سیمینار کے لئے اردو اور جرمن ہر دو زبانوں میں ایک پریزنٹیشن تیار کی گئی تھی۔ اس میں قرآنِ مجید، احادیث، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں نظامِ وصیت کا تعارف و برکات بیان کی گئیں۔ پھر وصیت سے متعلق بنیادی سوالات وجوابات بیان کئے گئے۔ وصیت سیمینار کے ہر پروگرام کی صدارت سینئر مربیان سلسلہ نے کی جبکہ ریجنل مربیان سلسلہ کے ذمہ پریزنٹیشن تھی جسے انہوں نے خوب نبھایا، فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات ودعائے مغفرت

مکرم ملک حمید الدّین صاحب

خاکسار کے ابا جان مکرم ملک حمید الدّین صاحب ابن مکرم ظہور الدین صاحب (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) مؤرخہ 22 مئی 2022ء کو بعمر 83 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے، انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ 23 جنوری 1939ء کو گورداسپور ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہندوستان کے بعد فیصل آباد پاکستان منتقل ہوگئے اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ 1980ء تا 2002ء کراچی میں مقیم رہے۔ 2003ء میں آپ جرمنی آئے اور وفات تک جرمنی کے شہر Maintal میں مقیم رہے۔ آپ کو تقریباً دس سال تک صدر مجلس Maintal کے طور پر خدمت کی توفیق ملی، الحمدللہ۔

(مکرم ملک معید الدین صاحب)

مکرم جمیل الرحمٰن خلیل صاحب سنوری

خاکسار کے بہنوئی مکرم جمیل الرحمٰن خلیل صاحب سنوری آف چنیوٹ مؤرخہ 21 مئی 2022ء بعمر 84 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم کی تدفین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بہشتی مقبرہ دارالفضل میں ہوئی۔ مرحوم کو انسپکٹر بیت المال کے علاوہ لمبے عرصہ تک چنیوٹ کے صدر جماعت رہنے کی بھی توفیق ملی، الحمدللہ۔ (عبدالباسط، جماعت کولون)

مکرم چودھری عبدالوہاب صاحب

خاکسار کے چچا مکرم چودھری عبدالوہاب صاحب مؤرخہ 23 جون 2022ء بعمر 102 سال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم مکرم مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ آپ کو مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ فیصل آباد میں حلقہ کے سیکرٹری مال کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ فیصل آباد میں کاروبار کرتے تھے تو ہر ماہ ایک یا دو مرتبہ نماز جمعہ ادا کرنے ربوہ آتے جاتے تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی دن پڑھائی گئی جس کے بعد بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین ہوئی۔ (عبدالسمیع۔ حلقہ ڈیٹسن باخ مٹے)

مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب

سلسلہ کے ایک نہایت مخلص خادم مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب (جماعت Bad Söden) مؤرخہ 27 جون 2022ء کی رات تقریباً ساڑھے دس بجے اچانک حرکت قلب بند ہوجانے کے باعث 53 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا خاندانی تعلق R.37/3 ضلع بہاولنگر سے تھا۔ والدین اور بعض قریبی رشتہ دار 1974ء کے فسادات میں جماعت سے الگ ہوگئے تھے لیکن مرحوم کے دادا مضبوطی سے احمدیت پر قائم رہے اور اپنے اِس پوتے کو ساتھ ربوہ لے جاکر آباد ہوگئے۔

مرحوم نے ربوہ میں بطور سائق، شعبہ عمومی، انسٹرکٹر سوئمنگ پول اور وکالت وقفِ نَو میں خدمات کی توفیق پائی نیز محترم چودھری محمد علی صاحب مرحوم اور محترم سیّد قاسم شاہ صاحب کے ساتھ لمبا عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔ 1996ء میں جرمنی آنے کے بعد مرحوم نے فرانکفرٹ میں بطور ناظم اطفال و مال، ریجنل ناظم عمومی، نائب ریجنل قائد، زعیم انصاراللہ، سیکرٹری تبلیغ، جنرل سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری مال کے شعبہ جات میں خدمت بجا لانے کی توفیق پائی نیز گزشتہ کئی سالوں سے مسلسل نیشنل شعبہ تبلیغ اور جلسہ سالانہ میں خدمات کی توفیق پا رہے تھے۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے، خلیفہ وقت سے خاص محبّت اور اخلاص کا تعلق تھا، ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے، ہمیشہ مسکراتے چہرے سے ملتے، آپس میں ہمیشہ پیار اور محبت کو بڑھانے کی کوشش کرتے۔ کبھی مایوسی کے الفاظ ان کی زبان پر نہیں آئے۔ جو بھی کام اُن کے سپرد کیا جاتا خواہ وہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہوتا ان کی طرف سے یہی جواب ملتا کہ ان شاءاللہ ہو جائے گا۔ مرحوم موصی تھے۔ اپنے پیچھے بیوہ طلعت عباس صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم غالب احمد صاحب، مکرم قاسم احمد صاحب، مکرم مغیث احمد صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ مؤرخہ 30 جون 2022ء کو بعد نماز عصر بیت السبوح میں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ مرحوم کی میّت تدفین کے لئے ربوہ لے جائی گئی۔ (حافظ فرید احمد خالد۔ سیکرٹری تبلیغ جرمنی)

محترمہ امۃالعزیز قُدسیہ صاحبہ

خاکسار کی اُمی جان محترمہ امۃالعزیز صاحبہ زوجہ مکرم چودھری محمد منیر صاحب مرحوم مؤرخہ 22 جون 2022ء کو بعمر 83 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت قدرت اللہ صاحب سنوریؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بہت نرم مزاج، دُعاگو، تہجد گزار خاتون تھیں۔ 2015ء میں حج کرنے کی سعادت پائی۔ ایک عرصہ تک کوٹ عبدالمالک لاہور میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ خدمت کی توفیق پائی۔ 1998ء سے بیلجیئم میں اپنے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب کے ساتھ رہائش پذیر تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مؤرخہ 25 جون کو امیر صاحب جماعت بیلجیئم نے Begraafplaats Schoonselhof قبرستان میں پڑھائی جس کے بعد تدفین ہوئی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹیاں دو بیٹے اور 25 پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور 19 پڑنواسے پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(انیسہ طیبہ قریشی حلقہ Rüsselsheim Ost)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

Ihr KFZ - GUTACHTER

Zafar Khan

Sachverständiger für Kraftfahrzeuge aller Art

آپ کیلئے خاص سہولت! اب ایکسیڈنٹ کی صورت میں Gutachten
کروانے کے لئے آپ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں بلکہ اگر آپ چاہیں تو
Vorort-Service کے تحت میں خود آپ کے پاس آ کر آپ کی کار، ٹیکسی یا

Sprinter کا Gutachten کروں گا۔ آپ کے وقت اور پیسے کی بچت۔ اپنی
زبان میں ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لیے مجھ سے رابطہ کریں۔

آپ کا اپنا Kfz-Gutachter خان ۔

Frankfurter Str. 135
63303 Dreieich
Tel:06103-9883103
Fax:06103-9883101
Mobil:0172-9825124
E-Mail: kb3eich@gmail.com

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 23 | ISSUE 07 | JULY 2022

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir

PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de